

# تاریخ حدیث

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

ڈاکٹر غلام جیلانی برقی



## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے  
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی  
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے  
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ [KitaboSunnat@gmail.com](mailto:KitaboSunnat@gmail.com)

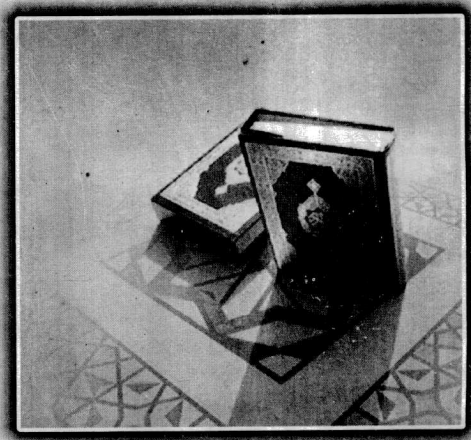
🌐 [www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

DATA ENTERED



# تاریخِ حدیث

MFN  
11666



## ڈاکٹر قلام جیلانی برقی

پروفیسر  
دستان سارکیت، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور  
☎ : 042-7232788, 042-8414546  
E-mail: idarasulemani@yahoo.com

## ادارہ مطبوعات سلیمانی



طبعی : دکان نمبر 12، اقبال مارکیٹ، کینٹی چوک  
اقبال روڈ، راولپنڈی ☎ : 051-5551742  
تھکان : دو خانہ سلیمانی، ہال تقابل محمد بن قاسم بلاسٹ سٹریٹ  
کہہاراں والا چوک، ملتان ☎ : 061-4042627

چھاپہ خانہ : ۳- بی نیاز و یوسفیم عقبہ خان بابا ریسٹورنٹ  
چوک چوہدری لاہور -  
☎ : 042-7312648, 8401105  
گالچی : جہانگیر یک ڈپو، نزد مقدس مسجد، اردو بازار  
کراچی • فون : 021-2765086

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

تاریخ حدیث	:	کتاب کا نام
ڈاکٹر غلام جیلانی برق	:	مصنف
حکیم عروہ وحید سلیمانی	:	ناشر
آر۔ آر۔ پرنٹرز	:	مطبع
نومبر ۲۰۰۷ء	:	طبع سوم
۵۰۰	:	تعداد
۱۵۰/- روپے	:	قیمت

2-7362

ملنے کا پتہ

ادارہ مطبوعات سلیمانی

رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور۔ فون: ۷۳۳۲۸۸

E-mail: idarasulemani@yahoo.com



## الفہرہ

۳۸	الجامع	۶	حرف اول
۳۹	استدراک	۶	باب اول تاریخ احادیث
۴۰	سنن	۱۰	اقسام حدیث
۴۲	مسانید	۱۱	اصطلاحات
۵۰	کتب النہ	۱۲	اقسام کتب احادیث
۵۱	معاجم	۱۳	قرون ثلاثہ
۵۲	متفرق	۱۳	تلاش حدیث
۵۳	انتخابی مجموعے	۱۶	مدارس حدیث
۵۸	تلخیص و تجرید	۱۷	حدیث عہد رسول ﷺ کی تاریخ ہے
۶۱	استخراج	۱۹	حدیث میں تواتر
۶۳	تخریج	۲۰	اختلافی احادیث
۶۶	اربعین	۲۱	تاریخ تدوین حدیث
۶۸	وحدانیات تا عشریات	۲۱	عہد رسول کی سرکاری دستاویزات
۷۰	احادیثِ ناسخہ	۲۱	ہجرت سے پہلے کی دستاویزات
۷۱	مسلکات	۲۲	ہجرت سے بعد کی تحریرات
۷۳	احادیثِ غریبہ	۲۷	صحابہ کے مجموعے
۷۵	احادیثِ مشتمرہ	۳۱	عمر بن عبدالعزیز کا حکم
۷۶	اجزاء	۳۲	پہلی اور دوسری صد کے نوشتے
۷۶	احادیثِ الافراد	۳۳	حفاظ کے تذکرے
۷۷	امالی	۳۵	موظا

	۷۸	اکابر کی اصغر سے روایت و بالعکس
۱۱۰	۷۹	مرسل
۱۱۱	۷۹	کتب مفردہ
۱۱۲	۸۱	احادیثِ قدسیہ
۱۱۳	۸۱	الجمع
۱۱۳	۸۳	سیر و مغازی
۱۱۹	۱۸	تلاوت
۱۲۰	۱۹	توبہ
	۸۸	۱۔ کتاب الایمان
		الف
۱۲۰	۲۰	۲۔ آخرت
۱۲۱	۲۱	۳۔ آداب سفر
۱۲۲	۲۲	۴۔ آداب طعام
۱۲۲	۲۳	۵۔ آداب مجلس
۱۲۲	۲۴	۶۔ امانت
	۹۷	۷۔ او مرواواہی
۱۲۵	۲۵	۸۔ اہل عیال
۱۲۵	۲۶	
۱۲۶	۲۷	ب
۱۲۶	۲۸	۹۔ بخل
۱۲۷	۲۹	۱۰۔ بدکاری
۱۲۷	۳۰	۱۱۔ بدگوئی
۱۲۸	۳۱	۱۲۔ پیش گوئیاں

ش		خ	
۱۵۴	۲۸- شراب	۱۲۸	۳۲- خدمتِ خلق
۱۵۵	۳۹- شعر	۱۲۹	۳۳- خلافت و امارت
۱۵۶	۵۰- شکر	۱۳۲	۳۴- نموشی
		۱۳۲	۳۵- خواب
۱۵۶	۵۱- صبر	۱۳۲	۳۶- خودکشی
۱۵۷	۵۲- صحبتِ نیک و بد	۱۳۳	۳۷- خوش خلقی
۱۵۸	۵۳- صدق		و
۱۵۹	۵۴- صلوة	۱۳۳	۳۸- دانش و حکمت
۱۶۲	۵۵- صلہ رحم	۱۳۷	۳۹- دعا و بدعا
۱۶۳	۵۶- صوم	۱۳۹	۴۰- دولت کا فتنہ
			ذ
۱۶۴	۵۷- طلاق	۱۴۰	۴۱- ذکر خدا
۱۶۴	۵۸- طہارت		ر
		۱۴۱	۴۲- رحم
			ز
۱۶۵	۵۹- ظلم	۱۴۲	۴۳- زبانِ خلق
		۱۴۳	۴۴- زکوٰۃ و صدقہ
۱۶۶	۶۰- عدل	۱۵۰	۴۵- زن و شوہر
۱۶۶	۶۱- عفو		س
۱۶۷	۶۲- عقل	۱۵۱	۴۶- سلام کہنا
۱۶۷	۶۳- علم	۱۵۲	۴۷- سیرتِ رسول ﷺ

۱۸۰	۷۳۔ مکافاتِ عمل		ع
۱۸۱	۷۳۔ ملازموں سے سلوک	۱۶۹	۶۳۔ غرور
	ن	۱۷۰	۶۵۔ غصہ
۱۸۲	۷۷۔ نا اتفاقی	۱۷۰	ف
۱۸۳	۷۶۔ نکاح	۱۷۱	۶۶۔ تنہا انگیزی
۱۸۴	۷۵۔ نیت		۶۷۔ فقر
	و	۱۷۴	ق
۱۸۵	۷۸۔ والدین		۶۸۔ قاضی
	ہ	۱۷۵	گ
۱۸۸	۷۹۔ ہدیہ		۶۹۔ گداگری
۱۸۸	۸۰۔ ہمسایہ	۱۷۷	ل
	ی		۷۰۔ لباس
۱۸۹	۸۱۔ یتیم	۱۷۸	م
۱۸۹	۸۲۔ متفرق	۱۷۹	۷۱۔ مدحِ سرائی
			۷۲۔ مصائب



”۱۹۵۲ء کے بعد میں نے حدیث کے متعلق اپنا موقف بدل لیا تھا اور اس پر ”چٹان“ میں بارہا لکھ بھی چکا ہوں۔ ایک اور تبدیلی یہ کہ میں علماء اسلام کو خواہ وہ کسی مکتب فکر سے تعلق رکھتے تھے، اسلام کا خادم و معاون سمجھنے لگا ہوں، میرے عقائد وہی ہیں جو اہل سنت کے ہیں۔“

(ڈاکٹر صاحب کے ایک خط سے اقتباس)

## يَا سُمِّهِ سُبْحَانَهُ

### حرفِ اوّل

پچھلے دنوں علامہ جلال الدین سیوطیؒ (۹۱۱ھ) کی ”الجامع الصغیر“ ہاتھ لگ گئی۔ احادیث کا یہ مجموعہ اتنا پسند آیا کہ میرے دل میں بھی انتخاب کی امنگ پیدا ہو گئی۔ چنانچہ کتب حدیث کا مطالعہ شروع کر دیا۔ بے شمار پر حکمت، حسین اور روح افزا اقوال نظر آئے۔ انہیں جمع کیا اور اب یہ انتخاب آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ میں اسناد و متن کو عمدہ اچھوڑ رہا ہوں تاکہ کتاب کا حجم نہ بڑھ جائے۔

میں جب اس انتخاب کا دیباچہ لکھنے بیٹھا تو وہ پھلتے پھلتے تدریجاً حدیث کی پوری تاریخ بن گیا۔ چنانچہ اسے کتاب کا باب اول بنا لیا، اور عنوان کتاب میں لفظ ”تاریخ“ کا اضافہ کر دیا۔

اردو میں تاریخ حدیث پر صرف دو ہی کتابیں میری نظر سے گذری ہیں۔  
 اوّل: حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی (۱۲۳۹ء) کی ”بستان المحدثین“۔  
 جس میں اندازاً اسی (۸۰) کتب احادیث یعنی صحاح، سنن، مسانید، معاجم وغیرہ کا ذکر ہے۔ غالباً شاہ صاحب کا مقصد تاریخ لکھنا نہ تھا، بلکہ کتب متداولہ کا تعارف کرانا تھا۔

دوم: پروفیسر عبدالصمد صارم (۱۹۶۹ء۔ زندہ) کی ”تاریخ الحدیث“ اس میں صحیفہ ہتمام بن متبہ سے، جو ۵۷ھ سے پہلے مرتب ہوا تھا، متقی الہندی (۹۷۷ھ) کی ”کنز العمال“ تک کوئی ساٹھ مجموعوں کا ذکر ہے اور بس۔ ان حالات میں یہی مناسب معلوم ہوا کہ میں اس داستان کو مکمل کر ڈالوں۔ اس کی ترتیب یوں ہے۔

شمار ۱۸ تا ۱۸۱۔ حضور ﷺ کے فرامین، خطوط، معاہدات اور دیگر دستاویزات۔

شمار ۱۹ تا ۴۰ صحابہؓ و تابعینؒ کے مجموعے۔

شمار ۴۱ تا ۵۷ مؤطا کے مختلف مجموعے۔

شمار ۵۸ تا ۷۱ جامع، صحیح اور متدرک۔

شمار ۷۲ تا ۱۰۲ سنن۔

شمار ۱۰۳ تا ۲۰۶ مسانید۔

شمار ۲۰۷ تا ۲۱۳ کتب السنۃ۔

شمار ۲۱۴ تا ۲۲۲ معاجم و متفرق کتب۔

شمار ۲۲۳ تا ۵۱۶ انتخابات۔

ہر عنوان کے تحت اسماء کا اندراج ”حسب و فیات“ ہے۔ یعنی پہلے فوت

ہو جانے والے کا ذکر پہلے ہوا ہے اور بعد والے کا بعد میں۔

کتاب احادیث کی اتنی طویل فہرست اردو اور فارسی میں کہیں موجود نہ تھی۔

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے یہ کٹھن منزل سر کرنے کی ہمت عطا فرمائی۔

باب دوم میں احادیث کا ترجمہ ہے۔ کہیں کہیں متن بھی ہے تاکہ عربی جاننے

والے حضرات فصیح العرب والعجم ﷺ کی فصاحت سے بھی لطف اندوز ہو سکیں۔

## میری سابقہ تحریریں

جو لوگ اس موضوع پر میری پہلی تحریروں سے آشنا ہیں، وہ یقیناً یہ

اعتراض کریں گے کہ میرا موجودہ موقف پہلے موقف سے متصادم ہو رہا ہے۔ ان

کی خدمت میں گزارش ہے کہ انسانی فکر ایک متحرک چیز ہے جو کسی ایک مقام پر

مستقل قیام نہیں کرتی اور سداً خوب سے خوب تر کی تلاش میں رہتی ہے۔ جس دن



# بابِ اوّل



# تاریخِ حدیث



## حدیث

حدیث اس خبر کو کہتے ہیں جس میں حضور ﷺ کے کسی قول، عمل یا تقریر کا ذکر ہو۔ تقریر سے مراد کسی قول یا عمل کی تصدیق و تثبیت ہے۔ یعنی حضور ﷺ کے سامنے کسی صحابی نے کوئی بات کی یا کہی ہو، اور آپ نے اعتراض نہ فرمایا ہو۔

### اقسام حدیث

حدیث کی مشہور اقسام یہ ہیں۔

- (۱) مرفوع: جس میں حضور ﷺ کے قول و عمل کا ذکر ہو۔
  - (۲) موقوف: جس میں کسی صحابی کے قول و عمل کا ذکر ہو۔
  - (۳) مقطوع: جس میں کسی تابعی کے قول و عمل کا ذکر ہو۔
- مرفوع میں سلسلہ اسناد حضور ﷺ تک جاتا ہے، موقوف میں صحابی تک اور مقطوع میں تابعی تک۔
- (۴) متصل: جس کا سلسلہ اسناد مکمل ہو، کوئی راوی ساقط نہ ہو، اور نہ مجہول الحال۔
  - (۵) مرسل: جس کا راوی کوئی تابعی ہو، لیکن اس صحابی کا ذکر نہ کرے، جس نے حضور ﷺ سے روایت کی تھی۔
  - (۶) صحیح: جس کے تمام راوی عادل ہوں۔ سند متصل ہو، اور کسی دیگر صحیح حدیث سے متصادم نہ ہو۔
  - (۷) متواتر: جس کے راوی اتنے زیادہ ہوں کہ کذب پر ان کا اجتماع محال نظر آئے۔

- (۸) ضعیف: جس میں صحیح کی شرائط موجود نہ ہوں۔
- (۹) حسن: صحیح و ضعیف کے بین بین۔
- (۱۰) موضوع: جس کا راوی کاذب یا مشتبہ ہو۔
- (۱۱) منکر: جس کا مضمون، صحیح یا حسن سے متصادم ہو۔
- (۱۲) شاذ: جس کے راوی تو ثقہ ہوں، لیکن کسی ایسی حدیث سے ٹکرا رہی ہو جس کے راوی ثقہ تر ہوں۔
- (۱۳) معلل: جس میں صحت کی تمام شرائط موجود ہوں لیکن ساتھ ہی کوئی ایسا عیب بھی ہو جسے صرف ماہرین فن کی آنکھ دیکھ سکے۔
- (۱۴) غریب: جس کے سلسلہ اسناد میں کوئی راوی رہ گیا ہو۔
- (۱۵) مستفیض: (یا مشہور) جس کے راوی تین سے کم نہ ہوں۔
- (۱۶) امالی: وہ حدیثیں جو شیوخ اپنے شاگردوں کو املا کرائیں۔
- (۱۷) مسلسل: جس کی سند میں راوی ایک ہی قسم کے الفاظ استعمال کریں۔
- (۱۸) محکم: جو محتاج تاویل نہ ہو۔
- (۱۹) قوی: حضور ﷺ کا قول جس کے بعد آپ نے آیت بھی پڑھی ہو۔
- (۲۰) اثر: کسی صحابی یا تابعی کا قول و عمل۔
- (۲۱) خاص: کسی خاص صورت میں حضور ﷺ کا خاص فیصلہ۔
- (۲۲) ناخ: حضور ﷺ کی زندگی کے آخری حصے کے اقوال۔
- (۲۳) منسوخ: حضور ﷺ کی ابتدائی زندگی کے اقوال۔

## اصطلاحات

- (۱) صحابی: جس نے رسول کی صحبت سے فیض اٹھایا ہو۔

- (۲) تابعی: جو کسی صحابی کا فیض یافتہ ہو۔
- (۳) تبع تابعی: جو کسی تابعی کا فیض یافتہ ہو۔
- (۴) امام: وہ عالم جو حدیث، فقہ، تفسیر اور دیگر علوم اسلامیہ میں یکساں مہارت رکھتا ہو۔
- (۵) حافظ: جسے ایک لاکھ احادیث یاد ہوں۔
- (۶) حجت: جسے تین لاکھ احادیث یاد ہوں۔
- (۷) حاکم: جسے تمام احادیث متون و اسناد سمیت معلوم ہوں۔
- (۸) تعدیل: کسی راوی کے اوصاف بیان کرنا۔
- (۹) جرح: کسی راوی کے عیوب بیان کرنا۔

## اقسام کتاب احادیث

### (۱) الجامع:

جس میں زندگی کے تمام مسائل یعنی ایمان، عقائد، فرائض خمسہ، جہاد، معاملات، اخلاق، بشارات، فتن، علامات قیامت، سیر، مناقب وغیرہ پر احادیث موجود ہوں۔ مثلاً صحیح بخاری، مسلم، ترمذی وغیرہ۔

### (۲) سُنن:

جس میں ترتیب احادیث ابواب فقہ کے مطابق ہو۔ جیسے ابوداؤد، ابن ماجہ وغیرہ کی سُنن۔

### (۳) مُسند:

جس میں ہر صحابی کی احادیث بہ ترتیب ہجری یا کسی اور ترتیب سے یک جا

درج ہوں۔ جیسے مسند احمد و دارمی وغیرہ۔

(۴) معجم:

جس میں احادیث کا اندراج شیوخ کے لحاظ سے ہو۔ یعنی ہر استاد سے سنی ہوئی احادیث الگ الگ درج ہوں، اور شیوخ کا ذکر بہ ترتیب ہجا ہو۔

(۵) جزء:

جس میں صرف ایک مسئلہ یا موضوع (مثلاً صبر، شکر، ذکر وغیرہ) کی احادیث ہوں۔

(۶) کچھ ایسے مجموعے بھی ہیں جو مریسل، متصلات وغیرہ کہلاتے ہیں اور ان کی تعریفیں اوپر گزر چکی ہیں۔

(۷) اربعین:

چالیس احادیث کے مجموعے، ان کی تعداد ایک سو کے قریب ہے۔

(۸) وحدانیات تا عشاریات:

تفصیل اگلے اوراق میں اسی عنوان کے تحت دیکھئے۔

قرونِ ثلاثہ

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ خَيْرُ الْقُرُونِ قَرْنِي ..... الخ یعنی ”بہترین زمانہ میرا ہے۔ پھر ان کا جو میرے اور میرے صحابہؓ کے بعد آئیں گے، اور پھر ان کا جو ان کے بعد آئیں گے۔“

اس حدیث کی روشنی میں ہمارے اسلاف نے قرونِ ثلاثہ کی تقسیم یوں

کی ہے۔

قرنِ اوّل: بعثت سے ۱۱۰ھ تک۔

قرنِ دوم: ۱۱۱ھ سے ۱۷۰ھ تک۔ (عہدِ تابعین)

قرنِ سوم: ۱۷۱ھ سے ۲۲۰ھ تک۔ (عہدِ تابعین)

عبداللہ بن محمد دہلوی (۱۰۵۲ھ) کی رائے یہ ہے کہ قرنِ سوم ۲۶۰ھ

تک تھا۔ (صارم۔ تاریخ الحدیث ص ۵۷)

## تلاشِ حدیث

قرنِ اوّل میں تلاشِ حدیث کا یہ عالم تھا کہ ہر شخص دوسرے سے پوچھتے کوئی حدیث یاد ہے؟ یا کسی ایسے آدمی کو جانتے ہو جسے کوئی حدیث معلوم ہو۔ اگر زید کوئی حدیث عمر سے بیان کرتا اور ساتھ ہی کسی ایسے آدمی کا نام لیتا جو اس حدیث کو جانتا ہو، تو عمر فوراً اس کے پاس پہنچتا، اور وہاں سے تلاش کی نئی راہوں پر نکل جاتا۔ کتنی ہی ایسی احادیث ہیں جو دس، پندرہ، پچاس بلکہ سو سو اسناد سے روایت ہوئیں صحیح بخاری کی پہلی حدیث:

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

ساتھ سو سلسلہائے اسناد (طرق) سے ہم تک پہنچی ہے، اور اربابِ حدیث نے ہر سلسلے کو الگ حدیث شمار کیا ہے۔ اسناد کہ یہی وہ سلسلے ہیں جن کی وجہ سے احادیث کی تعداد پندرہ (۱۵) لاکھ تک جا پہنچی۔ ورنہ مکررات کو حذف کرنے کے بعد صحیح حدیث تقریباً دس ہزار رہ جاتی ہیں، اور باقی اندازاً دو تین لاکھ۔

امامِ لبخاری نے صحیح میں اور دارمی نے مسند میں باب الرحلة (الخروج) فی طلب العلم کے عنوان کے تحت لکھا ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ (۷۳، ۷۸ھ)

۱۔ امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ الحنفی البخاری۔ ۶۷۶ھ

ایک حدیث کی خاطر ایک ماہ کی منزل طے کر کے شام میں عبداللہ بن انیس (۵۴ھ) کے پاس گئے تھے۔ اور حضرت ابویوب انصاریؓ (۵۱ھ) حدیث ذیل کی خاطر مصر میں عقبہ بن عامر جہنیؓ (جہنی) (۵۸ھ) کے ہاں جا پہنچے تھے:

من ستر علی مؤمن فی الدنیا علی خزیۃ سترہ اللہ  
یوم القیامۃ.

(جو شخص دنیا میں کسی مؤمن کی عیب پوشی کرے گا، اللہ قیامت میں اس کے عیوب پر پردہ ڈالے گا)۔

ابن حجرؒ (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں کہ عبید اللہ بن عدی تابعیؒ (۹۰ھ) ایک حدیث کیلئے عراق میں حضرت علیؓ (۴۰ھ) کے ہاں گئے تھے۔

(فتح الباری۔ طبع۔ مصر، ج ۱، ص ۱۵۹)

امام شافعیؒ (۲۰۴ھ)، امام احمد بن حنبلؒ (۲۴۱ھ) اور امام محمدؒ (۱۸۹ھ) کے حالات (مختلف کتب) میں لکھا ہے کہ ان حضرات نے تلاش حدیث میں عراق، یمن، حرین، مصر اور شام تک کا سفر کیا تھا۔

علامہ مناظر احسن گیلانی حیدر آبادی، وکنیؒ (۱۳۷۳ھ) نے ”معارف“ (اعظم گڑھ) میں ”تدوین حدیث“ کے عنوان سے ایک سلسلہ مقالات شائع کیا تھا (معارف، ج ۷۷ شماره ۴-۵-۶، اپریل، مئی، جون ۱۹۴۱ء) اس میں لکھتے ہیں:

إِنَّ ابا سعید رَاحِلَ فِی حَرْفٍ وَّاحِدٍ.

کہ حضرت ابوسعیدؓ خُدَری (۷۷ھ) صرف ایک حرف میں شک پڑنے کی وجہ سے سفر پر روانہ ہو گئے تھے (معارف، شمارہ ۵، ص ۳۵۲)

۱۔ یہ تاریخ وفات قیاسی ہے، تا حال اس کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

آپ نے دارمی کے حوالے سے لکھا ہے کہ:  
 إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 رَحَلَ إِلَى فُضَالَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ بِمِصْرَ .  
 ”ایک صحابی ایک حدیث کے لئے مصر میں فضالہ بن عبد اللہ  
 (۵۳ھ) کے ہاں جا پہنچا تھا“۔ (معارف۔ شمارہ ۵، ص ۳۵۳)  
 آپ نے سعید بن المسیب (۹۴ھ) کا یہ قول بھی نقل کیا ہے:  
 انی كنت لا سير الليالي والايام في طلب الحديث .  
 ”کہ میں تلاش حدیث کی خاطر کئی دن اور کئی راتیں چلتا  
 رہتا تھا“۔

ابن حجر لکھتے ہیں کہ حافظ فسوی ابو یوسف یعقوب بن سفیان فسوی  
 (۲۷۷ھ) نے تیس سال سفر کیا، اور اندازاً ایک ہزار شیوخ سے احادیث اخذ کیں۔  
 (تہذیب التہذیب، تذکرہ فسوی)

### مدارس حدیث

حدیث کا پہلا مدرسہ وہ صفہ تھا جو مسجد نبوی کے احاطے میں واقع تھا۔ اس  
 میں ستر کے قریب صحابہ مستقلاً رہتے تھے۔ ان میں ابو ہریرہ (۵۷-۵۹ھ) بھی  
 تھے۔ جابر بن عبد اللہ (۷۳-۷۸ھ) اور ابن عمر (۷۴ھ) مسجد نبوی میں درس  
 دیتے تھے۔ ابن عباس (۶۸ھ) مکہ میں، اور ابن مسعود (۳۲ھ) کوفہ میں  
 پڑھاتے تھے (تاریخ الحدیث ص ۵۷) بعد میں مدارس کا یہ سلسلہ دہلی سے غرناطہ  
 تک پھیل گیا۔ علامہ ذہبی (۴۸۷ھ) تذکرۃ الحفاظ میں ایک سو تیس اکابر احادیث  
 کا ذکر کرنے کے بعد ان کے مدارس کے متعلق لکھتے ہیں کہ: ان کے ایک ایک درس

میں دس دس ہزار طلبہ شامل ہوتے تھے۔ (تذکرہ۔ ج ۲ ص ۱۰۱)  
 حافظ ابوالحسن علی بن عاصم واسطی (تلمیذ امام ابوحنیفہ ۲۰۱ھ) کے حلقہ  
 درس میں تیس ہزار سے زیادہ کا اجتماع ہوتا تھا۔ (ایضاً۔ تذکرہ علی بن عاصم)  
 ابو حاتم کہتے ہیں کہ میں بغداد میں سلیمان بن حرب (۲۲۲ھ) کے حلقہ  
 درس میں گیا۔ چالیس ہزار طلبہ شریک درس تھے۔ ان میں خلیفہ مامون الرشید عباسی  
 (۲۱۸ھ) بھی تھا۔ (ایضاً۔ تذکرہ سلیمان بن حرب)  
 امام اعظم کے ایک اور شاگرد یزید بن ہارون بغدادی (۲۰۶ھ) کے  
 درس میں اندازاً ستر ہزار طلبہ شامل ہوتے تھے۔ (ایضاً۔ تذکرہ یزید بن ہارون)  
 جب امام محمد شیبانی (کوفہ میں) درس دیتے تھے تو ہجوم خلق کی وجہ سے  
 گلیاں رک جاتی تھیں۔ (ذہبی۔ مناقب ابوحنیفہ وصاحبیہ۔ طبع مصر ص ۵۳)

حدیث عہد رسول کی تاریخ ہے  
 الجامع الصحیح المسند المختصر من احوال رسول اللہ  
 امام بخاری کی صحیح کا نام ہے:  
 الجامع الصحیح المسند من احوال رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم وآیامہ.  
 یعنی حضور ﷺ کے امور، حالات اور ایام کی تاریخ۔

عام تواریخ کی حالت یہ ہے کہ اول تو واقعات کا کوئی یقینی شاہد ہی نہیں  
 ہوتا۔ اگر ہو بھی تو مجہول الحال اور ناقابل اعتماد۔ تاریخ نگار عموماً کسی عصری یا قریب  
 العصر مورخ پر اعتماد کرتے ہیں۔ یا قدیم نوشتوں، مخطوطوں، کھنڈروں، برتنوں اور  
 نقش و نگار سے مدد لیتے ہیں۔ لیکن پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلے میں  
 حالات بالکل مختلف ہیں۔ یعنی یقینی شاہدوں (صحابہ) کی تعداد چار لاکھ کے قریب  
 تھی۔ ان میں اندازاً ایک لاکھ ایسے تھے جو حضور ﷺ سے اکثر ملتے اور ان کے

ارشادات کو یاد کرنے یا ناپنے کی کوشش کرتے تھے۔

توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من رآة وسمع منه  
زیادة علی ما الف انسان من رجل و امرأة. کلهم  
قد روى عنه سماعاً وروية. (اصابه فی تمیز الصحابة  
بحوالہ معارف ج ۷. شماره ۵. ص ۳۴۱)

”حضور ﷺ کی رحلت کے وقت ان لوگوں کی تعداد، جنہوں  
نے آپ کو دیکھا اور آپ کے ارشادات سنے، ایک لاکھ سے  
زیادہ تھی۔ اس میں مرد و زن سب شامل تھے۔ ان لوگوں نے  
اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اور اپنے کانوں سے سن کر روایت کی۔“

اس قول کا یہ مطلب نہیں کہ حضور ﷺ ہر وقت ایک لاکھ صحابہ میں گھرے  
رہتے تھے۔ یہ ہے کہ جن لوگوں نے آپ سے روایت کی، ان کی تعداد ایک لاکھ  
سے زیادہ تھی۔ حضور ﷺ کے پاس ہر روز اتنے آدمی آتے تھے، کچھ زیارت، کچھ  
درس اور کچھ امور دین و دنیا کے لئے، کہ ان کی مجموعی تعداد (از بعثت تا رحلت)  
پچاس لاکھ سے کم نہ ہوگی۔ آخری حج میں آپ کا خطبہ سننے والوں کی تعداد سو لاکھ  
کے قریب تھی۔ ان تمام یعنی شاہدوں نے سالہا سال تک آپ کو دیکھا، آپ کے  
ارشادات سنے، آپ کی قیادت میں ہزاروں نمازیں ادا کیں، آپ کو قیام اور سفر  
میں دیکھا اور آپ کی ہر ادا کی اس حد تک نقل کی کہ جب حضرت عبداللہ بن مسعود  
(۳۲ھ) سفر پر نکلتے تو ہر اس مقام پر رکتے جہاں کبھی حضور ﷺ رکتے تھے۔ انہی  
مقامات پر نماز پڑھتے جہاں حضور ﷺ نے ادا کی تھی، اور حضور ﷺ کی دعائیں  
حضور ﷺ ہی کی لے میں دہراتے تھے۔

ان شاہدوں کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ جب کوئی حدیث بیان کرنے لگتے تو

اس خوف سے کہ کہیں کوئی غلطی نہ ہو جائے، تھر تھر کانپتے اور بعد از روایت سجدے میں گر کر ہونسیان کے لئے معافی مانگتے تھے۔ یہ گواہ رسول ﷺ کے جان نثار اور اللہ کے سچے پرستار تھے۔ راست باز، بلند کردار اور عبادت گزار۔

النَّابِئُونَ الْعَبِيدُونَ الْحَمِيدُونَ السَّائِحُونَ الرَّكْعُونَ  
السَّجِدُونَ الْأَمْرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ  
الْمُنْكَرِ وَالْحَفِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ ط (سورۃ توبہ، ۱۱۲)

”گناہوں سے تائب، عبادت گزار، حمد خواں، سیاح، راکع و ساجد، نیکی کے مبلغ، بدی سے روکنے والے اور خدائی حدود کے محافظ“۔

ظاہر ہے کہ ان کی روایت میں کذب کا شائبہ تک نہیں ہو سکتا، یوں بھی عرب بہادر، نڈر اور راست گو تھے۔ اسلام لانے کے بعد وہ ان اوصاف میں پختہ تر ہو گئے۔ ان کا یہ ایمان تھا کہ حضور پر نور کی طرف کوئی ایسی بات منسوب کرنا جو آپ نے ارشاد نہ فرمائی ہو، گناہ کبیرہ ہے۔ انہیں یہ بھی ہدایت تھی کہ حضور ﷺ کے ارشادات کو حضور ﷺ کے الفاظ میں دوسروں تک پہنچائیں۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ایک صحابی کو ایک دعا سکھلائی، اور پھر سنی۔ اس نے یوں سنائی:

اَمْسُتْ بَكْتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ.

آپ نے فرمایا کہ نبیک کی جگہ رسولک پڑھو۔

(معارف ج ۴۷، شمارہ ۵ ص ۳۲۵)

حدیث میں تو اتر

اگر ہم ان عقائد، اعمال اور احکام کو شمار کریں، جو عہد رسول سے آج تک مسلمانوں میں باقی ہیں، تو ان کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز ہو جائے گی۔ ہماری

تاریخ کا یہ وہ حصہ ہے، جسے کروڑوں انسانوں کا عمل دہرا رہا ہے، اور اگر ہم اسے ضبط کرنے بیٹھیں تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔

## اختلافی احادیث

احادیث کی ایک قسم تو وہ ہے جن کی صحت پر تمام علماء متفق ہیں۔ ان کی تعداد دس ہزار سے کم نہیں۔ اور کچھ ایسی بھی ہیں جن کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض انہیں صحیح اور بعض دیگر ضعیف سمجھتے ہیں۔ ہمیں یہاں صحیح و غلط کی بحث میں پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر اس قول کو جو میری طرف منسوب ہو، قرآن کی کسوٹی پر پرکھو۔ اگر وہ قرآن کے مطابق ہو، تو لے لو ورنہ مسترد کر دو۔ اختلافی احادیث کو پرکھنے کے لئے واحد صحیح معیار یہی ہے۔

## تاریخِ تدوینِ حدیث

عام خیال یہ ہے کہ احادیث کی تدوین حضور ﷺ کی رحلت سے کئی سو سال بعد ہوئی تھی۔ یہ خیال درست نہیں۔ ہمارے پاس اس امر پر یقین انگیز شہادت موجود ہے کہ احادیث کو معتد بہ ذخیرہ رسول ﷺ اور صحابہؓ کے عہد ہی میں مدون ہو چکا تھا۔ چند تفصیل حاضر ہیں۔

عہدِ رسول ﷺ کی سرکاری دستاویزات

یہ دستاویزات دو قسم کی تھیں۔ اول وہ جو حضور نے ہجرت سے پہلے لکھوائی تھیں دوم وہ جو بعد از ہجرت لکھی گئیں۔

ہجرت سے پہلے کی دستاویزات

(۱) جب حضور ﷺ بہ ارادہ ہجرت مکہ مکرمہ سے نکلے اور کچھ مسافت طے کر چکے، تو سامنے سے ایک گھڑسوار جواز سرنا پاسبان تھا، نمودار ہوا۔ آپ کے رفیق سفر (حضرت ابو بکر صدیقؓ) نے پوچھا۔ ”اب کیا ہوگا؟“ فرمایا۔ ”غم نہ کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔“ اس کے بعد اس سوار کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا، اور دھنستا ہی چلا گیا۔ سوار گھبرا کر حضور ﷺ کے پاس پہنچا اور رحم و کرم کا طالب ہوا۔ حضور ﷺ نے نہ صرف یہ کہ اسے معاف کر دیا، بلکہ پروا نہ امن بھی لکھ کر دے دیا۔ اس کا نام تھا، سراقہ بن مالک (۲۴ھ) جب وہ رخصت ہونے لگا تو حضور ﷺ نے فرمایا:

”کتنا مبارک ہوگا وہ دن، جب کسریٰ کے کنگن سراقہ کو پہنائے جائیں گے۔“

ان تفصیل میں ہر عنوان کے تحت رجال و کتب کا ذکر بہ ترتیب و فیات ہوا ہے، یعنی پہلے وفات پانے والے کا ذکر پہلے ہوا ہے، اور بعد میں مرنے والے کا ذکر بعد میں۔

اس ارشاد سے ٹھیک بیس برس بعد (عہد عمرؓ) ایران کا پائے تخت فتح ہوا۔ مالِ غنیمت میں کسریٰ کے کنگن بھی آئے۔ فاروق اعظمؓ نے فوراً سراقہ کو طلب فرمایا، اور وہ کنگن پہنادیئے۔ (صحیفہ ہمام بن منبہ ص ۱۸)

سراقہ فتح مکہ (۸ھ) کے دن ایمان لایا تھا۔

(۲) حضور ﷺ نے ہجرت سے پہلے تمیم الداری۔ تمیم بن اوس بن خارجہ بن سواد الداری (دار، شاخے ازلم، ۳۵ھ) کو اس مضمون کا ایک پروانہ لکھ دیا تھا کہ جب فلسطین کا ایک شہر جرون (جو آج کل خلیل کے نام سے مشہور ہے) فتح ہوگا تو وہ تمہیں بطور جاگیر دے دیا جائے گا۔ یہ تحریر، الوثائق شمار ۴۳ میں دیکھئے۔

ہجر سے بعد کی تحریرات

(۳) جب حضور ﷺ مدینہ میں وارد ہوئے تو آپ نے تقریباً پچاس دفعات پر مشتمل ایک دستور نافذ فرمایا۔ جس میں مہاجرین، انصار، یہود اور دیگر سکانِ مدینہ کے حقوق کی تفصیل تھی۔ یہ تحریر چمڑے پر تھی اور اسے بین الاقوامی سطح پر بڑی اہمیت حاصل ہے۔ یہ ”الوثائق“ کی پہلی دستاویز ہے۔

(۴) آپ ﷺ نے صفر ۲ھ میں بنو حمزہ سے ایک تحریری معاہدہ کیا تھا۔

(الوثائق۔ شمار ۱۵۹)

(۵) ہجری کے پانچویں سال دو اور قبائل یعنی بنو فزارہ اور بنو غطفان سے معاہدہ کیا۔ (الوثائق۔ شمار ۸)

(۶) چھٹے سال حدیبیہ کا تاریخی معاہدہ ظہور میں آیا۔ جب اہل مکہ نے ”رسول اللہ“ کے الفاظ پر اعتراض کیا تو حضور ﷺ نے انہیں نوکِ شمشیر سے کھرنج ڈالا۔ (ابن ہشام ص ۷۷، طبع مصر)

(۷) آپ ﷺ نے ۷ھ میں قیصر، کسریٰ مقوقس وغیرہ (والی اسکندریہ) کو تبلیغی خطوط لکھے۔ جو تمام بڑی بڑی تواریخ میں منقول ہیں۔ نیز ملاحظہ ہو:

الوثائق کا شمار ہائے ذیل:

شمار ۱۵ خط یہود خیبر کے نام۔

شمار ۲۱-۲۲ نجاشی، شاہ حبشہ کے نام۔

شمار ۲۶ قیصر کے نام۔

شمار ۲۹ پوپ کے نام۔

شمار ۳۹ مقوقس کے نام۔

شمار ۵۳ شاہ ایران کے نام۔

(۸) جب ۹ھ میں حضور ﷺ نے دومۃ الجندل (شام کا ایک شہر، تبوک کے قریب) کے رئیس سے معاہدہ کیا۔ تو بقول ابن سعد (طبقات ج ۲ ص ۱۲۰)، ختَمَهُ بِسُظْرِهِ، اس پر اپنے ناخن سے نشان لگایا۔ اس زمانے میں انگوٹھے کی جگہ ناخن سے نشان لگایا جاتا تھا۔ یہ معاہدہ سفید چڑے پر لکھا گیا تھا۔ (وثائق - ۱۹۰)

(۹) حضور ﷺ نے بلال بن حارث المزنی کو بعض معاون کے متعلق ایک تحریر عنایت فرمائی تھی، جس کا متن سنن ابو داؤد (کتاب القطائع) اور موطا (کتاب الزکوٰۃ) میں درج ہے۔ بلاذری (۸۷۲ھ) فتوح البلدان (ص ۱۳) میں لکھتا ہے کہ جب بلالؓ کی اولاد نے یہ تحریر خلیفہ عمرؓ بن عبدالعزیز کے سامنے پیش کی تو انہوں نے احتراماً اسے چوم لیا۔

(۱۰) صحیح بخاری (کتاب العلم) میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ حضور ﷺ نے ایک مہم کے سربراہ کو ایک ہدایت نامہ دیا۔ اور فرمایا کہ اسے فلاں مقام پر پہنچ کر کھولنا۔

۱۔ پورا نام: عبداللہ محمد بن سعد بن بنیع البصری الزہری..... (۲۳۰ھ)

اس نے ایسا ہی کیا، اور وہ تحریر اپنے ساتھیوں کو پڑھ کر سنائی۔

(صحیفہ ہمام۔ ص ۶۱)

(۱۱) عبد اللہ بن عمر (۷۷ھ) سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے زکوٰۃ پر ایک کتابچہ تیار کرایا تھا جو آپ کی تلوار کے ساتھ لٹکا رہتا تھا۔ آپ اس کی نقول اپنے عاملوں کے بھیجنے کا ارادہ فرما رہے تھے کہ آپ کی وفات ہوگئی۔ بعد میں یہ تحریر حضرت عمرؓ کے گھرانے میں رہی۔ عمر بن عبدالعزیز کے پاس بھی اس کی ایک نقل موجود تھی۔ (صحیفہ ہمام ص ۲۲ و ترمذی کتاب الزکوٰۃ)

(۱۲) ایک دفعہ حضور ﷺ نے ہجرت سے کچھ عرصہ بعد مدینہ کے مسلمانوں کو شمار کرنے اور ان کے نام لکھنے کا حکم دیا۔

اَكْتُبُوا لِي مَنْ تَلَفَّظَ بِالْإِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ.

”ان لوگوں کی فہرست تیار کرو، جو اسلام لاپچھے ہیں۔“

صحابہ نے تعمیل کی اور

فَكُنَّا لَهُ الْفَأُ وَخَمْسَ مِائَةِ رَجُلٍ.

(بخاری . کتاب الجهاد و الیسر)

”پندرہ سو آدمیوں کے نام لکھے۔“

(۱۳) غزوہ خندق کے موقع پر ابوسفیان نے حضور ﷺ کو لکھا کہ ہم آپ کو ختم کرنے کے لئے بڑی جمعیت میں آرہے ہیں۔ حضور ﷺ نے جواب میں لکھا، کہ تم بتلائے فریب ہو۔ فنا و بقا اللہ کے ہاتھ میں ہے، اور وہ دن دور نہیں، جب لات، عزی، اساف، ناکلہ اور ہبل کا نام تک دنیا سے مٹ جائے گا۔

(عربی متن کیلئے دیکھئے، الوثائق ص ۱۰)

ڈاکٹر حمید اللہ نے ”الوثائق التیاسیہ“ میں ۳۸۶ خطوط، ہدایت نامے،

معاهدے اور خطبے درج کئے ہیں، جن میں سے ۲۹۱ کا تعلق حضور ﷺ سے ہے۔ اس کی پہلی تحریر ۴۷ دفعات پر مشتمل ایک معاہدہ ہے، جو حضور اور مدینہ کے یہود و انصار کے درمیان ہوا تھا۔

شمار۔ ۱۱ میں معاہدہ حدیبیہ کا متن ہے۔

شمار۔ ۱۵ میں یہود خیبر کے نام ایک خط ہے۔

شمار۔ ۱۷ میں اموال خیبر کی تقسیم کے متعلق حضور ﷺ کی ہدایات ہیں۔

شمار۔ ۲۱، ۲۲، ۲۶، ۲۹، ۳۹، ۵۳ اور ۵۴ میں حبشہ، روم، اسکندریہ،

ایران کے سلاطین اور دیگر امراء کی طرف خطوط ہیں۔ وقس علیٰ هذا۔

(۱۳) جب حضور ﷺ نے فتح مکہ پر ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ تو یمن کا ایک شخص

ابوشاہ کہنے لگا کہ حضور ﷺ! مجھے یہ خطبہ لکھوادیتے۔ آپ نے فرمایا کہ:

اُكْتُبُوهُ لَابِي سَاهَةَ. ”ابوشاہ کو یہ لکھوادو“ (بخاری۔ کتاب العلم)۔

(۱۵) ایک دفعہ ایک انصاری کہنے لگا کہ حضور ﷺ! میرا حافظہ کمزور ہے اور

آپ کے مواعظ یاد نہیں رہتے۔ فرمایا۔ استعن بيمينك. ”کہ اپنے دائیں

ہاتھ سے مدد لو، یعنی لکھ لیا کرو (ترمذی، باب العلم)۔

(۱۶) عبداللہ بن عمرو بن عاص (۶۵ھ) حضور ﷺ کے اقوال لکھ لیا کرتے تھے۔ ایک

دفعہ کسی نے ٹوکا تو آپ نے حضور ﷺ کی طرف رجوع کیا۔ حضور ﷺ نے اجازت دے دی۔

عبداللہ نے پوچھا کہ کیا میں وہ اقوال بھی لکھ لیا کروں، جو حالت غضب میں آ کے منہ سے نکلیں؟

آپ نے فرمایا۔ بیشک، کیونکہ:

فَإِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا. ”میری ہر بات حق ہوتی ہے“۔

آپ نے ایسے ایک ہزار اقوال جمع کئے تھے۔ آپ کے مجموعے کا نام

”الصيغة الصادقة“ تھا۔ حضرت عن النبی الف مثل۔ ”میں نے حضور ﷺ کے ایک

ہزار اقوال محفوظ کئے ہیں۔“ یہ صحیفہ مسند احمد بن حنبل کا ایک حصہ بن چکا ہے۔

(اسد الغابہ۔ ج ۳۔ ص ۲۳۳)

(۱۷) جب ۸ھ میں حضرت عباسؓ نے اپنا ایک قبلی الاصل غلام ابورافع قبلی

(۳۶ھ) حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ تو آپ نے اسے آزاد کر کے پروانہ

آزادی بھی ساتھ دیا جو معاویہ بن ابی سفیان نے لکھا تھا۔ (صحیفہ ہمام ص ۲۷)

(۱۸) حضور ﷺ کی رحلت کے بعد جب متلاشیان حدیث، حضرت انسؓ بن

مالک انصاری (۹۱ھ) کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ایک جزدان دکھا کر

کہتے کہ یہ ہیں وہ احادیث جو میں نے رسول مقبول ﷺ سے سنی تھیں، پھر انہیں سنا

کر تصدیق بھی کرائی تھی۔ بعض لوگوں نے حضرت انسؓ کے شاگرد ابان بن عثمان کو

دیکھا کہ وہ انسؓ کے پاس بیٹھ کر حدیثیں لکھ رہے تھے۔ (صحیفہ ہمام ص ۲۸)

(۱۹) وائل بن حجر (۶۰ھ) حضرموت کا ایک شاہزادہ تھا جو مدینہ میں پہنچ کر

مسلمان ہو گیا۔ جب وہ واپس جانے لگا تو حضور ﷺ نے ایک صحیفہ لکھوا کر اس کے

حوالے کیا۔ اس میں نماز، زکوٰۃ، شراب، سود اور روزے کے متعلق احکام درج تھے

(معارف ج ۲۷۔ جون ۱۹۴۱ء ص ۳۳۳)۔

جب حضور ﷺ نے عمرو بن حزم (۵۱ھ) کو یمن کا حاکم مقرر کیا تو اسے

کچھ تحریری ہدایات بھی ساتھ دیں۔ (معارف۔ ایضاً۔ ص ۳۳۴)۔

عبداللہ بن عمرؓ (۷۴ھ) فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اہل یمن کو ایک

تحریر بھیجی تھی جس میں زرعی پیداوار کی زکوٰۃ درج تھی۔ (سنن، دارقطنی، باب فی قدر

الصدقة فیما خرجت الارض)۔

حضور ﷺ نے وفات سے ایک ماہ پہلے قبیلہ جہنیہ کی طرف ایک تحریری

حکم بھیجا تھا کہ وہ مردار کی کھال استعمال نہ کریں۔ (ترمذی۔ باب ما جاء فی جلود المیتة)

جب حضرت ابو بکرؓ (۱۳ھ) نے حضرت انسؓ کو بحرین کا عامل مقرر کیا، تو انہیں زکوٰۃ و صدقہ کے متعلق ایک ہدایت نامہ دیا تھا۔ جس کا عنوان تھا:

هذه فريضة الصدقه التي فرض رسول الله علا المسلمين والبتى امر بها رسوله.

”یہ ہیں صدقہ کے متعلق وہ ہدایات جو حضور ﷺ نے نافذ فرمائی تھیں اور جن کی تعمیل کا آپ نے حکم دیا تھا“۔

امام بخاریؒ نے اس تحریر کو اپنی صحیح میں گیارہ مرتبہ دہرایا ہے۔ چھ مرتبہ کتاب الزکوٰۃ میں، اور باقی دیگر ابواب میں۔

(۲۰) ایک دفعہ حضرت عمرؓ (۲۳ھ) نے پوچھا کہ حضور ﷺ نے شوہر کی دیت میں سے بیوی کو کیا دلایا ہے؟ تو ضحاک بن سفیان نے جواب دیا کہ اس پر ہمارے پاس حضور ﷺ کی ایک تحریر موجود ہے۔ (دارقطنی۔ ج ۲۔ ص ۳۸۵)

### صحابہ کے مجموعے

”گو صحابہ“ اور صحابیات کی تعداد چار لاکھ کے قریب تھی۔ لیکن ان کے مجموعہ ہائے حدیث دو درجن سے زیادہ نہیں ہیں۔ اس کی وجوہ یہ ہیں کہ ان میں لکھنے والے بہت کم تھے۔ دوم حضور ﷺ نے ابتداء میں کتابت حدیث سے روک دیا تھا۔ سوم عربوں کو اپنے حافظہ پر بہت ناز تھا اور صحابہؓ اس وصف کو باقی رکھنا چاہتے تھے۔

ہمیں اب تک جن مجموعوں کا علم ہوا ہے، وہ یہ ہیں:

(۲۱) علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ (۱۳ھ) نے پانچ سو احادیث کا ایک مجموعہ تیار کیا تھا جسے بعد میں آپ نے تلف کر دیا۔ (تذکرۃ الحفاظ۔ ج ۱۔ ص ۵)

(۲۲) سمرۃ بن جندب (۵۹-۶۰ھ) نے بھی ایک کتابچے میں کچھ احادیث ضبط کی تھیں جنہیں حسن بصریؒ (۱۱۰ھ) نے بھی روایت کیا تھا۔ (تہذیب التہذیب "حسن بصری")

(۲۳) ترمذی نے جابر بن عبد اللہ (۴۳-۷۸ھ) کے ایک صحیفے کے متعلق لکھا ہے کہ: "میں نے وہ صحیفہ قتادہ کے سامنے ایک مرتبہ پڑھا، اور اسے یاد ہو گیا"

(ترمذی باب ماجاء فی ارض المشرق)

(۲۴) حضرت علیؓ کے پاس بھی ایک صحیفہ تھا۔ جس میں اونٹوں کی زکوٰۃ، جراحات، حدودِ حرم اور معاہدات وغیرہ کے متعلق کچھ ہدایات تھیں، جو آپ نے حضور ﷺ سے لی تھیں۔ (بخاری۔ کتاب العلم)۔

(۲۵) ایک دفعہ رافع بن خدیج (۴۳-۷۴) نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ کیا ہم آپ کے ارشادات قلم بند کر سکتے ہیں؟ فرمایا:

اکتبوا ولا حرج۔ "کہ لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔"

(کنز العمال از متقی الہندی۔ ج ۴۔ ص ۵۸)

(۲۶) عمرو بن حزم (۵۱ھ) نے (جسے حضور ﷺ نے عاملِ یمن مقرر کیا تھا) حضور ﷺ کے اکیس (۲۱) فرامین کتابی صورت میں جمع کئے تھے، جو ابن طولون کی کتاب اعلام السالکین عن کتب سید المرسلین کے ساتھ بطورِ ضمیمہ شامل ہیں۔

(۲۷) عبد اللہ بن عمرو بن عاص (۶۵ھ) کے صحیفے میں کئی ہزار احادیث تھیں۔

(اسد الغابہ۔ ج ۳۔ ص ۲۴۴)

جابر بن عبد اللہ (۴۳-۷۵ھ) نے احکام حج پر ایک رسالہ مدون کیا تھا۔ جس میں متعدد احادیث تھیں۔ (التاریخ الکبیر از امام بخاری۔ ج ۴۔ ص ۱۸۲ اور تہذیب التہذیب۔ ج ۴۔ ص ۲۱۵)

- (۲۸) حضرت عائشہؓ (۵۸ھ) کے بھانجے عروہ بن زبیرؓ (۹۳ھ) کے پاس احادیث کا ایک مجموعہ تھا۔ جس میں حضرت عائشہؓ اور دیگر صحابہ کی احادیث درج تھیں۔ (طبقات ابن سعد ج ۵۔ ص ۱۱۳۳ اور تہذیب التہذیب۔ ج ۷۔ ص ۱۸۳)
- (۲۹) سعد بن عبادہ انصاری (۱۱-۱۵ھ) کے پاس بھی احادیث نبوی کا ایک رسالہ تھا۔ (طبقات، ج ۳، ص ۱۱۳۶ اور تہذیب التہذیب، ج ۳، ص ۳۷۵)۔
- (۳۰) عبد اللہ بن عمرؓ (۷۴ھ) اپنے مولیٰ اور شاگرد نافع (۱۱۶-۱۲۰ھ) کو احادیث املا کرایا کرتے تھے۔ (تہذیب التہذیب، ج ۱۰، ص ۴۱۳)
- (۳۱) عبد اللہ بن عباسؓ (۶۸ھ) کے متعلق ان کے شاگرد عکرمہ (۱۰۵-۱۰۸ھ) کی روایت ہے کہ ایک دفعہ طائف کے کچھ لوگ آپ کے پاس احادیث سننے کے لئے آئے۔

آپ نے ایک جزدان نکالا اور انہیں چند احادیث املا کرائیں۔

(ترمذی۔ کتاب العلل)

ایک مرتبہ مغیرہ شعبہ (۵۰ھ) کے کچھ احادیث لکھ کر امیر معاویہؓ کو بھیجی تھیں۔ (بخاری۔ باب الذکر بعد الصلوٰۃ)

(۳۲) جب مردان بن حکم (۶۳ھ) مدینہ کا گورنر مقرر ہوا، تو اس نے حضرت ابو ہریرہؓ کو طلب کیا، اور ان سے احادیث سنیں۔ ایک کاتب نے جو پردے کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، یہ لکھ لیں۔ یہ نسخہ بعد میں خلیفہ عمر اموی کے والد عبد العزیزؓ (۸۶ھ) کے پاس بھی رہا۔ (طبقات، ج ۷، ص ۱۵۷)

(۳۳) معن بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود راوی ہیں کہ ایک دن میرے والد نے ایک کتاب مجھے دکھائی۔ اور حلفا فرمایا کہ یہ عبد اللہ بن مسعود کی لکھی

۱۔ آپ ۲۶۶۰ احادیث کے راوی ہیں۔

ہوئی ہے۔ (جامع بیان العلم، حافظ عبدالبر۔ باب ذکر الرضا فی کتابہ العلم) (۳۴) ایک دفعہ کسی نے حضرت ابو ہریرہؓ کو ایک حدیث سنائی۔ سن کر کہا، کہ مجھے اس حدیث کا علم نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ یہ میں نے آپ ہی سے سنی تھی۔ فرمایا: ان كنت سمعته مني فهو مكتوب عندي.

”کہ اگر تم نے مجھ سے سنی ہے تو وہ میرے ہاں لکھی ہوئی ہوگی۔“

اس کے بعد اندر گئے اور ایک طومار اٹھا لائے۔ اسے دیکھا اور وہ حدیث نکل آئی۔ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ نے ۵۳۷۴ احادیث لکھ رکھی تھیں۔ ان میں سے ۱۱۳۸ احادیث آپ کے ایک شاگرد ہمام بن منبہ یمنی (۱۱۰ھ) نے لکھ لی تھیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ نے اس نسخے کا ایک مخطوط ۱۹۳۳ء میں برلن کی کسی لائبریری سے ڈھونڈ نکالا۔ اس کا ایک مخطوط دمشق میں بھی جسے وہاں کی عربی اکاڈمی نے اپنے جریدے ”مجلة الجمع العلمی العربی“ میں بالاقساط شائع کیا۔ ڈاکٹر حمید اللہ نے ۱۹۵۵ء میں اس کا ایک نیا ایڈیشن تیار کر کے حیدرآباد دکن سے نکالا، ساتھ ۶۳ صفحات کے ایک فاضلانہ مقدمہ کا اضافہ کیا۔ اس کا اردو ترجمہ حیدرآباد دکن کے ایک عالم مولوی محمد حبیب اللہ صاحب نے کیا تھا۔

ڈاکٹر صاحب کو انقرہ یونیورسٹی سے ہمام کے شاگرد معمر بن راشد کا بھی ایک صحیفہ ملا ہے جسے وہ شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ صحیفہ ہمام، مسند احمد بن حنبل (طبع اول ج ۲ ص ۳۱۲) کا حصہ بن چکا ہے۔ (صحیفہ ہمام ص ۴۲)

(۳۵) ابو ہریرہؓ کے ایک شاگرد بشیر بن نہیک کہتے ہیں کہ میں ابو ہریرہؓ کی احادیث لکھ لیا کرتا تھا۔ میں جب ان سے رخصت ہونے لگا تو انہیں ایک کتاب دکھائی، سنائی اور کہا۔ ہذا ما سمعت منک۔ قال نعم۔ کہ ”یہ احادیث میں

نے آپ سے سنی تھیں۔ فرمایا۔ تم درست کہتے ہو۔ (معارف۔ ایضاً ص ۴۲۴)  
ابو ہریرہؓ کے آٹھ سو شاگرد تھے۔ ان میں سے کس نے کتنی احادیث ضبط  
کی تھیں، ہمیں معلوم نہیں۔

صحیح بخاری میں ابو ہریرہؓ کا یہ قول موجود ہے کہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص  
(۶۵ھ) کی احادیث مجھ سے زیادہ تھیں، کیونکہ وہ لکھ لیا کرتے تھے۔ ہم کہہ چکے  
ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی احادیث ۵۳۷۴ تھیں۔ اس لئے عبد اللہ بن عمروؓ کی احادیث کچھ  
زیادہ ہی ہوں گی۔ (معارف۔ ایضاً ص ۴۲۵)

(۳۶) حضرت انسؓ کے مرویات ۱۲۸۶ تھیں۔ آپ اپنی اولاد کو کہا کرتے تھے  
قید و ہذا العلم۔ کہ اس علم حدیث کو لکھ لیا کرو۔ (معارف۔ ایضاً ص ۴۲۷)  
حاکم (۴۰۵ھ) کی مستدرک میں سعید بن جلال کا یہ قول درج ہے کہ  
جب ہم حضرت انسؓ کے پاس جاتے تو وہ ایک بستہ نکال لاتے اور فرماتے کہ  
”یہ وہ احادیث ہیں جو میں نے حضور ﷺ سے سنی اور پھر لکھ کر برائے تصدیق  
ان کو سنائی تھیں“۔ (ایضاً ص ۴۲۸)

جابر بن عبد اللہ ۱۵۰۰ احادیث کے راوی تھے۔ ان کے شاگرد وہب بن  
منبہ (جوہام بن منبہ کے بھائی تھے) ان کی احادیث لکھ لیا کرتے تھے۔  
(معارف۔ ایضاً ص ۴۲۹)

(۳۷) عمر بن عبد العزیز کا حکم

جب ۹۹ھ میں عمر بن عبد العزیز مسند خلافت جلوہ گر ہوئے تو آپ نے  
تمام عمال کو لکھا:

انظر واحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم  
فاجمعوه.

”کہ حدیث رسول ﷺ کو ڈھونڈو اور جمع کرو“

(فتح الباری۔ کیف یقبض العلم)

آپ نے مدینہ کے فقیہ وقاضی ابوبکر بن عمرو بن حزم خزرجی (۱۲۰ھ) کو بھی یہی بات لکھی۔ اس کی تعمیل میں ایک مجموعہ تو خود قاضی ابوبکر نے تیار کیا اور دوسرا امام محمد بن عبداللہ شہاب زہری (۱۲۴ھ) نے ترتیب دیا۔

(۳۸) پہلی اور دوسری صدی کے مجموعے

پہلی اور دوسری صدی میں حدیث کو پھیلانے اور ضبط کرنے میں جن لوگوں نے بہت کوشش کی، ان میں چند ایک کے نام یہ ہیں۔

سال وفات	سکونت	نام	
۹۵ ہجری	کوفہ	سعید بن جبیر	۱۔
" ۹۹	مدینہ	خارجہ بن زید بن ثابت	۲۔
" ۱۰۱/۱۰۲	یمن	ہمام بن منبہ	۳۔
" ۱۰۵	ہمدان	طاؤس بن کیسان	۴۔
" ۱۰۵	بغداد	محمد بن اسحاق	۵۔
" ۱۰۷	-	قنادہ بن دعامہ	۶۔
" ۱۰۷	کوفہ	سفیان بن عیینہ	۷۔
" ۱۱۰	بصرہ	خواجه حسن بصری	۸۔
" ۱۱۴	یمن	وہب بن منبہ	۹۔

۱۰	ابن شہاب زہریؒ	مدینہ	۱۲۳ ہجری
۱۱	حماد بن ابی سلیمانؒ	کوفہ	" ۱۳۰
۱۲	امام ابو حنیفہؒ	کوفہ	" ۱۵۰
۱۳	ابن جریجؒ	مکہ	" ۱۵۰
۱۴	ابن یسارؒ	مدینہ	" ۱۵۱
۱۵	اوزاعیؒ	دمشق	" ۱۵۷
۱۶	سفیان ثوریؒ	بصرہ	" ۱۶۱
۱۷	حافظ ابن لہیعہؒ	مصر	" ۱۷۴
۱۸	امام مالکؒ	مدینہ	" ۱۷۹
۱۹	عبداللہ بن مبارکؒ	مرو	" ۱۸۱
۲۰	ابن جنادہؒ	مصر	" ۱۹۱
۲۱	دکین بن جراحؒ	نیشاپور	" ۱۹۷
۲۲	قزاز۔ معن بن عیسیٰؒ	مدینہ	" ۱۹۸

کچھ نام اور بھی ہیں۔ لیکن میں انہی پر اکتفا کرتا ہوں۔

(اکمال۔ اردو ترجمہ طبع کتاب منزل۔ لاہور ۱۹۶۳ء)

### (۳۹) حفاظ کے تذکرے

ہم کہہ چکے ہیں کہ صحابہ کرامؓ احادیث کو ناپسند کرتے تھے اور حفظ حدیث کو بہت بڑا عزاز سمجھتے تھے۔ صرف وہی محدث حافظ کہلاتا تھا جسے ایک لاکھ احادیث حفظ ہوتی تھیں۔ گواہی کی اتنی بڑی تعداد کو یاد کرنا بہت مشکل تھا۔ لیکن ہزار ہا عاشقانِ رسول آگے بڑھے اور انہوں نے اس فرض کو بطریق احسن انجام

- دیا۔ علماء نے ان کے حالات کئی تذکروں میں ضبط کیئے ہیں۔ چند نام یہ ہیں:
- ۱۔ اسماء الحفظ ابن الدباغ ابوالولید بن عبدالعزیز اندلسی (۵۴۶ھ)
  - ۲۔ اخبار الحفظ ابن الجوزی (۵۹۷ھ)
  - ۳۔ الطبقات شرف الدین وابولحسن علی بن المفصل (۶۱۱ھ)
  - ۴۔ طبقات الحفظ تقی الدین ابن دیقق العید (۷۰۲ھ)
  - ۵۔ تذکرۃ الحفظ علامہ ذہبی (۷۳۸ھ)
  - ۶۔ ذیل تذکرۃ الحفظ حافظ حسینی دمشقی (۷۶۵ھ)
  - ۷۔ نظم تذکرۃ الحفظ اسماعیل بن محمد عرف ابن بروس (۷۸۶ھ) اس نے تذکرہ ذہبی کو شعروں میں ڈھالا تھا۔
  - ۸۔ بدیعہ حافظ پر حافظ ابن ناصر الدین شامی (۸۴۲ھ) کی نظم
  - ۹۔ التبیان خود حافظ شامی نے بدیعہ کی شرح لکھی۔
  - ۱۰۔ ذیل التبیان ابن حجر عسقلانی (۸۵۲ھ)
  - ۱۱۔ طبقات الحفظ ابن حجر عسقلانی (۸۵۲ھ)
  - ۱۲۔ ذیل طبقات الحفظ حافظ تقی الدین بن فہد (۸۸۵ھ)
  - ۱۳۔ زیادات اس میں شمس الدین سخاوی (۹۰۲ھ) نے ان حفاظ کا ذکر کیا ہے جو ذہبی اور حافظ ابن ناصر الدین شامی سے متروک ہو گئے تھے۔
  - ۱۴۔ تذکرۃ الحفظ یوسف بن حسن بن عبدالہادی جنبلی (۹۰۹ھ)
  - ۱۵۔ طبقات الحفظ سیوطی (۹۱۱ھ)

۱۶۔ ذیل تذکرۃ الحفاظ سیوطی نے ذہبی کے تذکرۃ الحفاظ کی ذیل لکھی ہے۔  
 صحابہؓ کے ہاں جامع، مسند اور مجمل وغیرہ کا امتیاز موجود نہیں تھا۔ وہ لوگ جو کچھ سنتے تھے۔ اسے بلا امتیاز اپنے حافظوں یا صحیفوں میں ضبط کر لیتے تھے۔  
 احادیث کی تقسیم کافی بعد کی ہے۔ الجامع کا پہلا مدون معمر بنی (۱۵۳ھ) تھا۔ سنن کا کجھول (۱۱۲ھ-۱۱۶ھ) اور مسند کا امام ابو حنیفہ (۱۵۰ھ) تھا۔ مزین تفصیل اگلے صفحات میں دیکھئے۔

## مَوْطَا

(۳۰) موطا کے لغوی معنی ہیں: بہل، آراستہ، تیار، متوازن، اور متفق علیہ۔ امام سیوطی<sup>۱</sup> (۹۱۱ھ) تنویر الحواکک (شرح موطا۔ مالک۔ طبع مصر ص ۵) میں لکھتے ہیں کہ امام مالکؒ نے احادیث کا مجموعہ مرتب کرنے کے بعد مدینہ کے ستر فقہا و بھیجا تھا۔ ان سب نے ان کی صحت پر اتفاق کیا، اور اسی بناء پر آپ نے مجموعے کا نام موطا (متفق علیہ) رکھ دیا۔

امام مالکؒ کے سامنے ایک لاکھ احادیث تھیں۔ ان میں سے پہلے آپ نے دس ہزار انتخاب کیں اور پھر کانٹے کانٹے بقول سیوطی (تنویر ص ۷) صرف سترہ سو بیس (۱۷۲۰) باقی چھوڑیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے:

۶۰۰ مسند (مرویات صحابہؓ)

۲۲۲ مُرسل

۶۱۳ موقوف

۲۸۵ اقوال تابعین

میزان: ۱۷۲۰

۱۔ جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمن بن الکرمال السیوطی۔ (۹۱۱ھ)

موطا کے راویوں پر قاضی عیاض (۵۴۴ھ) نے ایک کتاب لکھی تھی جس میں تقریباً تیرہ سو نام تھے۔ ان میں پچاسی صحابہؓ تیس صحابیات اور اڑتالیس تابعین تھے۔

امام مالکؒ سے کئی ہزار شاگردوں نے موطا کی احادیث سنیں۔ ان میں تقریباً ایک ہزار (بستان المحدثین شاعر العزیز دہلویؒ)۔ اردو ترجمہ۔ طبع کراچی ص ۲۲) نے لکھ لیں۔ ان میں نقل سیوطیؒ (تویر ص ۹) ہارون الرشید اور اس کے بیٹے امین، مامون اور مومن بھی شامل تھے۔ رفتہ رفتہ یہ تمام مسودات گم ہو گئے اور تاریخ حدیث میں صرف سولہ نام باقی رہ گئے۔ جو درج ذیل ہیں۔ یہ موطا کے مختلف ایڈیشن ہیں، جو سولہ آدمیوں نے تیار کئے تھے۔ ان میں احادیث کی تعداد مختلف ہے۔ ان میں مشہور ترین اور سب سے زیادہ قابل اعتماد یحییٰ بن یحییٰ مصموری (۲۳۴ھ) کا نسخہ ہے، اور موطا مالکؒ سے مراد عموماً یہی لیا جاتا ہے۔

(۳۱) موطا، ابن ابی ذئب۔ امام ابو الحارث محمد بن عبد الرحمن بن مغیرہ بن حارث مدنی، ۱۵۹ھ۔ یہ موطا امام مالک کے موطا سے بڑا تھا اور پہلے تیار ہوا تھا۔ موطا، مالک کے مختلف نسخوں کی تفصیل یہ ہے:

(۳۲) موطا، امام ابو عبد اللہ محمد بن الحسن الشیبانی الواسطی۔ ۱۸۹ھ

(۳۳) موطا، ابن جنادہ۔ عبد الرحمن بن القاسم بن خالد بن جنادة المصری العقیلی ۱۹۱ھ۔

(۳۴) موطا، الفہمی۔ ابو محمد عبد اللہ بن وہب بن مسلم الفہمی المصری، ۱۹۷ھ (آپ بنو فہر کے مولیٰ تھے)۔

۱۔ عبد رسول میں چند قبائل کے نوجوان رہزنی کرنے لگے۔ حضور ﷺ نے فوج بھیج کر انہیں پکڑا اور پھر آزاد کر دیا۔ ان (عسقا) کی اولاد عسقی کہلاتی ہے۔

- (۳۵) مؤطا، القزاز۔ ابو یحییٰ معن بن عیسیٰ بن دینار المدنی القزاز۔ ۱۹۸ھ  
(قز، ریشم۔ قزاز، ریشم ساز یا ریشم فروش)۔
- (۳۶) مؤطا، قعقی۔ ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب الجارثی  
المدنی المکی۔ ۲۲۱ھ۔
- (۳۷) مؤطا، ابو عثمان سعید بن کثیر بن عوف بن مسلم المصری الانصاری۔ ۲۲۶ھ
- (۳۸) مؤطا، ابن کبیر، ابو زکریا یحییٰ بن عبد اللہ بن کبیر مصری۔ ۲۳۱ھ
- (۳۹) مؤطا، مسمودی۔ ابو محمد یحییٰ بن یحییٰ بن کثیر بن وسلاس (وسلاس) بن  
شمس بن منقایا مسمودی، اندلسی۔ ۲۳۳ھ۔ (جب مؤطا کا لفظ بلا قید بولا جائے  
تو ذہن اسی مؤطا کی طرف جاتا ہے)۔
- (۴۰) مؤطا، مُصعب۔ ابو عبد اللہ مصعب بن عبد اللہ بن مصعب، الزبیری  
المدنی۔ ۲۳۶ھ۔
- (۴۱) مؤطا، سوید۔ ابو محمد سوید بن سعید الحدثانی (حدیث کے رہنے والے لب  
فراہت پر ایک شہر)۔ ۲۴۰ھ
- (۴۲) مؤطا، عوفی۔ ابو مصعب احمد بن ابی بکر القاسم بن الحارث بن زرارہ بن  
مصعب بن عبد الرحمن بن عوف۔ العوفی المدنی۔ ۲۴۲ھ۔
- (۴۳) مؤطا، سہمی۔ ابو حذافہ احمد بن اسمعیل السہمی (نسبت بہ بنو سہم) المدنی  
البغدادی۔ ۲۵۹ھ۔
- (۴۴) مؤطا، سلیمان بن بزد۔ تاریخ وفات نامعلوم۔
- (۴۵) مؤطا، محمد بن مبارک صوری۔ تاریخ وفات نامعلوم۔
- (۴۶) مؤطا، یحییٰ بن یحییٰ التیمی۔ تاریخ وفات معلوم۔

(۵۷) مؤطا، تیبسی۔ (تنیس، بحیرہ روم کا ایک شہر) ابو عبد اللہ بن یوسف الکلاعی  
الد مشقی ثم التیبسی۔

## الجامع

احادیث کا یہ مجموعہ سنن، مسانید اور معاجم سے وسیع تر ہوتا ہے اور اس  
میں زندگی کے ہر شعبہ (مثلاً ایمان، عقائد، احکام، فرائض، اخلاق، معاملات،  
مناقب، سیر، فتن، علامات قیامت وغیرہ) پر احادیث ملتی ہیں۔ ان کی صحیح تعداد کا  
علم نہیں ہو سکا۔ مجھے صرف بارہ نام ملے ہیں۔ یعنی:

(۵۸) الجامع، معمر یمنی۔ ابو عروہ معمر بن راشد الازدی البصری نزیل یمن ۴-۱۵۳ھ

(۵۹) الجامع، ابو عبد اللہ سفیان بن سعید بن مسروق الثوری البصری۔ ۱۶۱ھ

(۶۰) الجامع، ابو محمد سفیان بن عیینہ الکلونی ثم المکی۔ ۱۹۸ھ

(۶۱) الجامع الصغیر، جعفی۔ امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن

مغیرہ جعفی۔ ۲۵۶ھ۔

(۶۲) الجامع الصحیح۔ ایضاً

(۶۳) ایضاً۔ ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری (فشیر = پدر قبیلہ از

ہوازن)۔ ۲۶۱ھ۔

(۶۴) ایضاً، ترمذی۔ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سوره بن موسیٰ بن الضحاک

السلسی۔ ۲۷۹ھ۔

(۶۵) ایضاً، ابن خزیمہ۔ محمد بن اسحاق بن خزیمہ۔ نیشاپوری۔ ۳۱۱ھ۔

(۶۶) ایضاً، ابو عوانہ۔ یعقوب بن اسحاق الاسفراکینی۔ ۳۱۳-۳۱۶ھ

- (۶۷) ایضاً، ابن الشرقی۔ ابو حامد احمد بن محمد بن حسن الشرقی الشافعی۔ ۳۲۵ھ۔
- (۶۸) الجامع، ابن السکن۔ بوعلی سعید بن عثمان بن سعید بن السکن البغدادی نزیل مصر۔ ۳۵۳ھ۔
- (۶۹) الجامع، ابن حبان البستی۔ ابو حاتم محمد بن احمد بن معاذ التمیمی الداری، البستی (بست: غور کا ایک شہر) ۳۵۴ھ۔

## (۶۹) ب۔ استدراک

امام بخاریؒ اور مسلمؒ نے صحیح احادیث کے لئے کچھ اصول (شروط اور معیار)، وضع کئے تھے۔ بعد کے چند محدثین نے انہی اصولوں کے تحت کچھ اور احادیث ڈھونڈ نکالیں، اور انہیں الگ مجموعوں میں ضبط کیا۔ اس مشروط و محدود تلاش کا نام استدراک ہے۔ اور احادیث نیز مجموعوں کا نام المستدرک۔ مجھے اس نام کے صرف دو مجموعے ملے ہیں۔ یعنی:

(۷۰) المستدرک علی الصحیحین، الحاکم۔ شیخ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد، عرف الحاکم، نیشاپوری۔ ۴۰۵ھ۔

اس نے ایسی احادیث تلاش کی ہیں جو بخاری و مسلم ہی کے معیار کے مطابق صحیح تھیں۔ اس پر بلقینی، صالح بن عمر بن رسلان (۸۶۸ھ) اور ابن الحجر العسقلانی (۸۵۲ھ) نے تنقید کی ہے۔ اس کا اختصار ذہبی (۷۴۸ھ) نے کیا تھا، اور اس کی تصحیح سیوطی (۹۱۱ھ) نے۔

۱۔ ابن حبان۔ ابو جعفر احمد بن شان بن اسد بن حبان الواسطی (مسئد۔ شمارہ ۱۳۰) ۹۔ ۲۵۶ھ۔  
جد اگانہ شخصیت ہے۔

(۷۱) المستدرک علی الصحیحین۔ حافظ ابوذر عبد بن احمد بن محمد الہردی المالکی ۴۳۳ھ۔

## سُنَن

- یعنی حدیث کے وہ مجموعے جن کی ترتیب ابواب فقہ کے مطابق تھی۔
- (۷۲) سنن، محکول۔ امام ابو عبد اللہ دمشقی۔ (۱۱۲-۱۱۶ھ)۔
- (۷۳) سنن، ابن جریج۔ عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج کئی۔ (۱۵۰ھ)
- (۷۴) سنن، ابن یسار۔ ابو بکر محمد بن اسحاق بن یسار المدنی۔ ۱۵۱ھ۔
- (۷۵) سنن، امام ابو یوسف۔ یعقوب بن ابراہیم بن حُیْب۔ (حُیْب) الکوفی البغدادی۔ ۱۸۲ھ۔
- (۷۶) سنن، الفہری۔ ابو محمد عبد اللہ بن وہب المصری الفہری۔ ۱۹۷ھ۔
- (۷۷) سنن، ابوقرہ۔ حافظ موسیٰ بن طارق زبیدی۔ ۲۰۳ھ۔
- (۷۸) سنن، الصنعانی۔ عبد الرزاق بن ہمام بن نافع الصنعانی۔ ۲۱۱ھ۔
- (۷۹) سنن، ابو عثمان سعید بن منصور بن شعبہ الخراسانی۔ ۲۲۷-۲۲۹ھ۔
- (۸۰) سنن، البزار۔ ابو جعفر محمد الصباح الدولابی الرازی البزار۔ ۲۲۷ھ۔
- (۸۱) سنن، ابن زنجلہ۔ ابو عمر سہل بن سہل زنجلہ الرازی۔ ۲۴۰ھ۔
- (۸۲) سنن، الحلوانی۔ بوعلی الحسن علی بن محمد الحلال الحلوانی۔ ۲۴۲ھ۔
- (۸۳) سنن، الداری۔ ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن الفضل بن بہرام السمرقندی۔ ۲۵۵ھ۔

۱۔ طوان: عراق کا ایک گاؤں۔

- (۸۴) سنن، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم المصری الشافعی۔ ۲۶۸ھ۔
- (۸۵) سنن، الاثرم۔ ابو بکر احمد بن محمد بن ہانی الاثرم البغدادی۔ ۲۷۳ھ۔
- (۸۶) سنن، ابن ماجہ۔ ابو عبداللہ محمد بن یزید الربیع القزوینی۔ ۱۷۳ھ [ربعی، ربعیہ بن زرارہ کی طرف نسبت، اور ماجہ، ماہ چہ (چھوٹا سا چاند) کا معرب]
- (۸۷) سنن، ابوداؤد۔ سلیمان بن الاشعث بن اسحاق بن بشیر ازدی، بختانی۔ ۲۷۵ھ۔
- (۸۸) سنن، ابو اسحاق اسماعیل بن اسحاق الازوی البصری البغدادی المالکی۔ ۲۸۲ھ۔
- (۸۹) سنن، ابن ماعز۔ ابو مسلم ابراہیم بن عبداللہ بن مسلم بن ماعز، البصری الکشی۔ ۲۹۲ھ۔
- (۹۰) سنن، ابن درہم۔ ابو محمد یوسف بن یعقوب بن حماد بن زید بن درہم الازدی البصری۔ ۲۹۷ھ۔
- (۹۱) سنن، نسائی۔ امام عبدالرحمن احمد بن شعیب بن علی بن سان بن بحر۔ ۳۰۳ھ۔
- (۹۲) سنن، ابن ابی یمن القزطبی۔ ابو عبداللہ محمد عبدالملک بن ابی یمن الاندلسی۔ ۳۳۰ھ۔
- (۹۳) سنن، الصغار۔ ابو الحسن احمد بن عبید بن اسماعیل البصری، زندہ۔ ۳۴۱ھ۔
- (۹۴) سنن، الہمدانی۔ ابو بکر محمد بن یحییٰ الہمدانی الشافعی۔ ۳۴۷ھ۔
- (۹۵) سنن، التجاد۔ ابو بکر احمد بن سلیمان بن الحسن بن اسرائیل التجاد، حسینی۔ ۳۴۸ھ۔
- (۹۶) سنن، ابن السکن۔ حافظ ابو علی سعید بن عثمان بن سعید بغدادی، نزہیل مصر۔ ۳۵۳ھ۔
- (۹۷) سنن، ابن حبان۔ ابو حاتم محمد بن حبان البستی۔ ۳۵۴ھ۔

- (۹۸) سُئِن ، الدارِ قَطْنِي - ابوالحسنِ عَلِي بنِ عَمْرِ بنِ اَحْمَد بنِ مَهْدِي بنِ مَسْعُودِ  
الْبَغْدَادِي - ۳۸۵ھ -
- (۹۹) سُئِن ، ابْنِ لَال (گنگ) - ابوبکرِ اَحْمَد بنِ عَلِي بنِ اَحْمَد بنِ مُحَمَّد بنِ الْفَرَج بنِ  
لَال هَمْدَانِي - شَافِعِي - ۳۹۸ھ -
- (۱۰۰) سُئِن ، بِهْتَةِ اللّٰهِ - ابوالقاسمِ بِهْتَةِ اللّٰهِ بنِ اَلْحَسَنِ بنِ مَنْصُورِ الطَّيْمَرِي الرَّازِي  
الشَّافِعِي - م - دِينُور - ۴۱۸ھ -
- (۱۰۱) سُئِن ، يُوْسُف بنِ يَعْقُوبِ الْبَغْدَادِي - ۴۱۸ھ -
- (۱۰۲) السَّنَنِ الْكَبِيْر وَالصَّغِيْر ، الْبَيْهَقِي - اَحْمَد بنِ الْحَسَنِ بنِ عَلِي الْبَيْهَقِي ، ۴۵۸ھ -  
(بَيْهَق : نِيْشَاپُور كے چند ديہات كا نام)

## مسانید

- (۱۰۳) مُسْنَد ، اِمَامِ ابُو حَافِيْه نَعْمَان بنِ ثَابِت كُوفِي - ۱۵۰ھ -
- (۱۰۴) مُسْنَد الشَّامِيَيْن ، الْاَوْزَاعِي - اِمَامِ ابُو عَمْرٍو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بنِ عَمْرٍو بنِ حَكَمٍ  
الْاَوْزَاعِي - ۱۵۷ھ -
- (۱۰۵) مُسْنَد ، الْبَزَار - حَمَاد بنِ سَلْمَہ بنِ دِيْنَارِ الْبَزَارِي الرَّبْعِي الْبَصْرِي - ۱۶۷ھ -
- (۱۰۶) مُسْنَد ، اِمَامِ مُوسَى بنِ جَعْفَرِ الْكَافِي - ۱۸۳ھ -
- (۱۰۷) مُسْنَد ، ابُو سَفِيَّانِ وَكَيْع بنِ جِرَاحِ بنِ بَلِيْح (مُلِيْح) الرَّوَّاسِي الْكُوفِي - ۱۹۷ھ -
- (۱۰۸) مُسْنَد ، عَلِي بنِ مُوسَى الرَّضَا - ۲۰۲ھ -
- (۱۰۹) مُسْنَد ، شَافِعِي - اِمَامِ ابُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّد بنِ اِدْرِيس - ۲۰۴ھ -

اس کے مدون ابو العباس محمد بن یعقوب الاصب (۲۳۶ھ) تھے۔ آپ نے یہ احادیث شافعی کے شاگرد ابو محمد ربیع بن سلیمان مرادی مصری (۲۷۰ھ) سے سنی تھیں۔ اس کی شروح ابن الاثیر، مجد الدین، الجرجزی (۶۰۶ھ) اور علامہ سیوطی (۹۱۱ھ) نے لکھیں۔

(۱۱۰) مُسند، ابن الجارود لطیالیسی۔ سلیمان بن داؤد بن الجارود الفارسی، ثم البصری (۲۰۳ھ)۔ ابن الجارود ابو محمد عبداللہ بن علی نیشاپوری (م۔ مکہ۔ ۳۰۶ھ) جداگانہ شخصیت ہے۔

(۱۱۱) مُسند، ابو بکر عبدالرزاق بن ہمام بن نافع الکھیری الصنعانی۔ ۲۱۱ھ۔

(۱۱۲) مُسند، اسد بن موسیٰ بن ابراہیم بن الولید بن عبدالملک بن مروان الاموی البصری۔ ۲۱۲ھ۔

(۱۱۳) مُسند، القریابی۔ ابو عبداللہ محمد بن یوسف بن واقد بن عثمان الضحی القریابی۔ ۲۱۲ھ۔

(۱۱۴) مُسند، ابو محمد عبید اللہ بن موسیٰ بن ابی المختار العبسی الکوفی۔ ۲۱۳ھ۔

(۱۱۵) مُسند، المطوعی۔ ابواسحاق ابراہیم بن نصر المطوعی نیشاپوری۔ ۲۱۳ھ۔

(۱۱۶) مُسند، المصیسی۔ ابو علی الحسین بن داؤد المصیسی۔ ۲۱۶ھ۔

(۱۱۷) مُسند، حمیدی، ابو بکر عبداللہ بن الزبیر قرشی اسدی مکی۔ ۲۱۹ھ۔

(۱۱۸) مُسند، ابو عبید قاسم بن سلام البغدادی۔ ۲۲۲ھ۔

(۱۱۹) مُسند، مسدد بن مسرہد بصری۔ ۲۲۸ھ۔

(۱۲۰) مُسند، الحمانی۔ یحییٰ بن عبدالحمید بن عبدالرحمن الحمانی الکوفی۔ ۲۲۸ھ۔

۱۔ ابن الاثیر دو ہیں۔ اول ابوالسعادات، مجد الدین مبارک بن محمد (۶۰۶ھ)۔ دوم ابوالحسن عزالدین علی بن محمد (۱۳۰ھ) پہلے محدث تھے اور دوسرے مؤرخ، کامل التواریخ کے مصنف۔

(۱۲۱) مُسند، کُحفی۔ ابو جعفر عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن جعفر الیمانی کُحفی۔  
المسندی۔ ۲۲۹ھ۔

(۱۲۲) مُسند، ابن المدینیؑ۔ ابوالحسن علی بن عبد اللہ بن جعفر المدینی۔ ۲۳۳ھ۔

(۱۲۳) مُسند، العسکی۔ ابوالریج سلیمان بن داؤد العسکی الزہرائی البصری۔ ۲۳۳ھ۔

(۱۲۴) مُسند، ابن ابی شیبہ۔ ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ ابراہیم النکوفی۔ ۲۳۵ھ۔

(۱۲۵) مُسند، ابن راہویہ۔ حافظ ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد،

المروزی۔ ۲۳۸ھ یا ۲۳۸ھ۔ (اس کا والد کہیں سفر میں پیدا ہوا تھا، اس لئے راہ  
دیہہ کے نام سے مشہور ہو گیا)۔

(۱۲۶) مُسند، احمد بن حنبل۔ ۲۴۱ھ۔

اس میں تیس ہزار احادیث تھیں۔ آپ کے فرزند عبد اللہ نے اس میں دس  
ہزار کا مزید اضافہ کیا۔ ابن عرودہ، ابوالحسن علی بن الحسین بن عرودہ دمشقی، عرف

ابن رکبون (۱۱۲ھ) نے اس مسند کو ابواب البخاری کے مطابق دوبارہ مرتب کیا،  
اور اس کا نام الکوکب الدراری فی ترتیب مسند الامام احمد علی ابواب البخاری رکھا۔

(۱۲۷) مُسند، الحلوانی۔ حافظ ابو علی الحسن بن علی بن محمد الحلال الحلوانی۔ ۲۴۲ھ۔

(۱۲۸) مُسند، الکندی۔ محمد بن اسلم بن سالم بن یزید الکندی الطوسی۔ ۲۴۲ھ۔

(۱۲۹) مُسند، العدنی۔ ابن بابی عمر ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ العدنی۔ ۲۴۳ھ۔

(۱۳۰) مُسند، ابو حفص الاصم۔ احمد بن منیع بن عبد الرحمن البغوی۔ ۲۴۴ھ۔

(۱۳۱) مُسند، الجوهری۔ ابواسحاق ابراہیم بن سعید الجوهری البغدادی۔ ۲۴۷ھ۔

(۱۳۲) مُسند، المقرئ۔ ابوبکر محمد بن ہارون الحجاج المقرئ۔ بعد از ۲۴۷ھ۔

(۱۳۳) مُسند، عبد بن حمید بن نصر الکسی (کس: قریہ نزد سمرقند)۔ یا الکشی،

المدینی، دو الگ شخصیتیں ہیں۔ دیکھئے شمارہ ۱۴۵ و ۳۸۶۔

- (کش: جرجان کا شہر)۔ ۲۳۹ھ۔
- (۱۳۴) مُسند، الذہلی۔ ابوالحسن علی بن حسن نیشاپوری۔ زندہ۔ ۲۵۱ھ۔
- (۱۳۵) مُسند، ابن ابی خیرہ۔ ابو عبد اللہ محمد بن ہشام بن شیبہ بن ابی خیرہ البصری المصری۔ ۲۵۱ھ۔
- (۱۳۶) مُسند، الدّوری۔ حافظ ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم العبّدی الدوری۔ ۲۵۲ھ۔
- (۱۳۷) مُسند، التّوخی۔ ابو یعقوب اسحاق بن بہلول الانباری۔ ۲۵۲ھ۔
- (۱۳۸) مُسند، الداری۔ ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن الفضل بن بہرام الداری السمرقندی۔ ۲۵۵ھ۔
- (۱۳۹) المُسند الکبیر۔ امام بخاری۔ ۲۵۶ھ۔
- (۱۴۰) مُسند، ابن حبان، ابو جعفر احمد بن سنان بن اسد بن حبان الواسطی، ۳۵۹، ۲۵۶ھ۔
- (۱۴۱) مُسند۔ السدوسی۔ حافظ ابو یوسف یعقوب بن شیبہ بن الصلت السدوسی البصری۔ ۲۶۲ھ۔
- (۱۴۲) مُسند، ابو زرعہ۔ عبید اللہ بن عبد الکریم بن یزید بن فروخ القرشی الرازی۔ ۲۶۳ھ۔
- (۱۴۳) مُسند، حافظ رمادی۔ ابو بکر احمد بن مصور بن سیار بن معارک البغدادی۔ ۲۶۵ھ۔
- (۱۴۴) مُسند، تغلبی۔ حافظ ابو یاسر عمار بن رجاء استرآبادی۔ ۲۶۷ھ۔
- (۱۴۵) مُسند، المدینی۔ ابو جعفر محمد بن مہدی المدینی۔ ۲۷۲ھ۔ (ایک اور المدینی شمار ۳۸۶ پر دیکھئے)

- (۱۳۶) مُسند، قحی بن مخلد بن یزید القرطبی۔ ۲۷۶ھ۔
- (۱۳۷) مُسند، البغویؒ۔ ابوالحسن علی بن عبدالعزیز بن المرزبان بن سابور البغوی۔  
۲۷۶ یا ۲۸۶ھ۔
- (۱۳۸) مُسند، العنبری۔ ابواسحاق ابراہیم بن اسماعیل الطوسی۔ ۲۸۰ھ۔
- (۱۳۹) مُسند، الدارمی۔ حافظ ابوسعید عثمان بن سعید بن خالد الشافعی۔ ۲۸۰ھ (یہ  
دارمی، دارمی شمارہ ۸۳ سے الگ ہے)۔
- (۱۴۰) مُسند، ابن ابی اسامہ۔ حارث بن محمد التمیمی البغدادی۔ ۲۸۲ھ۔
- (۱۴۱) مُسند ابی ہریرہؓ، الحربی۔ ابواسحاق ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم بن بشیر  
بن عبداللہ الحربی المروزی البغدادی۔ ۲۸۵ھ۔ (مرتب)
- " " " " " (۱۴۲) مُسند ابی بکرؓ۔
- " " " " " (۱۴۳) مُسند عمرؓ۔
- " " " " " (۱۴۴) مُسند عثمانؓ۔
- " " " " " (۱۴۵) مُسند علیؓ۔
- " " " " " (۱۴۶) مُسند الزبیرؓ۔
- " " " " " (۱۴۷) مُسند طلحہؓ۔
- " " " " " (۱۴۸) مُسند ابن ابی وقاصؓ۔
- " " " " " (۱۴۹) مُسند العباسؓ۔
- " " " " " (۱۵۰) مُسند خالد بن ولیدؓ۔
- " " " " " (۱۵۱) مُسند عمرو بن عاصؓ۔

۱۔ دواور البغوی بھی ہیں۔ ۱۔ الامم احمد بن منیع ابو جعفر البغوی۔ ۲۳۳ھ (شمارہ، ۱۳۰) ۲۔ الامم ابو محمد  
الحسین بن مسعود البغوی، عرف ابن الفراء۔ ۵۱۶ھ۔ (شمارہ، ۲۷۲) ۳۔



- (۱۷۸) مُسند - ابن ابان - ابوالعباس ولید بن ابان بن توبہ الاصفہانی - ۳۱۰ھ -
- (۱۷۹) مُسند ، ابو عوانہ - یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید (یزید)  
الاسفرائینی ۳۱۶/۳۱۳ھ -
- (۱۸۰) مُسند ، السراج - ابوالعباس السراج محمد بن اسحاق بن ابراہیم بن مہران ،  
نیشاپوری - ۳۱۳ھ -
- (۱۸۱) مُسند ، ابن عقیل - ابو عبد اللہ محمد بن ازہر بن عقیل البلخی - ۳۱۶ھ
- (۱۸۲) مُسند - الدغولی - ابوالعباس محمد بن عبد الرحمن بن محمد الشافعی - ۳۲۵ھ -
- (۱۸۳) مُسند ، ابن ابی حاتم - ابو محمد عبد الرحمن بن ابی حاتم محمد بن ادریس ، بن  
المہندر بن داؤد بن مہران التیمی الحنظلی الرازی - ۳۲۷ھ - (درب حظہ : رے کا  
ایک گاؤں یا محلہ) -
- (۱۸۴) مُسند ، الشاشی - ابو سعید ہشتم بن کلیب بن شریح بن معقل الشاشی -  
۳۳۵ھ - (شاش : ایک شہر ہے سیحون سے پرے) -
- (۱۸۵) مُسند ، ابن حمزاد - ابوالحسن علی بن حمزاد العدل - نیشاپوری - ۳۳۸ھ -
- (۱۸۶) مُسند ، الصفاری - ابوالحسین احمد بن عبید بن اسماعیل ، البصری الصفاری -  
زندہ - ۳۴۱ھ -
- (۱۸۷) مُسند (مسند عمر بن الخطاب) ، النجادی - ابو بکر احمد بن سلیمان بن الحسن بن  
اسرائیل النجادی الحسلبلی - ۳۴۸ھ -
- (۱۸۸) مُسند ، ابن قانع - عبد الباقی بن قانع بن مرزوق بن واثق بغدادی - ۳۵۱ھ -

- (۱۸۹) مُسَد، عَلِج۔ ابو محمد عَلِج بن احمد بن دُج البغدادی السجری۔ ۳۵۱ھ۔
- (۱۹۰) مُسَد، ابن عمارہ۔ ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن حمزہ بن عمارۃ الخراسانی۔ ۳۵۳ھ۔
- (۱۹۱) مُسَد (مُسَد عمر بن الخطاب)، ابن الجعابی۔ ابو بکر محمد بن عمر بن محمد بن سالم، البغدادی۔ ۳۵۵ھ۔
- (۱۹۲) مُسَد، رام بُرْمُزِی۔ ابو محمد حسن بن عبد الرحمن بن خالد الفارسی الرام ہر مزی۔ ۳۶۰ھ۔ (رام بُرْمُزِی - خوزستان کا شہر)
- (۱۹۳) مُسَد، ابن ماسر جیس۔ ابو علی الحسین بن محمد بن احمد بن محمد بن حسین، بن عیسیٰ بن ماسر جیس، نیشاپوری۔ ۳۶۵ھ۔
- (۱۹۴) مُسَد، القَطَّعِی۔ ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان بن مالک۔ ۳۶۸ھ۔ (قطعیہ، بغداد کا ایک محلہ ہے)۔
- (۱۹۵) مُسَد، الرُّعْفَرَانِی۔ ابو سعید حسین بن محمد بن علی الاصفہانی۔ ۳۶۹ھ۔
- (۱۹۶) مُسَد، ابن نصر۔ ابو اسحاق ابراہیم بن نصر الرازی۔ ۳۸۵ھ۔
- (۱۹۷) مُسَد، ابن شاہین، ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان بن احمد البغدادی۔ ۳۸۵ھ۔
- (۱۹۸) مُسَد (مُسَد الموطا)، الغافقی۔ ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ بن محمد الغافقی۔ الجوبہری المصری المالکی۔ ۳۸۵ھ۔
- (۱۹۹) مُسَد (مُسَد مسلم)، الجوزقی۔ ابو بکر محمد بن عبد اللہ الجوزقی۔ ۳۸۸ھ۔ اس نے صحیح مسلم کو بہ ترتیب مُسَد مرتب کیا۔ (جوزقی: نیشاپور کی ایک بستی)۔

(۲۰۰) مُسَد، ابن القرات - ابوالفضل جعفر بن الفضل بن جعفر بن محمد البغدادی - ۳۹۱ھ -

(۲۰۱) مُسَد، ابن جمیع - ابوالحسین محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن عبدالرحمن بن یحییٰ بن جمیع غسانی، شامی ۴۰۲ھ -

(۲۰۲) مُسَد، البرقانی - ابوبکر احمد بن محمد بن احمد بن غالب الخوارزمی البرقانی، الشافعی - ۴۲۵ھ (برقانه: خوارزم کی بستی ہے) -

(۲۰۳) مُسَد، القضاعی - شہاب الدین ابو عبداللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون الشافعی - ۴۵۴ھ -

(۲۰۴) مُسَد، ابن خسرو، ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسرو البلیخی الحنفی - ۵۲۳ھ -

(۲۰۵) مسانید امام اعظم - یہ کل سترہ مسانید ہیں جنہیں امام ابو حنیفہ نے روایت کیا تھا - ان میں سے پندرہ کو ابوالموید محمد بن محمود بن محمد بن الحسن الخطیب الخوارزمی، (۶۵۵ھ) نے ایک جلد میں جمع کر کے اس کا نام جامع المسانید رکھا -

(۲۰۶) مُسَد الصحابہ، سیوطی - ۹۱۱ھ - (یہ ان صحابہؓ کی مروی احادیث ہیں - جو حضور ﷺ کی زندگی میں وفات پا چکے تھے) -

## کُتُبُ السُّنَّةِ

(۲۰۷) کتاب السنۃ - ابوعلیٰ حنبل بن اسحاق بن حنبل الشیبانی (امام احمد بن حنبل کا عم زاد) - ۲۷۳ھ -

(۲۰۸) کتاب السنۃ - ابوبکر احمد بن عمرو بن النبیل الضحاک بن مخلد (مُخَلَّد) -

الشیبانی البصری۔ ۲۸۷ھ۔

(۲۰۹) کتاب السنۃ۔ الخلیل۔ ابوبکر احمد بن محمد بن ہارون۔ البغدادی عرف الخلیل۔ ۳۱۱ھ۔

(۲۱۰) کتاب السنۃ۔ ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطر اللخمی، الشافعی الطمرانی۔ (طبریہ۔ شام کا گائوں)۔ ۳۶۰ھ۔

(۲۱۱) کتاب السنۃ۔ ابو محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الاصفہانی۔ ۳۶۹ھ۔

(۲۱۲) کتاب السنۃ۔ ابن شاہین۔ ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان بن احمد بغدادی۔ ۳۸۵ھ۔

(۲۱۳) کتاب السنۃ۔ ابن مندہ۔ ابو عبداللہ محمد بن اسحاق بن محمد بن یحییٰ، العبدی۔ ۳۹۵ھ۔

## مَعَا جِم

معجم سے مراد حدیث کا وہ مجموعہ ہے جس میں اسناد کا سلسلہ شیوخ سے شروع ہو کر حضور ﷺ تک چلا جائے۔ شیوخ کی تعداد دس بھی ہو سکتی ہے اور دس سو بھی۔ ان کا یا احادیث کا ذکر بہ ترتیب ہجا ہوا کرتا ہے۔ مشہور معجم یہ ہیں۔

(۲۱۴) معجم، ابن قانع۔ عبدالباقی بن قانع بن مرزوق بن واثق بغدادی۔ ۳۵۱ھ۔

(۲۱۵) المعجم الکبیر، الطمرانی۔ امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب۔ ۳۶۰ھ۔

اس میں پچیس ہزار احادیث ہیں اور صحابہؓ کا ذکر بہ ترتیب ہجا ہے۔

(۲۱۶) المعجم الصغیر، الطمرانی۔ اس میں شیوخ کا ذکر بہ ترتیب ہجا ہے۔

- (۲۱۷) المعجم الاوسط، الطبرانی۔ اس میں شیوخ کا ذکر بہ ترتیب ہجا ہے۔
- (۲۱۸) معجم۔ حافظ ابو بکر احمد بن ابراہیم بن اسماعیل الجرجانی الشافعی۔ ۳۷۱ھ۔
- (۲۱۹) معجم، ابن جمیع۔ محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن عبدالرحمن بن یحییٰ بن جمیع الغسانی۔ ۴۰۲ھ۔
- (۲۲۰) معجم، دمیاطی۔ ابو محمد عبدالمومن بن خلف بن ابی الحسن دمیاطی۔ ۷۰۵ھ۔

## متفرق

- (۲۲۱) کتاب الآثار۔ امام ابو حنیفہ۔ ۱۵۰ھ۔
- اس کتاب کو ان کے چار شاگردوں
- ۱: امام زفر بن ہذیل۔ ۱۵۸ھ۔
- ۲: امام ابو یوسف۔ ۱۸۲ھ۔
- ۳: امام محمد شیبانی۔ ۱۸۹ھ۔
- ۴: امام حسن بن زیاد کوللو۔ ۲۰۳ھ یا ۲۰۹ھ نے روایت کیا۔
- (۲۲۳) المبسوط فی الحدیث۔ امام بخاری۔ ۲۵۶ھ۔

## انتخابی مجموعے

جب پہلی چار صدیوں میں متلاشیان حدیث نے صحاح، سنن مسانید، معاجم اور اسی نوعیت کے دیگر مجموعے تیار کر لئے تو پھر انتخاب، تلخیص، تخریج اور تجربہ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ منتخبین نے مختلف مقاصد کے پیش نظر مختلف طریقے استعمال کئے۔ مثلاً

۱: بعض نے ترغیب و ترہیم کی خاطر چھوٹے چھوٹے مجموعے تیار کیئے۔  
 ۲: بعض نے احادیث قدسیہ، احادیث غریبہ یا احادیث مرفوعہ وغیرہ کو الگ الگ ضبط کیا۔

۳: کسی نے طویل کتابوں کی تلخیص تیار کی۔

۴: اور کسی نے اربعین، مائتہ اور الف کے عنوان سے چالیس (۴۰)، سو (۱۰۰) یا ہزار (۱۰۰۰) احادیث کا انتخاب تیار کیا۔

چند انتخابی مجموعوں کی فہرست یہ ہے۔

(۲۲۳) المنشی، ابن الجارود، ابو محمد عبد اللہ بن علی الجارود۔ ۳۰۶ھ۔

(۲۲۴) مار واہ الأکسابر عن مالک، العطار، حافظ ابو عبد اللہ محمد بن خالد العطار۔ ۳۳۲ھ۔

(۲۲۵) المنشی، ابن اصغ۔ ابو محمد قاسم بن اصغ بن محمد بن یوسف البیانی (بیان۔ قریہ اندلس)۔ م۔ قرطبہ، ۳۴۰ھ۔

(۲۲۶) شہاب الاخبار فی الحکم والامثال۔ القضاعی قاضی شہاب الدین ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون القضاعی الشافعی۔ ۴۵۳ھ۔ یہ ایک ہزار احادیث کا مجموعہ ہے۔ اس کا اختصار نجم الدین الغیطی محمد بن احمد الاسکندری

(۹۸۴ھ) نے کیا۔ اس اختصار کی اصلاح حسن بن محمد بن حسن بن محمد بن حیدر الہندی الصغانی (۶۵۰ھ) نے کشف الحجاب عن احادیث الشہاب کے عنوان سے کی۔ سیوطی (۹۱۱ھ) نے اس کی ترتیب بدل کر اس کا نام اسعاف الطلاب رکھا۔ اور کئی علماء مثلاً عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی المنادی (۱۰۳۱ھ) اور ابن وحشی وغیرہ نے اسی کی شروح لکھیں۔

(۲۲۷) جواهر الاحادیث، الأقلیدی۔ امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد الأقلیدی الفارسی۔ ۵۰۷ھ۔ (اقلید: قریہ شیراز)۔

(۲۲۸) فردوس الاخبار، شیرویدہ۔ ابوشجاع شیرویدہ بن شہردار بن شیرویدہ بن فناخسرو الہمدانی الدیلی۔ ۵۰۹ھ۔

اس میں دس ہزار احادیث بے اسناد ہیں۔ اس کے فرزند حافظ ابو منصور شہردار بن شیرویدہ نے اس کی اسانید ”مسند الفردوس“ میں ضبط کیں۔

(۲۲۹) ألحکم والأحكام من کلام سید الانام۔ قاضی ابوالفتح عبدالواحد بن محمد بن عبدالوحد المکی الآمدی۔ ۵۵۰ھ۔

(۲۳۰) النجم من کلام سید العرب والعجم۔ ابوالعباس احمد بن معد بن عیسیٰ بن وکیل التیمی الاندلسی۔ ۵۵۰ھ۔

(۲۳۱) زهرة الانوار۔ ابوبکر رکن الدین محمد بن عبدالرشید بن نصر بن محمد انکرمانی الحنفی۔ ۵۶۵ھ۔

(۲۳۲) کتاب الاحکام الشرعیۃ الکبریٰ۔ ابن الخراط شیبلی۔ ۵۸۱-۲ھ۔

(۲۳۳) المغنی۔ حافظ زین الدین عمر بن زید بن بدر بن سعید الموصلی۔ ۶۱۹ھ۔

(۲۳۴) الاحادیث الجیاد، الہدی۔ ضیال الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبدالواحد بن احمد بن عبدالرحمن السعدی المقدسی۔ ۶۴۳ھ۔

اس میں وہ احادیث ہیں جو صحیحین میں راہ نہ پاسکیں۔

(۲۳۵) مصباح الدرجی فی حدیث المصطفیٰ۔ امام حسن بن محمد الصغانی۔ ۶۵۰ھ۔

(۲۳۶) المثنیٰ۔ شیخ مجد الدین عبدالسلام بن عبداللہ بن ابی القاسم بن تیمیہ

الحرانی۔ ۶۵۲ھ۔ (مشہور امام ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) کا دادا)۔

(۲۳۷) الترغیب والترہیب، المنذری۔ حافظ زکی الدین ابو محمد عبدالعظیم بن

عبدالقوی بن عبداللہ بن سلامہ بن سعد المنذری الشافعی المصری۔ ۶۵۶ھ۔

(۲۳۸) جمع النہایہ، ابن ابی جرہ۔ شیخ ابو محمد عبداللہ بن سعد بن ابی جرہ

الازدی الازدی۔ ۶۷۵ھ۔

(۲۳۹) مُسند۔ (انتخاب) ابو حفص ناصر الدین عمر بن عبدالمنعم بن عمر الطائی

الدمشقی۔ ۶۹۸ھ۔

(۲۴۰) نُشر الدرر فی احادیث خیر البشر امام ابو النبی محمود بن محمد

التونجی۔ ۷۲۳ھ۔

(۲۴۱) الدُرُ وَالْمَرْجَان فی الاحادیث الصحاح والحسان۔ ابن

المظہر حسن بن یوسف الحلی۔ ۷۲۶ھ۔

(۲۴۲) المنتقی فی احادیث الاحکام۔ حافظ تقی الدین ابو العباس احمد

بن عبدالکلیم بن عبدالسلام الحرانی۔ عرف ابن تیمیہ۔ ۷۲۸ھ۔

(۲۴۳) اللؤلؤة فی الحدیث۔ عبدالرحمن بن عبدالحسن الواسطی الشافعی۔ ۷۳۳ھ۔

(۲۴۴) المسند الحسن من احادیث السلطان ابی الحسن۔ شمس الدین

محمد بن احمد بن مرزوق تلمسانی۔ ۷۸۱ھ

(۲۴۵) بلوغ المرام۔ حافظ ابن الحجر العسقلانی۔ ۸۵۲ھ۔

- (ایک ہزار پانچ سو ستانوے (۱۵۹۷) احادیث کا مجموعہ۔
- (۲۳۶) مِفْتَاحُ السُّنَّةِ، ابن شراحیل۔ ابوبکر بن عبدالرحمن بن شراحیل الحَضْرَمِی۔ ۸۸۸ھ۔
- (۲۳۷) المنتقى من سنن ابی داؤد و مسند احمد، الْقَبَّانِی۔ شرف الدین یحییٰ بن محمد بن سعید القبانی الشافعی القاہری۔ ۹۰۰ھ۔
- (۲۳۸) الجامع الكبير۔ جلال الدین سُیوطی۔ ۹۱۱ھ۔
- (۲۳۹) الجامع الصغير۔ جلال الدین سُیوطی۔ ۹۱۱ھ۔
- (۲۵۰) الجامع الاوسط " " " "۔
- (۲۵۱) المستنخب من مسند الشافعی۔ ابن الشَّامِع۔ شیخ زین الدین ابو حفص عمر بن احمد بن علی بن الشَّامِع الحطمی الشافعی۔ ۹۳۶ھ۔
- (۲۵۲) إتحاف العابد (مَوْطَأ، مالک کا انتخاب)۔ ابن الشَّامِع۔ ۹۳۶ھ۔
- (۲۵۳) البدر المنیر۔ الشَّعْرَانِیؒ۔ ۹۷۳ھ۔
- (۲۵۴) کنز العمال۔ علی المُنْشِیٰ برہان پوری۔ ۹۷۷ھ۔
- (۲۵۵) الفتوحات الإلهیة۔ محمد بن عبداللہ الحسنی المالکی۔ (من ملوک فارس) ۹۸۳ھ۔ یہ ایک ہزار پانچ سو ستترہ احادیث کا مجموعہ ہے۔
- (۲۵۶) الجامع فی الحدیث۔ قطب الدین محمد بن علاء الدین المکی۔ ۹۸۸ھ۔
- (۲۵۷) کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق۔ عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین القاہری المناویؒ۔ ۱۰۳۱ھ۔

۱۔ امام ابوالموہب عبدالوہاب بن احمد بن علی الشَّعْرَانِی

۲۔ مناوی۔ ہارون الرشید کے ایک عامل مہر، نصیب نے نیل کے مشرقی کنارے پر ایک بستی بنانے کی بنیاد ڈالی تھی۔ مناوی اسی کا اسم منسوب ہے۔

- (۲۵۸) الجامع الازھر من حدیث النبی الانور۔ السنائی۔ ۱۰۳۱ھ۔
- (۲۵۹) دُرَرُ الاحادیث۔ حسام الدین بن خلیل الرومی۔ ۱۰۳۲ھ۔
- (۲۶۰) الدُّرُّ وَالْمَرْجَان، الطربنی۔ عبدالمجواد بن ابراہیم الطربنی (الطربنی)۔ زندہ۔ ۱۰۶۷ھ۔
- (۲۶۱) تحفة النبی، فطری۔ شیخ ابراہیم فطری البخاری الادرنوی۔ ۱۱۳۵ھ۔
- (۲۶۲) المعجم الوجیز، المَحْجُوب۔ عقیف الدین عبداللہ بن ابراہیم بن حسن بن محمد امین المکی الطائفی عرف المَحْجُوب۔ ۱۲۰۷ھ۔
- (۲۶۳) مطالع المسرات فی حدیث سید السادات۔ حسن بن محمد المصری ۱۲۳۱ھ۔
- (۲۶۴) طَیِّبُ السَّجَل، الرُّوَّاسِی۔ بہاء الدین محمد بن محمد بن المہدی الزفافی الحلی۔ ۱۲۷۸ھ۔
- (۲۶۵) نیل المرام من احادیث خیر الانام۔ الجردانی۔ محمد بن عبداللہ الجردانی الشافعی۔ ۱۳۰۴ھ۔
- (۲۶۶) جواهر البخاری، عمارہ۔ مصطفیٰ محمد عمارۃ المصری۔ ۱۳۳۹ھ۔
- (سات سو (۷۰۰) احادیث کا مجموعہ)
- (۲۶۷) انتخاب صحاح ستہ۔ نیاز علی پسروری۔ ۱۳۴۳ھ۔
- (۲۶۸) ریاض السنة۔ سید جعفر شاہ پھلواڑی۔ آج کل (۱۹۶۹ء) راولپنڈی میں ناظم مساجد اذقاف ہیں۔

## تلخیص و تجرید

تلخیص سے مراد کسی کتاب کو مختصر کرنا ہے، اور تجرید کا مفہوم کسی مجموعہٴ احادیث کی اسانید اور مکرر روایات کو حذف کرنا ہے۔

(۲۶۹) المہبوط، سرخسی۔ ابو حامد محمد بن احمد بن سہل (۳۹۰ھ)، نے امام ابو یوسف کے مجموعہٴ احادیث، جس میں بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) احادیث تھیں۔ کی یہ تلخیص تیار کی۔

(۲۷۰) تجرید الصحاح الستة۔ امام رزین بن معاویہ العبدری السمرقندی المالکی ۵۲۵ھ۔

(۲۷۱) مختصر مسند الامام احمد، ابن عساکر۔ ابو القاسم علی بن ابی محمد الحسن بن ہبہ اللہ دمشقی۔ ۵۷۱ھ۔

(۲۷۲) مختصرات البخاری۔

۱: ابن الفراء۔ ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد البغوی۔ عرف، ابن الفراء (۵۱۶ھ) نے چار ہزار چار سو چونتیس (۴۴۳۴) احادیث کا ایک مجموعہ، مصابیح کے نام سے تیار کیا تھا۔ اس میں شیخ ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی نے ۷۳۷ھ میں ایک ہزار پانچ سو گیارہ (۱۵۱۱) احادیث کا اضافہ کر کے اس کا نام ”مشکوٰۃ المصابیح“ رکھ دیا۔ محمد بن جعفر الکتانی (۱۳۳۵ھ) لکھتا ہے کہ مصابیح کا مصنف بغوی نہیں، بلکہ الشرحی تھا۔ (الرسالۃ المستطرفۃ، ص ۱۴۴)۔

(۲۷۳) ۲: جمال الدین ابو العباس احمد بن عمر الانصاری القرطبی۔ ۶۵۶ھ۔

(۲۷۴) ۳: عبد اللہ بن سعد بن ابی حمزہ الازدی (۶۷۵ھ) نے النہایۃ کے عنوان سے بخاری کی تلخیص تیار کی تھی۔

(۲۷۵) ۴: شیخ بدرالدین حسن بن عمر بن حبیب الحکمی (۷۷۹ھ)۔

(۲۷۶) ۵: الشُّرُجِيُّ - زین الدین ابوالعباس احمد بن احمد بن عبدالطیف الشرجی الزبیدی - ۸۹۳ھ۔

(۲۷۷) ۶: محمد بن عبداللہ بن احمد بن اسماعیل المرکشی (من ملوک الغرب) (۱۲۰۴ھ) نے فتح الباری فی تخریج احادیث البخاری لکھی۔ ابن حجر (۸۵۲ھ) کی فتح الباری (صحیح بخاری کی شرح) الگ کتاب ہے۔

(۲۷۸) تلخیص سنن ابی داؤد: حافظ مندری۔ زکی الدین ابو محمد عبدالعظیم بن عبدالقوی - ۶۵۶ھ۔

(۲۷۹) ۲: ابن قیم - ابو عبداللہ شمس الدین محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد دمشقی - ۷۵۱ھ۔

(۲۸۰) تجرید الصحیح للمسلم - حافظ منذری - ۶۵۶ھ۔

(۲۸۱) الإمام فی احادیث الاحکام - ابن دقیق العید - تقی الدین محمد بن علی بن وہب دقیق العید (۷۰۲ھ) نے اپنی ہی کتاب الامام فی احادیث الاحکام، کا اختصار تیار کیا۔

(۲۸۲) مختصر جامع الترمذی - الطوفی - نجم الدین سلیمان بن عبدالقوی الطوفی الحنبلی - ۷۱۰ھ۔

۲: البائسی - نجم الدین محمد بن عقیل البائسی الشافعی - ۷۲۹ھ۔

۱۔ مراکش پر سادات (شرفاء) کے دو گھرانے ۹۵۱ھ سے ۱۳۱۱ھ تک حکمران رہے۔ ایک شرفائے حسنی (۹۵۱-۱۰۶۹ھ) کہلاتا تھا۔ اور دوسرا شرفائے فلالی (۱۰۷۵-۱۳۱۱ھ)۔ دونوں کے گیارہ گیارہ بادشاہ تھے۔ ان میں سے دو بلند پایہ محدث تھے۔ شرفائے حسنی میں سے محمد بن عبداللہ الحسنی (۹۸۳ھ - شمارہ ۲۵۵)، اور فلالی میں سے محمد بن عبداللہ بن احمد بن اسمعیل بن الشریف (۱۲۰۳ھ)۔

(۲۸۳) کتاب فی تہذیب الصحیح للمسلم - ابن جرّی - محمد بن احمد بن محمد الغرناطی - ۵۷۴۱ھ -

(۲۸۴) مختصر السنن الکبیر - اس کا مصنف احمد بن الحسین بن علی البیہقی (۳۵۸ھ) تھا۔ اس کا اختصار ان حضرات نے تیار کیا۔

(۲۸۵) ۱: ابراہیم بن علی دمشقی - ۵۷۴۴ھ -

(۲۸۶) ۲: علامہ ذہبی - ۵۷۴۸ھ -

(۲۸۷) ۳: عبد الوہاب الشعرانی - ۹۷۳ھ -

(۲۸۸) تلخیص المستدرک للحاکم - ۱: علامہ ذہبی - ۵۷۴۸ھ -

(۲۸۹) ۲: ابن قیماز - شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن قیماز، الفارقی دمشقی الشافعی - ۵۷۴۸ھ -

(۲۹۰) ۳: برہان الدین طبری -

(۲۹۱) ۴: اس کتاب (المستدرک) کی تصحیح سیوطی (۹۱۱ھ) نے کی۔

(۲۹۲) اختصار مسند الامام ابو حنیفہ - القونوی - جمال الدین محمود بن احمد القونوی دمشقی - ۵۷۷۰ھ -

(۲۹۳) اختصار الصحیح لابن حبان - ۱: ابن الملقن - سراج الدین عمر بن علی - ۸۰۴ھ -

(۲۹۴) ۲: ابن بلبان - امیر علاؤ الدین ابوالحسن علی بن بلبان بن عبد اللہ الفارسی الحنفی الثوری (م - قاہرہ ۷۳۹ھ) نے اس کتاب (صحیح ابن حبان) کو ابواب پر مرتب کر کے الاحسان فی تقریب الصحیح لابن حبان نام رکھا۔

(۲۹۵) تجرید الاوامر والنواہی (از صحاح ستہ) ابو بکر بن ابی مجد الحسینی - ۸۰۴ھ -

(۲۹۶) مختصر حسنِ حسین۔ یہ اختصار خود کتاب کے مصنف، شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد الجزری (۸۳۳ھ) نے تیار کیا۔

(۲۹۷) ترصیع الجواهر النقی۔ (سنن بیہقی کی تلخیص)۔ ابن قطلوبغا۔  
زین الدین قاسم بن قطلوبغا بن عبداللہ المصری الحنفی۔ ۸۷۹ھ۔

## (۲۹۷) ب۔ اِسْتِخْرَاج

حدیث کے ابتدائی مجموعوں (صحاح، سنن وغیرہ) میں ہر حدیث حَدَّثَ سے  
حَدَّثَنَا یا اَخْبَرَنَا (فلاں نے مجھے یا ہمیں بتایا، اس نے فلاں سے سنا) (آخرہ) سے  
شروع ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ کہ کسی مجموعہ حدیث کا مدون بھی سلسلہ اسناد  
کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ بعد کے بعض محدثین نے مدون کو نظر انداز کر کے احادیث  
کی روایت کی۔ یہ عمل اصطلاح حدیث میں استخراج کہلاتا ہے۔ ابوعوانہ  
(۳۱۶ھ) کی ”صحیح“، ”مسلم“ کا استخراج ہے۔ اور محمد ابن اسماعیل ہفتی  
(۲۵۶ھ) کی ”صحیح“، ”بخاری“ کا استخراج ہے۔ یہ عمل عموماً صحیحین پر ہوا ہے۔  
چند استخراجات کے نام یہ ہیں۔

(۲۹۸) اِسْتِخْرَاج۔ ابن رجاہ۔ حافظ ابوبکر محمد بن رجاہ الاسفرائینی۔ ۲۸۶ھ۔

(۲۹۹) اِسْتِخْرَاج۔ ابوالفضل احمد بن سلمہ البزاز۔ ۲۸۶ھ۔

(۳۰۰) اِسْتِخْرَاج۔ ابن حمدان۔ ابوجعفر احمد بن حمدان بن علی بن عبداللہ بن سنان  
نیشاپوری۔ ۳۲۱ھ۔

(۳۰۱) اِسْتِخْرَاج۔ ابو عمران موسیٰ بن عباس بن محمد الجوبینی (جوین ایک شہر  
بسطام و نیشاپور کے درمیان)۔ ۳۲۳ھ۔

(۳۰۲) اِسْتِخْرَاج۔ احمد بن محمد بن ابراہیم الطوسی البلاذری۔ ۳۳۹ھ۔

- (۳۰۳) المُنْخَرَجُ - ابو النصر محمد بن محمد بن یوسف الطوسی الشافعی - ۳۴۴ھ -
- (۳۰۴) المُنْخَرَجُ - ابن الاخرم - ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب بن یوسف ، الشیبانی النیشاپوری - ۳۴۴ھ -
- (۳۰۵) المُنْخَرَجُ - ابو الولید حسان بن محمد بن احمد بن ہارون ، القرشی ، الاموی الشافعی النیشاپوری - ۳۴۴ھ -
- (۳۰۶) المُنْخَرَجُ - ابو سعید احمد بن ابی بکر محمد النیشاپوری - ۳۵۳ھ -
- (۳۰۷) المُنْخَرَجُ - ابو حامد احمد بن محمد بن شارک الہروی الشافعی - ۳۵۵ھ -
- (۳۰۸) المُنْخَرَجُ - ابن ماسر جیس - ابو علی الحسین بن محمد بن احمد بن محمد بن الحسین بن عیسیٰ بن ماسر جیس - ۳۶۵ھ -
- (۳۰۹) المُنْخَرَجُ - حافظ ابو بکر احمد بن ابراہیم بن اسمعیل جرجانی الشافعی - ۳۷۱ھ -
- (۳۱۰) المُنْخَرَجُ - حافظ ابو احمد محمد بن ابی حامد احمد بن الحسین بن القاسم بن الغطریف بن الجہم العیدی الجرجانی - ۳۷۷ھ -
- (۳۱۱) المُنْخَرَجُ - ابن عصم - حافظ ابو عبد اللہ محمد بن العباس بن احمد بن محمد بن عصیم بن بلال بن عصم الہروی - ۳۷۸ھ -
- (۳۱۲) المُنْخَرَجُ - ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن محمد بن زکریا الشیبانی النیشاپوری - ۳۸۸ھ -
- (۳۱۳) المُنْخَرَجُ - ابن عبدان - ابو بکر احمد بن عبدان بن محمد بن الفرغ الشیرازی - ۳۸۸ھ -
- (۳۱۴) المُنْخَرَجُ - ابن مردوقیہ - حافظ ابو بکر احمد بن موسیٰ بن مردوقیہ - اصفہانی - ۴۱۶ھ -
- (۳۱۵) المُنْخَرَجُ - البرقانی - ابو بکر احمد بن محمد بن احمد بن غالب الخوارزمی -

الشافعی - ۴۲۵ھ -

(۳۱۶) المستخرج، ابن منجویہ - ابو بکر احمد بن علی بن محمد بن ابراہیم، اصفہانی -

۴۲۸ یا ۴۳۸ھ -

(۳۱۷) المستخرج - ابن مہران - ابو نعیم احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ

بن مہران اصفہانی - ۴۳۰ھ -

(۳۱۸) المستخرج - الخلال - ابو محمد الحسن بن ابی طالب محمد بن الحسن البغدادی -

۴۳۹ھ -

(۳۱۹) المستخرج - اللمعی - ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم الاصفہانی - (لیخ، شانے

از خزائن) - ۴۸۶ھ -

(۳۲۰) الجامع الصحیح الاسانید من اربعہ مسانید - سلطان محمد بن عبداللہ الحسنی -

(فاس کا بادشاہ مدتوں مراسم کا پایہ تخت رہا) - ۱۲۰۳ھ -

## تخریج

تخریج کے دو مفہوم ہیں - اول - کتب فقہ و تفسیر وغیرہ کی احادیث کو جداگانہ

مجموعوں میں جمع کرنا - دوم - حدیث کی کسی کتاب سے خاص قسم کی احادیث مثلاً مرفوع

متصل، مرسل وغیرہ کو الگ کرنا - چندیسے مجموعوں کے نام درج ذیل ہیں -

(۳۲۱) تخریج صحیح مسلم - ابو نعیم احمد بن عبداللہ بن احمد - الاصفہانی

الشافعی - ۴۳۰ھ -

۱۔ دو (۲) اور الخلال بھی ہیں یعنی ابو علی الحسن، الخلال الجلوانی - ۴۳۲ھ (شمار ۸۲، ۱۲۷) - اور الخلال

ابو بکر احمد، البغدادی - ۴۳۱ھ (شمار ۲۰۹) -

(۳۲۲) تخریج احادیث الشرح الكبير - شرح الکبیر کا مصنف، الرافعی۔ ابو القاسم امام الدین عبدالکریم بن محمد القزوينی۔ (۶۲۳ھ) ہے۔ اس کی تخریج کئی علماء نے کی۔ مثلاً

(۳۲۳) ۱: ابن جماعہ۔ عزالدین ابو عمر عبدالعزیز بن بدرالدین محمد بن ابراہیم بن سعد اللہ بن جماعہ الکنانی الحوی الشافعی۔ م۔ مکہ ۶۷۷ھ۔

(۳۲۴) ۲: زدکشی۔ بدرالدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن بہادر التركي المصری الشافعی۔ م۔ قاہرہ۔ ۵۷۹۳ھ۔

(۳۲۵) ۳: ابن الملقن۔ سراج الدین عمر بن علی۔ ۸۰۴ھ۔

(۳۲۶) ۴: ابن جماعہ۔ بدرالدین محمد بن شرف الدین ابو بکر بن عزالدین الکنانی الشافعی۔ ۸۱۹ھ۔ (یہ ادو والے ابن جماعہ، شمار ۳۲۳ کا پوتا ہے)

(۳۲۷) ۵: سئوطی۔ ۹۱۱ھ۔

(۳۲۸) ب۔ احادیث مختصر الکبیر۔ (مختصر الکبیر کا مصنف تھا ابن حاجب، جمال الدین ابو عمرو عثمان بن عمر بن ابی بکر بن یونس المصری ۶۴۶ھ) اس کی تخریج علماء ذیل نے کی۔

(۳۲۸) ۱: ابن عبد البہادی۔ شمس الدین محمد بن احمد بن عبد البہادی المقدسی الحنبلی۔ ۷۷۳ھ۔

(۳۲۹) ۲: ابن الملقن۔ ۸۰۴ھ۔

(۳۳۰) ۳: ابن الحجر العسقلانی۔ ۸۵۲ھ۔

- (۳۳۱) الدرایہ فی تخریج احادیث الہدایۃ<sup>۱</sup>۔ ابن الحجر العسقلانی۔ ۸۵۲ھ۔
- (۳۳۲) نصب الرایۃ لاحادیث الہدایۃ۔ الزیلعی<sup>۲</sup>۔ جمال الدین ابو محمد عبداللہ بن یوسف بن محمد (یا عبداللہ) الحنفی۔ م۔ قاہرہ۔ ۷۶۲ھ۔
- (۳۳۳) العنایۃ فی تخریج احادیث الہدایۃ۔ محی الدین ابو محمد عبدالقادر بن محمد بن محمد بن نصر اللہ بن سالم القرشی الحنفی المصری۔ ۷۷۵ھ۔
- (۳۳۴) الکفایۃ فی تخریج احادیث الہدایۃ۔ المارودینی۔ علاء الدین علی بن عثمان المارودینی۔
- (۳۳۵) احادیث شرح المختار۔ (فقہ)۔ ا: ابن مودود مجد الدین، عبداللہ بن محمود بن مودود الموصلی الحنفی۔ ۷۸۳ھ۔
- ۲: ابن الملقن۔ ۸۰۴ھ۔
- (۳۳۶) تخریج احادیث الکشاف۔ الزیلعی۔ ۷۶۲ھ۔ اس کی ذیل ابن حجر (۸۵۲ھ) نے لکھی تھی۔
- (۳۳۷) تخریج احادیث البیہاوی ا: المناوی۔ عبدالرؤف۔ ۱۰۳۱ھ۔
- (۳۳۸) ۲: محمد ہامت زادہ بن حسن الترکانی<sup>۱</sup> لقسطنطنیہ۔ ۱۱۷۵ھ۔
- اس طرح کے کئی اور مجموعے بھی ہیں۔

۱۔ ہدایۃ کا مصنف مرغینانی۔ برہان الدین علی بن ابی بکر (۵۹۳ھ) تھا۔ مرغینان، ماوراء النہر کا ایک شہر ہے۔

۲۔ ایک زیلیمی اور بھی ہے، یعنی الفخر الزیلیمی، عثمان بن علی بن محمد، ۷۴۳ھ۔ بقول بعض کتبخانہ العمام کا شارح۔ (زیلعی)۔ جس کی ایک گھاٹ۔

## أَرْبَعِينَ وَغَيْرِهِ

(۳۳۸) ب۔ اربعین یا اربعون سے مراد حدیث کے وہ مجموعے ہیں جن میں صرف چالیس منتخب احادیث ہوں۔ حاجی خلیفہ (۱۰۰۴ھ) نے..... کشف الظنون میں بہتر اربعین اور پچیس اربعون نامی مجموعوں کا ذکر کیا ہے۔ کچھ ایسے مجموعے بھی ہیں جن میں احادیث کی تعداد سو (۱۰۰)، دو سو (۲۰۰) یا ہزار ہے۔  
چند نام یہ ہیں۔

- (۳۳۹) اربعین۔ عبداللہ بن مبارک المرزوی۔ ۱۸۱ھ۔  
 (۳۴۰) اربعین، ابن حرب۔ احمد بن حرب نیشاپوری۔ ۲۳۳ھ۔  
 (۳۴۱) اربعین۔ الآجری۔ ابو بکر محمد بن حسین البغدادی الآجری۔ م۔ مکہ ۳۶۰ھ  
 (آجری: بغداد کی ایک بستی)۔  
 (۳۴۲) اربعین، الکلابازی۔ ابو بکر محمد بن ابراہیم الحنفی الکلابازی۔ ۳۸۰ھ۔  
 (۳۴۳) اربعین۔ الدار قطنی بغدادی۔ ۳۸۵ھ۔  
 (۳۴۴) اربعین، الجوزقی۔ ابو بکر محمد بن عبداللہ الجوزقی النیشاپوری الحنفی۔ ۳۸۸ھ۔  
 (۳۴۵) اربعین، الحاکم۔ حافظ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم نیشاپوری۔ ۴۰۵ھ۔  
 (۳۴۶) اربعین۔ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی۔ ۴۳۰ھ۔  
 (۳۴۷) اربعین، الصابونی۔ ابو عثمان اسماعیل بن عبدالرحمن بن احمد الصابونی  
 النیشاپوری۔ ۴۴۹ھ۔  
 (۳۴۸) اربعین۔ ابو بکر محمد بن ابراہیم الاصفہانی۔ ۴۶۶ھ۔  
 (۳۴۹) اربعین۔ شیخ الاسلام ابو اسماعیل عبداللہ محمد الانصاری الہروی۔ ۴۸۱ھ۔  
 (۳۵۰) اربعین حافظ ابو عبداللہ قاسم بن الفضل اصفہانی۔ ۴۸۹ھ۔

- (۳۵۱) اربعین۔ ابن عساکر۔ ۵۷۱ھ۔
- (۳۵۲) اربعین، الرہاوی۔ حافظ عبداللہ الرہاوی۔ ۶۱۲ھ۔
- (۳۵۳) اربعین، البطل۔ شمس الدین محمد بن احمد یمنی۔ ۶۳۰ھ۔
- (۳۵۴) اربعین، امام النووی۔ محی الدین یحییٰ بن شرف۔ ۶۷۶ھ۔
- (۳۵۵) اربعین، تفتازانی۔ مسعود بن عمر التفتازانی۔ ۷۰۱ھ۔
- (۳۵۶) اربعین۔ سُیوطی۔ ۹۱۱ھ۔
- (۳۵۷) اربعین، ابن طوئون۔ شمس الدین محمد بن علی بن احمد دمشقی۔ ۹۵۳ھ۔
- (۳۵۸) اربعین، ابن الحجر البیتھی۔ شیخ شہاب الدین احمد الحکی۔ ۹۷۳ھ۔
- (۳۵۹) کتاب المأتین، صابونی۔ ابو عثمان اسماعیل بن عبدالرحمن بن احمد۔ ۴۳۹ھ۔
- (۳۶۰) المائتہ۔ شیخ الاسلام عبداللہ الانصاری البروی۔ ۴۸۱ھ۔
- (۳۶۱) المائتہ المنتقاة۔ (مسلم کا انتخاب)، العلاءئی۔ حافظ صلاح الدین العلاءئی دمشقی۔ ۸۶۱ھ۔
- (۳۶۲) المائتہ المنتقاة۔ (ترمذی کا انتخاب)۔ ایضاً
- (۳۶۳) ألف حدیث عن الف شیخ۔ المؤذّن۔ ابو صالح احمد بن عبدالملک بن علی بن احمد المؤذّن النیشاپوری۔ ۴۷۰ھ۔
- (۳۶۴) ألف حدیث عن مائتہ شیخ۔ السمعانی۔ ابو مظفر منصور بن محمد بن عبدالجبار بن احمد التیمی السمعانی الروزی الحنفی۔ ۴۸۹ھ۔
- (۳۶۵) الف حدیث۔ الصفدی۔ احمد بن محمد بن محمد الصفدی دمشقی۔ ۱۱۴۷ھ۔

۱۔ اسمعان: بنو تميم کی ایک شاخ ہے۔

## وحدانیات تا عشاریات

اسناد کے طول و اختصار کے لحاظ سے احادیث کی دس اقسام ہیں۔

(۳۶۶) (اول) وحدانیات: یعنی وہ احادیث جن کے راوی اول اور حضور ﷺ کے

کے درمیان صرف ایک راوی ہو۔ جیسے امام ابو حنیفہؒ کی وحدانیات، جنہیں عبدالکریم بن عبدالصمد الطبری المقرئ الشافعی نے جمع کیا تھا۔

(۳۶۷) (دوم) ثنائیات: کہ راوی اول اور حضور ﷺ کے درمیان دو راوی

ہوں۔ ایسی احادیث مؤکلاً، مالک میں موجود ہیں۔

(سوم) ثلاثیات: تین راویوں والی احادیث۔ ان کی تعداد کافی زیادہ

ہے۔ مثلاً

(۳۶۸) ثلاثیات۔ احمد بن حنبل۔ ۲۴۱ھ ۱۳۳۷ احادیث

(۳۶۹) ایضاً مسند عبد بن حمید۔ ۲۴۹ھ ۵۱ احادیث

(۳۷۰) ایضاً الدارعی۔ ۲۵۵ھ ۱۵ احادیث

(۳۷۱) ایضاً امام بخاری۔ ۲۵۶ھ ۲۲ احادیث

(۳۷۲) ایضاً ابن ماجہ۔ ۲۷۳ھ ۵ احادیث

(۳۷۳) ایضاً ترمذی۔ ۲۷۹ھ ایک حدیث

(۳۷۴) ایضاً معجم الصغیر۔ طبرانی۔ ۳۶۰ھ ۱۳ احادیث

(۳۷۵) (چہارم) رباعیات: شافعی۔ ۲۰۴ھ

(۳۷۶) رباعیات۔ بخاری۔ ۲۵۶ھ ۲ احادیث

(۳۷۷) ایضاً مسلم۔ ۲۶۱ھ

(۳۷۸) ایضاً ابوداؤد۔ ۲۷۳-۲۷۵ھ ایک حدیث

- (۳۷۹) رباعیات۔ - ترمذی ۲۷۹ھ - ۱۷۰ احادیث
- (۳۸۰) ایضاً۔ - نسائی ۳۰۳ھ
- (۳۸۱) رباعیات التابعین۔ ابن صُفْرٰی۔ حسن بن ابی العظام ہبۃ اللہ بن محفوظ الربعی الدمشقی۔ ۵۸۶ھ۔
- (۳۸۲) (پنجم) خماسیات۔ جامع۔ المزار۔ ابن القور۔ ابوالحسین احمد بن محمد بن احمد عرف ابن القور البغدادی المزار۔ ۴۷۰ھ۔
- (۳۸۳) (ششم) السداسیات فی الحدیث۔ ۱: ابن الخطاب۔ ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم الرازی المصری۔ عرف، ابن الخطاب۔ ۵۲۵ھ۔
- (۳۸۴) ۲: ابوالقاسم ظاہر بن طاہر بن محمد نیشاپوری۔ ۵۳۳ھ۔
- (۳۸۵) ۳: السلفی۔ ابوطاہر عماد الدین احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن ابراہیم السلفی اصفہانی۔ ۵۷۶ھ۔
- (۳۸۶) ۴: المدینی۔ ابو موسیٰ محمد بن عمر بن احمد بن عمر المدینی الاصفہانی۔ ۵۸۱ھ۔
- (۳۸۷) (ہفتم) السباعیات فی الحدیث۔ ۱: ابن العربیؑ۔ ابوبکر محمد بن عبداللہ بن احمد المعافریؑ المالکی۔ ۵۴۳ھ۔ ۵۴۶ھ۔
- (۳۸۸) ۲: ابن عساکر۔ ۵۷۱ھ۔
- (۳۸۹) ۳: المدینی۔ ابو موسیٰ محمد بن عمر المدینی۔ ۵۸۱ھ۔
- (۳۹۰) ۴: ابوالنصر جلیج عبداللطیف بن عبدالمعتم بن الصیقل الحرانی الحسبلی المصری۔ ۶۷۲ھ۔

۱ ابن العربی اندلسی (شیخ اکبر) الگ شخصیت ہے۔ ۶۳۸ھ۔

۲ ایک معافری شمار ۴۷۴ پر دیکھئے۔

(۳۹۱) ۵: جمال الدین یوسف بن الحسن بن احمد بن عبدالہادی المقدسی

الحسینی ۵۸۸۰ھ۔

(۳۹۲) (ہشتم) ثمانیات۔ ۱: الطار۔ الرشید ابو الحسین یحییٰ بن علی بن

عبداللہ الطار۔ ۶۶۲ھ۔

(۳۹۳) ۲: ابوالفرج النجیب۔ ۵۲۷۲ھ۔

(۳۹۴) (نہم) تسامیات۔ ۱: ابراہیم بن محمد الطبری المکی۔ ۷۷۲ھ۔

(۳۹۵) ۲: ابو حیان۔ اشیر الدین محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان

الاندلسی القرطابی۔ ۷۷۵ھ۔

(۳۹۶) ۳: ابن جماع۔ عزالدین ابو عمر عبدالعزیز بن بدر الدین الکنانی الشافعی

المصری۔ م۔ مکہ۔ ۷۶۷ھ۔

(۳۹۷) (دہم) عشاریات۔ ۱: التوفی۔ برہان الدین ابواسحاق، ابراہیم

بن احمد بن عبدالواحد البعلی الدمشقی المصری۔ ۸۰۰ھ۔

(۳۹۸) ۲: حافظ سخاوی۔ شمس الدین ابوالخیر محمد بن عبدالرحمن۔ ۹۰۲ھ۔

(۳۹۹) ۳: سُیوطی۔ ۹۱۱ھ۔

## احادیثِ ناسخہ

یعنی وہ احادیث جنہوں نے بعض دیگر احادیث کو منسوخ کر دیا۔

(۴۰۰) ناسخ الحدیث و منسوخہ۔ الجعد۔ ابو بکر محمد بن عثمان۔ الجعد،

الشیبانی۔ ۳۰۱ھ۔

(۴۰۱) ایضاً الانباری۔ احمد بن اسحاق الانباری۔ ۳۱۸ھ۔

- (۴۰۲) ایضاً ابن بحر۔ محمد بن بحر اصفہانی۔ ۵۳۲۲ھ۔  
 (۴۰۳) ایضاً النحاس۔ ابو جعفر احمد بن محمد النحاس النخوی۔ ۵۳۳۸ھ۔  
 (۴۰۴) ایضاً ابن اصغ۔ ابو محمد قاسم بن اصغ بن محمد بن یوسف البیانی النخوی  
 القریظی۔ ۵۳۴۰ھ۔  
 (۴۰۵) ایضاً ابن شاہین۔ ابو حفص عمر بن شاہین البغدادی۔ ۵۳۸۵ھ۔  
 (۴۰۶) ایضاً ابو القاسم ثبۃ اللہ بن سلامۃ النخوی۔ ۵۴۱۰ھ۔  
 (۴۰۷) ایضاً عبدالکریم بن ہوازن القشیری۔ ۵۴۶۵ھ۔  
 (۴۰۸) ناسخ الحدیث و منسوخہ۔ الحازمی۔ ابو بکر محمد بن موسیٰ الحازمی،  
 الحمدانی۔ ۵۵۸۴ھ۔

## مُسَلَّسَات

مسلسل وہ حدیث ہے جس کی سند میں تمام راوی ایک ہی قسم کے الفاظ  
 (مثلاً حَدَّثَنَا، حَدَّثَنِي، أَخْبَرْنَا وغیرہ استعمال کریں، یہاں تک کہ کسی قولی یا فعلی حالت  
 کی روایت میں بھی سب متفق ہوں۔

قولی حالت یہ ہے کہ اگر ایک روایت میں نَشَهُدُ، نَقُولُ یا ”بِاللَّهِ  
 العظیم“ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں تو اس حدیث کی باقی تمام روایات میں بھی  
 یہ الفاظ موجود ہوں۔

فعلی حالت یہ ہے کہ اگر حضور ﷺ وہ بات کہتے وقت مسکرائے تھے، یا آپ ﷺ  
 نے ریش مبارک پر ہاتھ پھیرا تھا، تو سب راوی اس کا ذکر کریں۔ ایک حدیث ہے  
 لَا يَجِدُ الْعَبْدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ  
 خَيْرِهِ وَ شَرِّهِ وَ حَلْوَهُ وَ مُرِّهِ قَالَ وَ قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۔ ابو القاسم بہ اللہ بن الحسن الطبری (۴۱۸ھ) شمارہ ۱۰۰ الگ شخصیت ہے۔

علیٰ لِحیتہ  
 ”حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ بندہ اس وقت تک لذتِ ایمان نہیں پاتا، جب تک کہ وہ اس بات پر ایمان نہ لائے کہ خیر و شر اور تلخ و خوش سب کچھ اللہ کے اختیار میں ہے۔ اس ارشاد کے وقت حضور ﷺ نے اپنی ریش مبارک کو پکڑ رکھا تھا۔“

اس حدیث کو بیان کرتے وقت تمام راویوں نے ریش مبارک کو ہاتھ میں لینے کا ذکر کیا ہے۔ اس لئے یہ حدیث مسلسلات میں شمار ہوگی۔ علماء نے مسلسلات کو الگ مجموعوں میں ضبط کیا ہے۔ مثلاً:-

(۲۰۹) مسلسلات، ابن شادان۔ ابو بکر احمد بن ابراہیم بن حسین بن شادان بغدادی۔ ۳۸۳ھ۔

(۲۱۰) مسلسلات، ابن العربی۔ ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن احمد المعروف بہ ابن العربی المعافری المالکی۔ ۵۲۳-۵۲۶ھ۔

(۲۱۱) مسلسلات، الدیاجی۔ ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن یحییٰ العثماني الدیاجی الاسکندری۔ ۵۷۲ھ۔

(۲۱۲) مسلسلات، سلفی۔ ابو طاہر عماد الدین احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن ابراہیم السلفی الاصفہانی۔ ۵۷۶ھ۔

(۲۱۳) مسلسلات، ابن مسدی۔ ابو بکر جمال الدین محمد بن یوسف بن موسیٰ بن یوسف الازدی الغرناطی۔ نزیل مکہ۔ ۶۳۳ھ۔

(۲۱۴) مسلسلات، ابن طیلان۔ ابو القاسم القاسم بن محمد بن احمد بن محمد بن سلیمان الاوسی الانصاری القرطبی۔ ۶۳۲ھ۔

۱۔ معافری ایک اور بھی ہے، دیکھئے شمارہ ۴۷۔

(۳۱۵) الجواهر المکملۃ فی الاخبار المُسلسلۃ، السخاوی<sup>۱</sup>۔ ابوالحسن

علم الدین علی بن محمد بن محمد بن عبدالصمد الشافعی زبیل دمشق۔ ۶۳۳ھ۔

(۳۱۶) الحدیث المسلسل، السبکی۔ تقی الدین ابوالحسن علی بن عبدالکافی  
السبکی۔ ۷۵۶ھ۔

(۳۱۷) ایضاً، ابوزرعہ ولی الدین احمد بن ابی الفضل زین الدین عبدالرحیم بن  
احسین العراقی الکروی الشافعی۔ م، قاہرہ ۸۲۶ھ۔

(۳۱۸) مائتہ مسلسل، السخاوی۔ مس الدین ابوالخیر محمد بن عبدالرحمن بن  
محمد بن ابی بکر السخاوی (سخا: مصر کا شہر)۔ م، مدینہ ۹۰۲ھ۔

(۳۱۹) المسلسلات۔ سُیوطی۔ ۹۱۱ھ۔

(۳۲۰) ایضاً (الفوائد الجلیلہ)، ابن عقیلہ۔ ابوعبداللہ جمال الدین محمد بن ابن  
احمد العقیلہ بن سعید المکی۔ ۱۱۵۰ھ۔

(۳۲۱) ایضاً، ابن الطیب۔ ابوعبداللہ شمس الدین محمد بن محمد بن محمد بن موسیٰ الفاسی  
المالکی۔ نزیل المدینہ ۱۱۷۰ھ۔

مسلسلات کے مجموعے چار سو سے زائد ہیں۔ (الرسالۃ المستطرفہ ص ۷۲)

## احادیث غریبہ

”غریب“ اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے سلسلہ اسناد میں سے کوئی  
راوی رہ گیا ہو۔ ”غریب“ کا ایک اور مفہوم بھی ہے، مشکل اور فہم سے بالا۔ یعنی وہ  
حدیث جس کا مفہوم عام آدمی نہ سمجھ سکتا ہو۔ چونکہ حضور ﷺ قریش مکہ کی زبان  
بولتے تھے، اس لئے بعض دور افتادہ عربی قبائل ان کی بات کو نہیں سمجھ سکتے تھے۔

<sup>۱</sup> مشہور سخاوی، حافظ شمس الدین ابوالخیر محمد بن عبدالرحمن ۹۰۲ھ الگ شخصیت ہے۔ شمار ۳۱۸۔

بعض شارحین نے ایسی احادیث کی شرحیں لکھی ہیں۔ کتب ذیل میں ”غریب“ کہیں پہلے مفہوم میں استعمال ہوا ہے اور کہیں دوسرے میں۔

(۴۲۲) غریب الاحادیث۔ ابن شمیم۔ ابو الحسن النضر بن شمیم المازنی  
انحوی۔ ۲۰۴ھ۔

(۴۲۳) ایضاً۔ القطرب۔ محمد بن المستنیر القطرب۔ ۲۰۶ھ۔

(۴۲۴) ایضاً۔ ابو عبیدہ معمر بن المثنیٰ البصری۔ ۲۱۰ھ

(۴۲۵) ایضاً، اصمعی۔ ابو سعید عبد الملک بن قریب بن عبد الملک۔ ۲۱۳-۲۱۷ھ۔

(۴۲۶) ایضاً۔ ابو عبید (عبید) القاسم بن سلام (۲۲۳ھ) نے اس کتاب پر چالیس سال صرف کئے۔ اس کی ذیل عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوری ۲۷۶ھ نے لکھی۔

(۴۲۷) ایضاً۔ الاثرم۔ ابو الحسن علی بن المغیرہ الاثرم البغدادی۔ ۶۳۰ھ۔

(۴۲۸) ایضاً۔ ابن قادم۔ ابو جعفر محمد بن عبد اللہ بن قادم الکوفی۔ ۲۵۱ھ۔

(۴۲۹) ایضاً۔ ابو عمرو شمر بن حمدویہ۔ ۲۵۶ھ۔

(۴۳۰) ایضاً ابو اسحاق ابراہیم بن اسحاق الحرّبی۔ ۲۷۶ھ۔

(۴۳۱) کتاب الغریبین (غریب الحدیث والقرآن) ابو عبید احمد بن محمد بن ابی

عبید العبیدی الہروی۔ ۴۰۱ھ۔ اکی تکملہ المدینی (۵۸۱ھ) نے لکھا۔

(۴۳۲) اس کا تکملہ المدینی (۵۸۱ھ) نے لکھا۔

(۴۳۳) غریب الحدیث۔ ابو القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد بن عمر زحّشری۔

(زحّشر: قریہ خوارزم)۔ ۵۳۸ھ۔

(۴۳۴) مشارق الانوار۔ (موطا اور صحیحین کی غریب احادیث پر) قاضی ابو الفضل

عیاض بن موسیٰ الکھسی۔ ۵۴۴ھ۔

- (۴۳۵) مطالع الانوار (احادیث غریبہ پر)۔ ابن قرقول۔ ابواسحاق ابراہیم بن یوسف الوهرانی۔ الحزبی۔ م۔ فاس ۵۶۹ھ۔
- (۴۳۶) النہایۃ فی غریب الحدیث۔ (ابن الاثیر۔ امام ابوالسعادات مبارک بن ابی الکریم محمد الجزری (۶۰۶ھ)۔
- (۴۳۷) ب: اس کی ذیل الارموی صفی الدین محمود بن ابی بکر الارموی (۷۲۳ھ) نے لکھی۔
- (۴۳۸) ج: تلخیص علامہ سیوطی (۹۱۱ھ)۔
- (۴۳۹) د: اور عیسیٰ بن محمد الصفوی (۹۵۳ھ)۔

## أَحَادِيثُ مُشْتَهَرَةٌ

یعنی ایسی احادیث جو لوگوں میں بہت مقبول و مشہور تھیں۔ مثلاً:-

- (۴۴۰) التذکرہ فی الاحادیث المُشْتَهَرَة۔ زُرْکَشِی بَدْر الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن بہادر الترمذی المصری الشافعی۔ ۷۹۴ھ۔
- (۴۴۱) المقاصد۔ علامہ سخاوی۔ ۹۰۲ھ۔
- (۴۴۲) الدُرَرُ الْمُنتَهَرَة فی الاحادیث المُشْتَهَرَة۔ سیوطی۔ ۹۱۱ھ۔
- (۴۴۳) الوسائل السنیة من المقاصد السخاویہ۔ ابنِ خَلْف۔ ابوالحسن علی بن محمد بن محمد بن خلف المالکی۔ ۹۳۹ھ۔
- (۴۴۴) تسهیل السبیل۔ الخلیل۔ محمد بن احمد الخلیل الشافعی۔ ۱۰۵۷ھ۔
- (۴۴۵) الاحادیث المُشْتَهَرَة علی اللسنة۔ الرُّقَانِی۔ ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف احمد بن علوان الرُّقَانِی المصری المالکی۔ ۱۱۲۲ھ۔

## أجزاء

اُن احادیث کا مجموعہ جو کسی ایک موضوع مثلاً صبر، شکر، ذکر، توکل وغیرہ پر ہوں۔ جزء (جمع: اجزاء) کہلاتا ہے۔ کشف الظنون میں ایسے ایک سو تیرہ (۱۱۳) مجموعوں کے نام دیئے ہیں۔ چند ایک یہ ہیں۔

(۲۳۶) جزء۔ ابو عاصم الشَّاک بن مخلد بن الضحاک البصری۔ ۲۱۲ھ۔

(۲۳۷) ایضاً۔ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن المثنیٰ بن عبد اللہ بن انس بن مالک الانصاری البصری (بخاری کا استاد)۔ ۲۱۵ھ۔

(۲۳۸) ایضاً۔ ابن عرفہ۔ بوعلی۔ الحسن بن عرفہ بن یزید العبیدی البغدادی۔ ۲۵۷ھ۔

(۲۳۹) ایضاً۔ ابن الفرات۔ ابو مسعود احمد بن الفرات بن خالد الضَّمَّی، الرازی۔ ۲۵۸ھ۔

(۲۵۰) ایضاً۔ ابن قسیم۔ ابی العباس محمد بن جعفر بن محمد بن هشام بن قسیم النخعی الدمشقی۔ ۳۲۸ھ۔

## احادیث الأفراد

افراد، فرد کی جمع ہے، اس سے مراد وہ راوی ہے۔ جس نے:-

۱: کوئی ایسی حدیث روایت کی ہو، جو کسی ثقہ راوی نے بیان نہ کی ہو۔

۲: کوئی ایسی حدیث روایت کی ہو۔ جو کسی ثقہ یا غیر ثقہ راوی نے بیان

نہ کی ہو۔

۳: کوئی ایسی حدیث روایت کی ہو جو ایک مخصوص شہر یا بستی (مثلاً

بصرہ، کوفہ، مدینہ وغیرہ) سے روایت کی ہو۔

۴: کوئی ایسی حدیث روایت کی ہو، جو کسی راوی نے کسی خاص آدمی

سے سنی ہو، اور یہ راوی اس روایت میں منفرد ہو۔

اس صنف پر کئی کتابیں ہیں۔ مثلاً

(۲۵۱) کتاب الافراد۔ ابوداؤد صاحب السنن۔ ۲۷۵ھ۔

(۲۵۲) ایضاً۔ زار قطنی۔ ۳۸۵ھ۔

(۲۵۳) ایضاً۔ ابن شاہین۔ ۳۸۵ھ۔

(۲۵۴) ایضاً۔ ابن رزین۔ احمد بن عبد اللہ بن حمید بن رزین۔ نزیل مصر۔

۳۹۱ھ۔

## امالی

علمائے سلف کا یہ دستور تھا کہ ہفتے میں ایک یا دو دن (جمعہ۔ ہفتہ) اپنے

طلباء کو مسجد میں بلا کر احادیث املا کراتے تھے۔ ان احادیث کا امالی کہا جاتا ہے۔

ان کے متعدد مجموعے موجود ہیں۔ مثلاً

(۲۵۵) الامالی۔ ابن شاہین۔ ۳۸۵ھ۔

(۲۵۶) ایضاً۔ قاضی ابوالحسن عبد الجبار بن احمد بن عبد الجبار، الہمدانی الشافعی

المعتزلی۔ ۴۱۵ھ۔

(۲۵۷) ایضاً۔ ابن مندہ<sup>۱</sup>۔ ابو زکریا یحییٰ بن عبد الوہاب بن مندہ اصفہانی۔

۱۔ ابن مندہ نام کے دو اور محدث بھی ہیں۔

۱: ابن مندہ ابوالقاسم عبدالرحمن بن محمد بن اسحاق..... بن مندہ العبیدی الاصفہانی ۴۷۰ھ۔

(اس کا ذکر اس کتاب میں نہیں آسکا)۔

۲: ابن مندہ۔ ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن محمد بن یحییٰ بن مندہ العبیدی الاصفہانی۔ ۳۹۶ھ (شمار ۲۱۳)

- ۵۱۱ھ۔ یہ غالباً ابوالقاسم کا بیٹا اور ابو عبد اللہ (ہر دو درج پا ورق) کا پوتا ہے۔  
 (۳۵۸) ایضاً۔ السلاوی۔ ابو الفضل محمد بن ناصر بن محمد بن علی بن عمر السلاوی،  
 (نسبت بہ دار السلام بغداد) الشافعی الحسلی۔ ۵۵۰ھ۔  
 (۳۵۹) ایضاً۔ ابن عساکر۔ ۵۷۱ھ۔  
 (۳۶۰) الامالی۔ القزوینی۔ ابوالقاسم عبد الکریم بن محمد بن عبد الکریم القزوینی  
 ۶۲۳ھ۔

## اکابر کی روایات اصغر سے

### وبالعکس

- (۳۶۱) کتاب ماوراء الیکبار عن الصغار۔ ابن المنجینی۔ حافظ ابو یعقوب  
 اسحاق بن ابراہیم بن یونس بن المنجینی البغدادی المصری۔ ۳۰۴ھ۔  
 (۳۶۲) کتاب من روئی عن ابيه۔ ابن شاپین۔ ۳۸۵ھ۔  
 (۳۶۳) روایة الصحابة عن التابعین والابناء عن الابناء خطیب  
 بغدادی، حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن مہدی۔ ۳۶۳ھ۔  
 (۳۶۴) کتاب من روئی عن ابيه عن جدّه۔ حافظ کنگلدی العلائی صلاح الدین  
 ابوسعید خلیل بن کنگلدی العلائی الشافعی دمشقی المقدسی۔ ۷۶۱ھ۔  
 اس کی ذیل ابن حجر عسقلانی نے لکھی۔  
 (۳۶۵) کتاب روایة الابناء عن ابائهم۔ الواکلی۔ ابونصر عبید اللہ بن سعید  
 التجزی الواکلی۔

## مُرْسَل

وہ حدیث جس کا راوی کوئی تابعی ہو، لیکن اسناد میں اس صحابی کا ذکر نہ کرے جس نے وہ حدیث حضور ﷺ سے سنی تھی۔

(۴۶۶) کتاب المراسیل - ابوداؤد صاحب السنن - ۲۷۵ھ -

(۴۶۷) ایضاً - ابن ابی حاتم ابو محمد عبدالرحمن الرازی - ۳۲۷ھ -

(۴۶۸) جامع التحصیل فی احکام المراسیل - حافظ گیکلڈی - ۷۶۱ھ -

## کُتُبُ مَفْرَدَةٌ

یعنی حدیث کے ایسے مجموعے جن میں کسی خاص موضوع مثلاً عیادت، رحمت، حقوق والدین وغیرہ پر یا کسی خاص نوع مثلاً متواترہ، شاذہ وغیرہ کی احادیث درج ہوں۔ ”مفردہ“ کا عام فہم ترجمہ ہوگا ”متفرقہ“۔

(۴۶۹) کتب خُطْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ابن المدینی ابوالحسن علی بن عبداللہ بن جعفر المدنی - ۲۳۳ھ -

(۴۷۰) کتاب دعاء النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ایضاً

(۴۷۱) الْمَوْفِقَاتُ فِي الْحَدِيثِ - ابن بکار - زبیر بن بکار ابو عبداللہ بن ابی بکر قرشی اسدی کی - ۲۵۶ھ -

(۴۷۲) الاحادیث الشاذہ - الصّیمری - قاضی ابوالعین محمد بن اسحاق بن ابراہیم الصّیمری - ۲۷۵ھ -

(۴۷۳) أَمْثَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الرّام ہرزمزی - حافظ حسن بن عبدالرحمن بن خلاد الفارسی الرّام ہرزمزی - ۳۶۰ھ -

(۴۷۴) الْمُلَخَّصُ فِي الْحَدِيثِ - الْمُعَاظِرِيُّ - أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلْفٍ الْقَابِسِيُّ الْمُعَاظِرِيُّ الْمَالِكِيُّ - ۴۰۳ھ -

(قابس مغربی افریقہ کا ایک شہر ہے)

(۴۷۵) كِتَابُ التَّقْصِي - (مَوْطَا - مَالِكُ كِي رَوَايَاتِ مَرْفُوعَةٍ كَامَجْمُوعَةٍ) أَبُو عَمْرٍ يَوْسُفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْبَرِّ النَّمْرِيُّ الْقُرْطُبِيُّ الْمَالِكِيُّ - (نَمْرٌ - نَامٌ مَرْدٌ عَن نَمْرٍ - بِلَادُهُ ذِيلٌ كَالْأَيْكِ مَوْضِعٌ) - ۴۶۳ھ -

(۴۷۶) النُّصُوصُ وَالْأَخْبَارُ فِي حِفْظِ الْجَارِ - ابْنُ قُتُوبٍ - أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ قُتُوبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْحَمِيدِيُّ الْأَنْدَلُسِيُّ - ۴۸۸ھ -

(۴۷۷) أَحَادِيثُ الْأَحْكَامِ - الْأَمْرُ دَاوِيُّ - جَمَالُ الدِّينِ يَوْسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَجْمُودٍ الْأَمْرُ دَاوِيُّ (نَسَبَتْ بِهِ مَرْوَاءٌ، مَوْضِعٌ بِفِلَسْطِينَ) الْحَسْبِيُّ الدِّمَشْقِيُّ - ۴۶۳ھ -

(۴۷۸) مَفْرُذَاتُ الْإِمَامِ أَحْمَدَ - الْمُقَدِّسِيُّ - عَزَالِدِينَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُقَدِّسِيُّ الْحَسْبِيُّ - ۸۲۰ھ -

(۴۷۹) بِذَلِ الْهَمَّةِ فِي أَحَادِيثِ الرَّحْمَةِ - سَخَاوِيُّ - ۹۰۲ھ -

(۴۸۰) الْأَحَادِيثُ الْمُتَبَايِنَةُ الْمُتَوْنُ وَالْمَسَانِيدُ - أَيْضًا -

(۴۸۱) الْأَحَادِيثُ الصَّالِحَةُ فِي الْمَصَافِحَةِ - أَيْضًا

(۴۸۲) الْأَحَادِيثُ الْمُتَوَاتِرَةُ - الْعِمَادِيُّ - حَامِدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعِمَادِيُّ الدِّمَشْقِيُّ الْكُفَيْيُّ - ۱۱۷۱ھ -

(۴۸۳) أَيْضًا \_\_\_\_\_ مُحَمَّدُ بْنُ نَسِيبٍ الدِّمَشْقِيُّ - ۱۳۰۵ھ -

(۴۸۴) الْأَحَادِيثُ الْمُحْزَرَاتُ مِنْ شَرِبِ الْمَسْكِرَاتِ - الْبَلْخَرِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَلْخَرِيُّ -



(۳۹۲) ایضاً ابن الخراط۔ ابو محمد عبدالحق بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن الحسین بن سعید بن ابراہیم الازدی الاشعری۔ ۵۸۲ھ۔

(۳۹۳) جامع المسانید۔ ابن الجوزی۔ ابوالفروج عبدالرحمن بن علی بن محمد بن علی بغدادی۔ ۵۹۷ھ۔

اس میں صحیحین، جامع ترمذی اور مسند احمد بن حنبل کو سات ضخیم جلدوں میں جمع کیا ہے۔

(۳۹۴) جامع الاصول۔ ابن الاثیر۔ مجدالدین المبارک بن ابی الکریم محمد بن محمد الشیبانی۔ ۶۰۶ھ۔

(۳۹۵) ب: اس کی تجرید البارزی، شرف الدین ابوالقاسم ہبہ اللہ بن عبدالرحیم بن ابراہیم البارزی الحنفی الحموی الشافعی (۷۳۸ھ) نے تیار کی۔

(۳۹۶) ج: ذیل مجدالدین فیروز آبادی (۸۱۷ھ) نے لکھی۔

(۳۹۷) د: اور اختصار ابن الدبیح۔ وجیہ الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد بن عمر الشیبانی الزبیدی (۹۳۳-۹۵۰ھ) نے تیسیر الوصول الی جامع الاصول کے نام سے تیار کیا۔

(۳۹۸) انوار الصباح فی الجمع بین الصحاح۔ ابن عتیق ابو عبداللہ محمد بن

عتیق بن علی التجیبی الغرناطی۔ ۶۳۰ھ۔

(۳۹۹) مجمع البحرین فی الجمع بین الصحاح۔ صفانی حسن بن محمد بن حسن بن حیدر

الہندی ثم بغدادی۔ ۶۵۰ھ۔

(۵۰۰) الجمع بین الاصول الستہ و مسانید احمد و البزار و ابی یعلیٰ

والمعجم الکبیر۔ ابن کثیر۔ عماد الدین ابوالفداء اسماعیل بن عمر دمشقی

الشافعی۔ ۷۷۳ھ۔

- (۵۰۱) جامع المسانید۔ سنیوطی۔ ۹۱۱ھ۔  
 (۵۰۲) ایضاً۔ الرودانی۔ ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان المغربی۔ ۱۰۹۳ھ۔

## سیر و مغازی

یعنی حدیث کے وہ مجموعے جو حضور ﷺ کی سیرت، شمائل اور مغازی پر مشتمل ہیں۔ چند ایک یہ ہیں۔

- (۵۰۳) کتاب السیرة۔ زہری۔ ابن شہاب زہری۔ ۱۲۳ھ۔  
 (۵۰۴) کتاب المغازی۔ مؤکی بن عقبہ بن ابی عیاش القرشی، المدنی التابعی الصغیر۔ ۱۴۱ھ  
 (۵۰۵) کتاب السیرة۔ ابن یبار۔ ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یبار المدنی۔ ۱۵۱ھ۔  
 (۵۰۶) کتاب المغازی۔ النعمان۔ ابو محمد النعمان بن سلیمان التمیمی البصری۔ ۱۸۷ھ۔  
 (۵۰۷) کتاب السیرت۔ الواقدی۔ ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن واقد، الواقدی۔ م۔ بغداد، ۷۔ ۲۰۶ھ۔  
 (۵۰۸) دلائل النبوة۔ حافظ فریابی۔ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن واقد بن عثمان القریابی۔ ۲۱۲ھ۔  
 (۵۰۹) مغازی۔ ابن عایذ۔ ابو عبد اللہ محمد بن عایذ دمشقی۔ ۲۳۳ھ۔  
 (۵۱۰) کتاب الشمانل۔ ترمذی۔ ۲۷۹ھ۔  
 (۵۱۱) دلائل النبوة۔ ابن شایبہ۔ ۳۸۵ھ۔  
 (۵۱۲) دلائل النبوة۔ ابو نعیم اصفہانی۔ ۴۳۰ھ۔  
 (۵۱۳) دلائل النبوة۔ بیہقی۔ ۴۵۸ھ۔

- (۵۱۳) کتاب الانوار۔ ابن القراء البغوی۔ ۵۱۶ھ۔
- (۵۱۵) کتاب الشفا بالعرفی بحق المصطفیٰ۔ عیاض بن موسیٰ التمیمی (مکتبہ،  
پدرشاخے ازحمیر)۔ ۵۳۳ھ۔
- (۵۱۶) کتاب فی فضائل المصطفیٰ۔ ابن الجوزی۔ ۵۹۷ھ۔

## باب دوم



# انتخاب حدیث



## انتخابِ حدیث

امام عبدالرؤف المناوی (۱۰۳۱ھ) نے دس ہزار احادیث کا ایک انتخاب ”کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق“ کے عنوان سے تیار کیا تھا۔ اس سے میں نے بھی فائدہ اٹھایا۔ آپ کا اندازِ انتخاب یہ تھا:۔  
 ۱۔ کہ اسناد ترک کر دیں۔

ب۔ اور ایک حدیث سے وہی حصہ لیا، جو انہیں پسند تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی منتخب کردہ احادیث عموماً چار سے دس الفاظ پہ مشتمل ہیں۔ مثلاً  
 (۱) کُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. (۲) کُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ  
 (۳) الرّاشی والمرتشی فی النّار (۴) الفقرفخری

ج۔ اور ہر حدیث کے آخر میں ماخذ کا ذکر کیا۔ میں نے اس انتخاب میں یہی انداز اختیار کیا ہے۔ منتخب احادیث کی تعداد سات سو ہے۔ ان کا اندراج بیاسی عنوانات کے تحت ہوا ہے۔ عنوانات کی ترتیب ہجائی ہے۔ ضخامت سے بچنے کے لئے صرف ترجمہ پر اکتفا کیا ہے، اور کہیں کہیں متن بھی دے دیا ہے تاکہ عربی جاننے والے حضور ﷺ کی فصاحت و بلاغت سے بھی لطف اندوز ہو سکیں۔

رموز

ماخذ کا ذکر رمزاً ہوا ہے۔ تفصیل یہ ہے:

(۱) بخ — بخاری (صحیح)

(۲) بز — البزار (مسند)

(۳) بم — بخاری و مسلم

- (۳) ت — ترمذی (جامع)
- (۵) حا — حاکم (متدرک)
- (۶) حِب — ابن حبان (صحیح)
- (۷) حم — احمد بن حنبل (مسند)
- (۸) خط — خطیب بغدادی (روایۃ الصحابۃ عن التابعین)
- (۹) د — ابوداؤد (سنن)
- (۱۰) رس — ریاض السنۃ (جعفر شاہ)
- (۱۱) سط — سُیوطی (الجامع الکبیر)
- (۱۲) سع — ابن سعد (طبقات)
- (۱۳) سعی — سعید بن منصور (سنن)
- (۱۴) ش — ابن ابی شیبہ (مسند)
- (۱۵) ط — طبرانی (معاجم)
- (۱۶) طب — طبرانی (معجم کبیر)
- (۱۷) طس — طبرانی (معجم اوسط)
- (۱۸) طص — طبرانی (معجم صغیر)
- (۱۹) طیا — طیا سی (مسند)
- (۲۰) عب — عبدالرزاق (سنن)
- (۲۱) عبد — عبد بن حمید (مسند)
- (۲۲) عس — ابن عساکر (تلخیص مسند حنبل)
- (۲۳) فر — فریبی (مسند الفردوس)
- (۲۴) قا — ابن قانع (مسند)

(سنن)	قط — دارقطنی	(۲۵)
(موطا)	ما — مالک۔ امام	(۲۶)
(سنن)	ماج — ابن ماجہ	(۲۷)
(صحیح)	مس — مسلم	(۲۸)
(کنوز للحقائق)	من — مناوی	(۲۹)
(سنن)	ن — نسائی	(۳۰)
(سنن)	نج — نجد	(۳۱)
(تخریج صحیح مسلم)	نع — ابو نعیم اصفہانی	(۳۲)
(سنن)	هق — بیہقی	(۳۳)
(مسند)	لع — ابو یعلیٰ	(۳۴)

چونکہ تمام اہم کتب حدیث باب الایمان سے شروع ہوتی ہیں، اور میں اس سنت کا تارک نہیں بننا چاہتا۔ اس لئے کتاب الایمان سے آغاز کرتا ہوں اس کے بعد عنوانات کی ترتیب بھائی ہوگی۔

## (۱) کتاب الایمان

(۱) الحیاء شعبة من الایمان . (بخ)

حیا الایمان کی ایک شاخ ہے۔

(۲) لا یؤمن احدکم حتی یحب لا خیہ ما یحب

لنفسہ . (بخ۔ مس۔ ت)

”تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب

تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کر لے، جو وہ اپنے



جہنم سے نکال لیا جائے گا۔“

(۹) جو شخص جماعت سے بالشت بھر بھی الگ ہو جائے، سمجھ لو کہ اسلام

کی رسی اس کی گردن سے نکل گئی۔ (د)

(۱۰) جب تم کوئی بری بات دیکھو تو اسے ہاتھ سے روکو، یہ نہ کر سکو، تو

زبان سے، یہ بھی نہ ہو سکے تو دل ہی میں برا سمجھو۔ یہ ایمان کا سب سے چھوٹا درجہ ہے۔ (ت۔ن۔د)

(۱۱) جب کہیں کوئی بری بات ہو رہی ہو، تو برا سمجھنے والے کو غائب سمجھا

جائے گا، خواہ وہ وہاں حاضر ہو، اور اچھا کہنے والے کو حاضر تصور کیا جائے گا خواہ وہ غائب ہی ہو۔ (د)

(۱۲) کسی آدمی نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ اچھا اسلام (عمل) کون

سا ہے؟ فرمایا:

تُطْعَمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ

تَعْرِفَ. (بخ)

”کھانا کھلانا اور واقف و ناواقف سب کو سلام کرنا۔“

(۱۳) انسؓ راوی ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے ہمراہ مسجد میں بیٹھے تھے کہ

ایک شتر سوار آیا۔ اونٹ کو مسجد میں بٹھا کر پہلے اس کا زانو باندھا اور پوچھا کہ تم میں سے محمد ﷺ کون ہے؟ ہم نے بتایا، تو اس نے یہ سوال پوچھے:

س: کیا یہ صحیح ہے کہ اللہ نے آپ کو ساری دنیا کی طرف بھیجا ہے؟

ج: بے شک

س: کیا اللہ نے روز و شب میں پانچ نمازوں کا حکم دیا ہے؟

ج: بے شک۔

س: کیا اللہ نے سال میں ایک ماہ کے روزے فرض کئے ہیں؟

ج: بے شک۔

س: کیا اللہ نے حکم دیا ہے کہ اغنیاء سے مال لے کر غرباء میں تقسیم

کریں؟

ج: بے شک

اعرابی: میں ان تمام باتوں پر ایمان لاتا ہوں۔ میرا نام ضام بن ثعلبہ ہے، اور اپنے قبیلے کا قاصد ہوں۔ (بخ)

(۱۳) ہرنچے کی ولادت اسلام پر ہوتی ہے۔ پھر اس کے والدین اسے

یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ (بخ)

(۱۵) انبیاءِ علاقہ بھائی (باپ ایک، مائیں الگ) ہیں۔ اُمہا تہُم

شستی وَ دینُہُم وَ اِحَد۔ ان کی مائیں الگ الگ ہیں اور دین ایک۔ (بخ)

(۱۶) تین باتیں ایمان میں شامل ہیں۔ افلاس میں خیرات دینا،

انسانوں کی سلامتی کے لئے تڑپنا، اور اپنے آپ سے انصاف کرنا۔ (بز)

(۱۷) کسی نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ ایمان کیا ہے؟ فرمایا صبر و سخا۔

(طب)

(۱۸) لَا يُقْبَلُ اِيْمَانٌ بِلَا عَمَلٍ وَلَا عَمَلٌ بِلَا اِيْمَانٍ (رس)

”ایمان عمل کے بغیر اور عمل ایمان کے بغیر قبول نہیں ہوتا۔“

(۱۹) وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں لایا جو اس کے محارم (حرام کردہ

اشیاء) کو حلال سمجھتا ہے۔ (ت)

(۲۰) صاحبِ ایمان کی فراست سے ڈرو کہ وہ خدائی نور سے دیکھتا ہے۔

(ت)

- (۲۱) اعظم الناس نصیباً فی الاسلام اهل فارس (حا)  
 ”اسلام کی برکات سے اہل ایران کا حصہ سب سے زیادہ ہوگا۔“  
 یہ پیشگوئی سو فیصد پوری ہوئی۔ کیونکہ ہمارے نوے فیصد محدث، فلسفی،  
 مؤرخ، طبیب اور ریاضی دان ایرانی تھے۔
- (۲۲) قُوَّةُ الْمُؤْمِنِ فِي قَلْبِهِ۔ (فر)  
 ”مؤمن کی قوت کا ماخذ اس کا دل ہے۔“

## الف

### (۲) آخرت

- (۲۳) اصْلَحُوا دُنْيَاكُمْ وَاَعْمَلُوا الْآخِرَةَ تَكُمُ كَانِكُمْ تَمُو تَوْنُ غَدَا۔ (فر)  
 ”اپنی دنیا کو سنوارو اور آخرت کے لئے یوں کام کرو، گویا کل تمہاری  
 موت آ رہی ہے۔“
- (۲۴) اللہ ہر اس دنیوی عالم سے نفرت کرتا ہے جو آخرت سے جاہل ہو۔ (فر)  
 (۲۵) مثل المؤمن كمثل نحلة تجمع في صيفها لشتاها۔ (حم)  
 ”مؤمن کی مثال اس مکس شہد کی سی ہے۔ جو گرما میں سرما کی غذا فراہم  
 کرتی ہے۔“

### (۳) آداب سفر

- (۲۶) جب تین آدمی سفر پہ نکلیں تو ایک کو امیر سفر بنا لیں۔ (د)
- (۲۷) شیطان ایک یا دو مسافروں کو تو دبوچ لیتا ہے لیکن تین کے قریب نہیں جاتا۔ (ا)
- مطلب یہ کہ ایک یا دو مسافر تو کسی معیوب چیز کے متعلق سوچ سکتے ہیں، لیکن تین ہو جائیں تو ایک دوسرے سے شرماتے اور گناہ سے بچتے ہیں۔
- (۲۸) حضور ﷺ کا یہ دستور تھا کہ سفر میں پیچھے رہ کر کمزور کو اپنے پیچھے بٹھاتے اور اس کے لئے دعا کرتے تھے۔ (د)
- (۲۹) ایک باایمان عورت کے لئے جو خدا و آخرت کو مانتی ہے۔ شب و روز کا سفر محرم کے بغیر حرام ہے۔ (بخ۔ مس۔ د۔ ت)
- (۳۰) جب حضور ﷺ کسی مہم یا سفر سے رات کے وقت لوٹتے تو صبح سے پہلے گھر میں داخل نہ ہوتے، اور فرماتے کہ گھر والیوں کو بال سنوارنے اور خوشبو لگانے کی مہلت دو۔

### (۴) آداب طعام

- (۳۱) إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ-----
- ”جب تم کھانا کھانے لگو تو بسم اللہ پڑھو۔ اگر شروع میں بھول جاؤ، تو آخر میں کہو۔ بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ۔ (د۔ ت)
- (۳۲) اگر کوئی شخص گھر میں داخل ہونے اور کھانے سے پہلے اللہ کا نام لے تو شیطان اپنے چیلوں سے کہتا ہے کہ تمہیں اس گھر میں نہ رہنا نصیب ہوگا نہ

کھانا۔ اگر وہ داخل ہوتے وقت اللہ کا نام لے لیکن کھانے پر بھول جائے، تو شیطان کہتا کہ تمہیں یہاں کھانا تو ملے گا، لیکن رہنا نہیں۔ اور اگر وہ نہ اندر آنے پر اللہ کو یاد کرے اور نہ کھانے پر۔ تو شیطان کہتا ہے۔ اَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعِشَاءَ۔ کہ تمہیں یہاں بسیرا بھی ملے گا اور کھانا بھی۔ (م۔ د)

(۳۳) إِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ شَبَعًا فِي الدُّنْيَا اطْوَلُهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(ت)

”جو لوگ یہاں پیٹ بھر کر کھاتے ہیں، آخرت میں ان کی اکثریت مدت تک بھوکی رہے گی۔“

(۳۴) کھانا پلیٹ کے کناروں سے شروع کرو نہ کہ وسط سے۔

(ت۔ د)

(۳۵) انسان کا پیٹ بدترین برتن ہے، جسے وہ سدا بھرتا رہتا ہے حالانکہ اسے زندہ رہنے کے لئے صرف چند لقمے کافی ہیں۔ کھاتے وقت شکم کی ایک تہائی غذا سے بھرو، دوسری پانی سے اور تیسری تنفس میں آسانی کیلئے خالی رہنے دو۔

(ت)

(۳۶) رات کا کھانا ضرور کھاؤ۔ خواہ چند خشک کھجوریں ہی ملیں۔ کیونکہ

خالی پیٹ سونے سے کمزوری ہوتی ہے۔ (ت)

(۳۷) مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطًّا۔۔۔۔۔

”حضور ﷺ کسی کھانے کو قطعاً برا نہیں کہتے تھے“ (بم)

(۳۸) جب کوئی شخص حضور ﷺ کے لئے پھل لاتا تو آپ ﷺ فرماتے

اے اللہ! ہمارے شہر، ہمارے پھلوں اور پیمانوں پر برکت نازل کر۔ اور اس کے

بعد اگر محفل میں کوئی چھوٹا بچہ ہوتا تو اسے عنایت کر دیتے۔ (مس)

(۳۹) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی اور پر سے ایک سائل آگیا، کچھ حصہ اسے دے دیا۔ پھر ایک اور آگیا وہ بھی کچھ لے گیا۔ اس پر حضور ﷺ نے پوچھا۔ باقی کیا رہ گیا ہے؟ فقالوا ما بقی منها الا کسْفُها فقال صلی اللہ علیہ وسلم ، بقی کُلُّها الا کسْفُها ۔ جواب ملا کہ صرف ایک ران۔ فرمایا کہ اس ران کے سوا باقی سب کچھ بچ گیا ہے۔ (ت)

مطلب یہ کہ اللہ کی راہ میں دی ہوئی چیز سدا باقی رہتی ہے، اور ضائع وہی ہوتی ہے جس سے ہم اپنا پیٹ بھریں۔

(۴۰) من دَخَلَ عَلٰی غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغَيَّرًا (د)

”جو شخص بلائے کسی دعوت میں جائے وہ خائنہ دعوت میں چور بن کر جاتا، اور لٹیہرا بن کر واپس آتا ہے۔“

(۴۱) اِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ فَاجِبٌ اَقْرِبَهُمَا بَابًا۔ (د)

”اگر آپ کو بیک وقت دو آدمی دعوت پر بلائیں تو اس شخص کی دعوت قبول کرو، جو تمہارا قریب ترین ہمسایہ ہو۔“

(۴۲) بَدْرَتَيْنِ ضِيَا فِتْ وَهَ وَ لِيْمَةٌ هِيَ جَسْمٌ فِيْ سِوْفِ اَغْنِيَاءٍ كُوْ بَلَا يَأْتِي جَانِيَّ

اور مساکین کو نظر انداز کر دیا جائے۔ (د)

(۴۳) اِعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاطْعَمُوا الطَّعَامَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ

مَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔ (ت)

”اللہ کی عبادت کرو، کھانا کھاؤ اور سلام میں پہل کرو، تم بہ سلامت جنت میں پہنچ جاؤ گے۔“

(۴۴) اَحْبَبَكُمْ اِلَى اللّٰهِ اَقْلَمُكُمْ طَعَامًا وَاخْفَكُمُ بَدَنًا۔ (ح)

”تم میں سے اللہ کو بہت پسندوہ ہے جو بدن کا ہلکا اور کم خور ہو۔“

(۴۵) اِخْلُفُوا نِعَالَكُمْ عِنْدَ الطَّعَامِ . (ح)

” کھاتے وقت جوتے اتار لو“۔

## (۵) آدابِ مجلس

(۴۶) راستے کے کناروں پر مت بیٹھو..... اور اگر بیٹھنا ناگزیر ہو جائے

تو راستے کا حق ادا کرو۔ لوگوں نے پوچھا کہ راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا۔ اکھ نیچے رکھنا، کسی کو ایذا نہ دینا، سلام کا جواب دینا، نیکی کی تبلیغ کرنا اور بدی سے روکنا۔

(بم)

(۴۷) جب کسی محفل میں تین آدمی ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر، دوسرے گوشی

نہ کریں کہ اس سے وہ آزرده ہوگا۔ (د)

(۴۸) اس شخص کا ٹھکانہ جہنم میں ہوگا، جو دوسروں کے تعظیماً اٹھنے سے

خوش ہو۔ (ت۔د۔)

(۴۹) ابنِ عمرؓ کا یہ دستور تھا کہ اگر کوئی شخص ان کی خاطر اپنی جگہ چھوڑتا

، تو وہ وہاں کبھی نہ بیٹھتے۔ (مس۔نخ۔و۔ت)

(۵۰) اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ اِحْتَقُ بِمَجْلِسِهِ

(ت)

” اگر کوئی آدمی کسی مجلس سے ضرورتاً باہر جائے، تو واپسی پر وہ اپنی

نشست کا حق دار ہوگا“۔

(۵۱) کوئی آدمی دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر

نہ بیٹھے۔ (ت۔د۔)

(۵۲) خَيْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا۔ (د)

عمدہ مجالس وہ ہیں جو وسیع و کشادہ ہوں۔

## (۶) امانت

(۵۳) لا ايمان لمن لا امانته له ولا دين لمن لا عهد له۔ (حم)

”خائن کا کوئی ایمان نہیں ہوتا، اور نہ وعدہ شکن کا کوئی دین۔“

(۵۴) جو شخص کسی سے مال لے اور اس کا ارادہ لوٹانے کا ہو تو اللہ اس

کی ادائیگی کا انتظام کرتا ہے اور اگر خورد برد کا ارادہ ہو، تو اللہ اسے تباہ کر دیتا ہے۔

(بخ)

(۵۵) جس شخص میں یہ چار باتیں ہوں کہ امانت میں خیانت کرے،

جھوٹ بولے، وعدوں کو توڑے اور بحث میں بدگوئی سے کام لے تو وہ پورا منافق

ہے اور اگر وہ ان میں سے کسی ایک خصلت کا مالک ہو، اور اسے ترک نہ کرے، تو وہ

ایک چوتھائی منافق سمجھا جائے گا۔ (بم)

## (۷) اوامر و نواہی

(۵۶) حضور ﷺ نے سات باتوں کا حکم دیا۔ یعنی

۱: جنازہ پڑھنا ۲: عیادت کرنا۔

۳: دعوت قبولنا۔ ۴: ایفائے عہد۔

۵: امدادِ مظلوم ۶: سلام کا جواب دینا۔

۷: اور چھینک پر یو حکم اللہ کہتا۔

اور چھ چیزوں سے روکا یعنی چاندی کے برتن، سونے کی انگشتری، ریشم، دیباچہ استبرق

اور قز کے استعمال سے۔ (بخ)

۱ دیباچ: منقش ریشمی کپڑا۔ استبرق: وہ ریشمی کپڑا جس پر طلائی تار سے نل بوئے بنائے گئے

ہوں۔ قز: ریشم کی ایک قسم

(۵۷) آؤ میں تمہیں تین کبار کی خبر دوں۔ اول: شرک۔ دوم: والدین کی نافرمانی۔ (آپ ﷺ تکلیہ لگائے بیٹھے تھے، سیدھے بیٹھ گئے، اور بار بار فرمایا) سوم: جھوٹ، جھوٹ، جھوٹ۔ (بخ)

(۵۸) فرمایا۔ سات گناہوں سے بچو۔ لوگوں نے تفصیل پوچھی، تو ارشاد ہوا۔ شرک، جادو، قتل، سود، مال یتیم، میدان سے فرار، بے خبر مومنات پر تہمت۔ (بخ)

(۵۹) افضل الهجرة ان تَهَجَرَ مَا كَرِهَ اللَّهُ - (حم)  
”ہجرت کی بہترین قسم یہ ہے کہ (بجائے وطن) ہر وہ چیز چھوڑ دو، جو اللہ کو ناپسند ہو۔“

(۶۰) دَلِيلُ الْخَيْرِ كِفَاعِلُهُ - (نجا)  
”نیکی کی راہ دکھانیوالے کا مقام وہی ہے جو نیکی کرنے والے کا۔“  
(۶۱) محارم سے بچو، سب سے بڑے عابد شمار ہو گے، اور اپنے رزق پر قناعت کرو، سب سے بڑے غنی سمجھے جاؤ گے۔ (ت)

(۶۲) یہ چار باتیں انبیاء کی سنت ہیں۔ حیا، نکاح، مسواک اور خوشبو۔ (ت)  
(۶۳) الْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ - (ت)

”وقار خدائی چیز ہے، اور جلد بازی شیطانی۔“  
(۶۴) اِتَّبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمَحُّهَا - (ت)  
”بدی کا جواب نیکی سے دو، وہ مٹ جائے گی۔“

(۶۵) حضور ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ اچھے لوگ کون ہیں۔ فرمایا جن کی عمریں لمبی اور اعمال عمدہ ہوں۔ پھر پوچھا کہ برے لوگ کون سے ہیں۔ کہا، مَنْ

طَالَ عُمْرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ۔ جن کی عمریں لمبی ہوں اور اعمال برے ہوں۔ (ت)  
(۶۶) حضور ﷺ نے تین بار فرمایا کہ کیا میں تمہیں اچھے اور برے کی

نشانی بتاؤں؟ لوگوں نے کہا۔ بے شک فرمایا، اچھا وہ ہے جس سے خیر کی امید ہو، اور جس کے شر کا ڈر نہ ہو۔ اور برا وہ ہے جس سے نہ تو خیر کی امید ہو اور نہ اس کے شر سے بچنے کی کوئی سبیل۔ (ت)

(۶۷) کسی نے پوچھا۔ نجات کیا ہے؟ فرمایا۔ زبان کو قابو میں رکھنا، آوارہ نہ پھرنا اور گناہوں پر آنسو بہانا۔ (ت)

(۶۸) جو شخص مرتے وقت غرور، خیانت اور قرض سے پاک ہو وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔ (ت)

(۶۹) محشر میں اللہ تین آدمیوں سے نہ بات کرے گا، نہ انہیں دیکھے گا، اور نہ پاک کرے گا اول: تہ بند کوزمین پر گھسیٹنے والا۔ دوم: دے کر احسان

جتانے والا۔ سوم: جھوٹی قسم کھا کر متاع تجارت بیچنے والا۔ (مس۔ د۔ ت)  
(۷۰) مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ۔ (بم)

جو شخص دوسروں کے عیب لوگوں کو بتائے گا، اللہ اس کے عیب کی کہانی اوروں کو سنائے گا۔

(۷۱) کھاؤ، پہنو اور خیرات کرو لیکن اسراف و نمائش سے بچو۔ (بخ)

(۷۲) جب کسی قوم میں بددیانتی عام ہو جائے تو اس پر دشمن کا رعب چھا جاتا ہے۔ اگر فحاشی بڑھ جائے تو اموات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ناپ تول کے پیمانے کم ہو جائیں تو رزق گھٹ جاتا ہے۔ عدالتوں میں انصاف نہ رہے تو لہو کی ندیاں بہہ نکلتی ہیں۔ پاس عہد نہ رہے تو دشمن مسلط ہو جاتا ہے۔ (ما)

(۷۳) اُمُّ سَلَمَةَ نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ کیا یہ امت صالحین کے

باوجود تباہ ہو جائے گی؟ فرمایا جب زنا عام ہو جائے گا، تو یقیناً ہلاک ہو جائے گی۔

(۱)

## (۸) اہل و عیال

(۷۴) مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا دَخَلْتُ اَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ  
وَإِشَارًا بِأَصْبَعِيهِ. (ت، مس)

”جس شخص نے دو لڑکیوں کو پالا۔ یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں، تو میں اور وہ جنت میں یوں (دوانگلیاں جوڑ کر بتایا) داخل ہوں گے۔

(۷۵) جس شخص نے دو تین بیٹیاں یا بہنیں پالیں۔ انہیں تعلیم دلائی۔ ان سے اچھا سلوک کیا اور ان کی شادی کرادی، وہ جنت میں جائے گا۔ (د۔ت)

(۷۶) مَا نَحَلْ وَلَدًا مِّنْ نَّحْلِ أَفْضَلَ مِنْ آدَبٍ حَسَنٍ۔ (ت)

”بیٹے پر باپ کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اسے عمدہ تعلیم دلائے۔“

(۷۷) ایک عورت حضور ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی، کہ یہ میرا بیٹا

ہے۔ میں اسے مہینوں پیٹ میں اٹھائے پھری۔ پھر اسے دودھ پلایا۔ گود میں پالا۔ لیکن اب اس کا باپ مجھے طلاق دے چکا ہے اور اسے مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔

فرمایا: اِنْتِ اِحْقُ بِهٖ مَا لَمْ تَنْكَحِي۔ (د)

”جب تک کہ تو دوسرا نکاح نہ کرے، تو اسے زیادہ ہے۔“

(۷۸) (اسی قسم کے ایک اور مقدمہ میں) حضور ﷺ نے ایک بچے کو

اختیار دے دیا تھا کہ وہ ماں، باپ میں سے جس کے پاس رہنا چاہے، رہے۔ اس نے ماں کو ترجیح دی۔ چنانچہ ماں نے اس کا ہاتھ پکڑا، اور اٹھ کر چل

دی۔ (ت۔ن۔د)

(۷۹) اُمّ سلمہؓ نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ کیا اپنی اولاد پر خرچ کرنے کا بھی کوئی اجر ہے؟ فرمایا یقیناً۔ (بخ)

(۸۰) جب رات کی تاریکی چھا جائے تو بچوں کو گھروں میں روک

رکھو۔ کیونکہ اس وقت شیطان (برے لوگ) ہر سو گھوم رہے ہوتے ہیں۔ (بخ)

(۸۱) ان من اکمل المؤمنین احسنهم خلقاً و الطفہم باہلہ۔

(ت)

”بہترین مؤمن وہ ہے جو نہایت خوش اخلاق اور اپنے اہل و عیال پر

بہت مہربان ہو۔“

(۸۲) جس گھر میں بچے نہ ہوں، وہاں برکت نہیں ہوتی۔ (حب)

(۸۳) خَيْرُ اولَادِكُمُ البنات۔ (فر)

”بیٹیاں تمہاری بہترین اولاد ہیں۔“

## ب

### (۹) بجل

(۸۴) ایک دن ابو ذرؓ حضور ﷺ کے ہاں گئے۔ آپ دنیوار کعبہ کے

سائے میں تشریف فرما تھے۔ ابو ذرؓ کو دیکھ کر کہے لگے:

هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ رَبُّ كَعْبَةٍ كَيْ تَمُّ وَ هُوَ خَسِرَ فِي مِثْلِ هَؤُلَاءِ

ابو ذرؓ نے پوچھا۔ آپ پر میرے ماں اور باپ فدا ہوں، وہ کون ہیں؟

فرمایا۔ ارباب دولت، سوائے ان کے جو آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں خیرات

کریں۔ (ن۔ت۔ماج)

(۸۵) ایک مومن میں دو خصلتیں کبھی جمع نہیں ہو سکتیں۔ بخل اور

بدسلوکی۔ (ت)

(۸۶) لُعِنَ عَبْدَ الدِّينَارِ وَلُعِنَ عَبْدَ الدَّرَاهِمِ۔ (ت)

”درہم اور دینار کے غلام پر لعنت“۔

(۸۷) ایک دن حضور ﷺ نے پوچھا۔ کوئی ہے جو دارث کے مال کو

اپنے مال سے زیادہ پسند کرتا ہو؟ صحابہؓ نے کہا۔ ایسا کوئی نہیں۔ پھر فرمایا۔ اپنا مال

وہ ہے جو ہم (غربا کو دے کر) آگے بھیج دیں۔ اور وارثوں کا وہ ہے، جو پیچھے رہ

جائے۔ (ن۔ بخ)

(۸۸) لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بَخِيلٌ۔ (عس)

”کنجوس کو جنت میں داخلہ نہیں ملے گا“۔

## (۱۰) بدکاری

(۸۹) إِذَا ارَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءًا جَعَلَ أَمْرَهُمُ الِى مُتْرَفِيهِمْ۔ (فر)

”جب اللہ کسی قوم کو تباہ کرنا چاہے تو اس کی حکومت عیاشیوں کے حوالے

کر دیتا ہے۔

(۹۰) جب کسی بستی میں ربا (سود) اور زنا عام ہو جائے، تو وہ خدائی

عذاب کو پکارنے لگتی ہے۔ (حا)

(۹۱) لعنت اس مرد پر جو عورتوں کا لباس پہنے، اور اس عورت پر جو اپنے

لئے مردوں کا لباس پسند کرے۔ (حا)

(۹۲) ارباب جہنم کے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں میں نہیں دیکھ

سکا کیونکہ وہ آخری زمانے میں آئیں گے۔ اول وہ جن کے ہاتھوں میں گائے

کی دم جیسے کوڑے ہوں گے اور وہ لوگوں کو پیشیں گے۔ دم وہ عورتیں جو لباس کے باوجود عریاں ہوں گی۔ وہ مردوں کو اپنی طرف مائل کریں گی، اور خود ان کی طرف مائل ہوں گی۔ (وہ بال یوں بنائیں گی کہ) ان کے سروٹھ کے کوہان کی طرح نظر آئیں گے۔ یہ جنت میں کبھی داخل نہیں ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو سونگھ سکیں گی۔

(مس)

(ہماری ماڈرن گرل کی کتنی صحیح تصویر ہے)

(۱۱) بدگوئی (افتراء، غیبت وغیرہ)

(۹۳) لیس المؤمن بطعان ولا فاحش۔ (ت)

”مومن طعنہ باز اور فحش گو نہیں ہوتا“

(۹۴) کسی نے حضور ﷺ سے کہا کہ مشرکین کے لئے بددعا کیجئے اور

ان پر لعنت بھیجئے۔ فرمایا:

انما بُعِثْتُ رَحْمَةً وَلَمْ أُبْعَثْ لَعْنًا۔ (مسلم)

کہ مجھے اللہ نے رحمت بنا کر بھیجا ہے، نہ کہ لعان (لعنت بھیجنے والا)۔

(۹۵) جب کوئی آدمی دوسرے کو فاسق و کافر کہے اور وہ ایسا نہ ہو، تو یہ

الزامات قائل پر اٹھ پڑتے ہیں۔ (یعنی دنیا سے کافر و فاسق کہنے لگتی ہے)۔ (بخ)

(۹۶) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ زمانے کو برا کہنے والے مجھ کو دکھ دیتے

ہیں کیونکہ زمانہ میں ہوں، زمام اختیار میرے پاس ہے، اور شب و روز کا انقلاب

میں لاتا ہوں۔ (د)

(۹۷) ایک شخص کی چادر ہوا سے اُڑ گئی۔ اس نے ہوا کو گالیاں دیں۔

اس پر حضور ﷺ نے فرمایا۔ ایسا نہ کہو، کیونکہ ہوا مامور و مسخر ہے (وہ اپنی مرضی کی

مالک نہیں)۔ اگر کوئی شخص کسی پر ناحق لعنت بھیجے، تو یہ لعنت خود اس پر لوٹ آتی ہے۔ (ت۔ د)

(۹۸) مُردوں کو برانہ کہو کہ وہ اپنے کئے کا پھل پاپچکے۔ (د۔ ن)

(۹۹) غماز جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (د)

(۱۰۰) سبب المسلم فسوق۔ (بخ)

”مسلمان کو برا کہنا فسق ہے۔“

(۱۰۱) اللہ کے ہاں بہترین عمل زبان کو قابو میں رکھنا ہے۔ (ہق)

(۱۰۲) جب تم دوسروں کے عیب گننے لگو تو پہلے اپنے عیوب یاد کرو۔

(حام)

(۱۰۳) شَرُّ النَّاسِ مَنْ يُخَافُ لِسَانَهُ۔ (کنوز)

”بدترین انسان وہ ہے جس کی زبان سے لوگ ڈریں۔“

(۱۰۴) طُو بِنِي لِمَنْ مَلَكَ لِسَانَهُ۔ (کنوز)

”خوش بخت ہے وہ جو زبان کو قابو میں رکھے۔“

## پ

### (۱۲) پیش گوئیاں

(۱۰۵) حضور ﷺ نے فرمایا۔

إِنَّ الْفِتْنَةَ هُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔ (بخ)

”فتنہ وہیں سے اُٹھے گا، جہاں سے شیطان کا سینگ نمودار ہوتا ہے (یعنی

مشرق سے)۔

ممکن ہے کہ اس فتنہ سے مراد تاری حملہ ہو، جس نے عالم اسلام کو تہ و بالا کر دیا تھا۔

(۱۰۶) لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا اليهود۔ (بخ)

”قیامت سے پہلے یہود سے لازماً تمہاری جنگ ہوگی۔“

یہودیوں اور عربوں میں تین جنگیں ہو چکی ہیں۔ پہلی ۱۹۴۸ء میں، دوسری ۱۹۵۶ء میں، تیسری ۱۹۶۶ء میں، اور چوتھی بہت دور نہیں۔ آجکل (ستمبر ۱۹۶۹ء) عرب اور یہودی ایک فیصلہ کن جنگ کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ امریکہ اور برطانیہ یہود کے ساتھ ہیں اور روس عربوں کے ساتھ۔

(۱۰۷) حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک رات خواب میں خزان ارضی

کی چابیاں میرے ہاتھ میں دے دی گئیں۔ (د)

اس حقیقت سے کون واقف نہیں کہ مسلمانوں نے دنیا کے تمام مہذب علاقوں پر ایک ہزار سال تک حکومت کی۔

(۱۰۸) اگر تمہیں طویل زندگی ملی، تو تم کسریٰ بن ہر مزر کے خزان پر

قابض ہو جاؤ گے۔ (بخ)

(۱۰۹) جب حملہ احزاب کے وقت مدینہ کے گرد خندق کھودی جا رہی

تھی، تو ایک موقع پر حضور ﷺ نے کدال لی۔ تین ضربیں لگائیں۔ تین شعلے نکلے

اور ہر ضرب کے بعد حضور ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا. لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَتِهِ.....

”اللہ کی باتیں صدق و عدل میں کامل ہیں جنہیں کوئی طاقت تبدیل

نہیں کر سکتی“

سلمان فارسی نے شعلوں کی حقیقت پوچھی تو فرمایا کہ پہلے شعلے میں بجھے

مدائن (کسریٰ کا پایہ تخت) اور اردگرد کے شہر نظر آئے۔ یہ سن کر صحابہؓ نے کہا۔  
اے حضور ﷺ! دعا فرمائیے کہ اللہ ہمیں بھی اس مہم میں شامل کرے اور یہ فتح  
ہمارے ہاتھوں ہو۔ (ن۔ ملخص)

جنگِ خندق کے وقت مدینہ کی آبادی تین ہزار کے قریب تھی۔ اس چھوٹی سی  
آبادی پر کفارِ عرب بیس ہزار کے لشکر سے حملہ آور ہوئے تھے۔ بظاہر بچنے کی کوئی  
صورت نہ تھی۔ ان نازک حالات میں فتح ایران کی پیش گوئی کرنا، اور صرف دس سال  
کے عرصے میں اس پیش گوئی کا پورا ہو جانا حضور ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔

(۱۱۰) قیامت سے عین پہلے ارضِ حجاز سے ایک ایسی آگ نکلے گی جس  
سے بصری السیمیں اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی۔ (بخ)

(۱۱۱) عنقریب فرات سے سونے کا ایک خزانہ نکلے گا۔ لیکن جو شخص اس  
وقت وہاں موجود ہو، اس سے کچھ نہ لے۔ (بخ)

(۱۱۲) قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دنیا کے دو بڑے  
گروہوں میں خوفناک جنگ نہیں ہو چکے گی۔ (بخ)

(۱۱۳) تم پر بہت جلد ایسے لوگ مسلط ہو جائیں گے جو تم سے ایسی  
باتیں کرائیں گے جن سے تم نا آشنا ہو۔ اور ایسی چیزیں کریں گے، جنہیں تم برا  
سمجھتے ہو۔ (طب)۔ عصر حاضر کی کتنی صحیح تصویر ہے۔

(۱۱۴) سیکون فتنن یصبح الرجل فیہا مؤمناً و یمسی کافراً۔  
(طب)

۱۔ بصرہ اور بصری الگ الگ شہر ہیں۔ بصرہ نام کا ایک ہی شہر ہے عراق کے جنوب میں جہاں دجلہ و  
فرات خلیج فارس میں گرتے ہیں۔ بصری نام کا ایک شہر حوران (شام) میں تھا۔ جو اب موجود نہیں۔  
حدیث میں بصری سے مراد یہی شہر ہے۔ اس نام کی ایک ہستی بغداد کے قریب بھی ہے۔ اور ایک شہر  
شط العرب پر، آبادی ڈیڑھ لاکھ، اس کی بنیاد حضرت عمرؓ نے ڈالی تھی۔

”عنقریب ایسے فتنے برپا ہوں گے کہ ایک آدمی صبح کو مومن ہوگا، اور شام کو کافر“۔

(۱۱۵) تم پر عنقریب ایسے لوگ مسلط ہوں گے کہ ان کے ہاتھوں میں تمہارا رزق بھی ہوگا۔ وہ جھوٹے، بدعمل اور اس حد تک خوشامد پسند ہوں گے کہ:  
لا یرضون منکم حتیٰ تحسنوا قبیحہم وتصدقوا کذبہم۔  
جب تک تم ان کو قبیح کو حسین اور جھوٹ کو سچ نہیں کہو گے، وہ تم سے راضی نہیں ہوں گے۔ (طب)

(۱۱۶) جب حضور ﷺ مکہ سے نکل کر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو قریش نے آپ کی گرفتاری کے لئے انعام مقرر کر دیا۔ چنانچہ جو انان مکہ آپ کی تلاش میں نکل پڑے۔ ان میں سے ایک یعنی سراقہ نے آپ کو جا ہی لیا۔ جب یہ قریب پہنچا، تو اس کا گھوڑا گھنٹوں تک زمین میں دھنس گیا۔ جب آزادی کی تمام کوششیں ناکام ہو گئیں تو اس نے حضور ﷺ سے معافی مانگ لی۔ آپ نے معاف کر دیا، اور ساتھ ہی فرمایا:

وکیف بک اذا لبست سواری کسریٰ۔

اس روز تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب تمہیں کسریٰ کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ جب عہد فاروقی میں ایران کا پایہ تخت فتح ہوا تو مالِ غنیمت میں کسریٰ کے کنگن بھی آئے جو سراقہ کو پہنادیئے گئے۔ (خطبات نبوی۔ مولوی عبداللہ خان ص ۵۸)

(۱۱۷) ہجرت سے تین سال پہلے جب حضور ﷺ طائف کی مہم سے شکستہ دل واپس ہوئے تو سیدھے مسجد حرام میں پہنچے۔ وہاں چند سردارانِ قریش موجود تھے۔ حضور ﷺ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا:

”اے قریش! تھوڑے ہی عرصے کے بعد تم اس مذہب کو قبول کر لو گے جس سے تم آج اس قدر گریزاں اور متنفر ہو۔“ (ایضاً ص ۴۲)

یہ پیش گوئی گیارہ برس بعد فتح مکہ کے دن پوری ہو گئی۔

(۱۱۸) یاتی علی الناسِ زمان تُقتلُ فیہ العلماءُ۔ (فر)

”وہ زمانہ جلد آرہا ہے جب علماء کو قتل کیا جائے گا۔“

آج مصر، شام اور عراق میں علماء کو قتل کیا جا رہا ہے۔

(۱۱۹) ایک ایسا وقت بھی آئے گا جب:

یکون المؤمن اذل من شاتیه۔ (عسا)

”ایک سچا مومن اپنی بکری سے بھی زیادہ ذلیل ہوگا۔“

آج عزت و ذلت کی قدریں اس حد تک بدل چکی ہیں کہ مومن کو ہر جگہ

ذلیل سمجھا جاتا ہے۔

(۱۲۰) ایک ایسا وقت بھی آئے گا جب لوگوں کو:

لا یجدون فیہ اماماً یصلی بہم۔ (حم)

”نماز پڑھانے کے لئے کوئی امام نہیں ملے گا۔“ یہ وقت جلد آرہا ہے۔

(۱۲۱) یکون فی امتی اربع فتنٍ اخرها الغناء (ط)

”میری امت چار فتنوں سے دوچار ہوگی۔ ان میں سے آخری فتنہ دولت ہوگا۔“

عربوں کو تیل کی دولت ملی اور وہ مذہب سے بھاگ نکلے۔ یہی حال دیگر

متمول مسلمانوں کا ہے، خواہ وہ کہیں ہوں۔

(۱۲۲) میرے بعد، پہلے خلفاء ہوں گے، پھر امرا، پھر ملوک اور بعد

ازاں جبارہ۔ آخر میں میرے خاندان کا ایک آدمی اٹھ کر ہر طرف چھا جائے گا اور

دنیا کو عدل سے بھر دے گا۔ (طب)

(۱۲۳) میری امت میں ایسے لوگ بھی آئیں گے جو مختلف قسم کے کھانے کھائیں گے رنگ برنگ کی شرابیں پیئیں گے، اور رنگین کپڑے پہنیں گے۔ یہ لوگ میری امت کے بدترین لوگ ہوں گے۔ (طب)

(۱۲۴) سیکون فی امتی اقوام یکذبون بالقدر (حا)

”میری امت میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو قدر کا انکار کریں گے۔“

(۱۲۵) إِنَّ أَوَّلَ هَذِهِ الْأُمَّةِ خِيَارُ هَمٍ وَآخِرُهُمْ شَرُّهُمْ (طب)

”اس امت کے پہلے لوگ بہترین ہیں، اور آخری لوگ بدترین۔“

(۱۲۶) لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ خِصَمَاتِ النَّاسِ فِي رَبِّهِمْ

(فر)

”قیامت سے پہلے لوگ خدا کی ہستی پر بھی بحث کریں گے۔“

آج ہمارے طبقہ اعلیٰ میں ایسے جہلاء موجود ہیں جو خدا کی ہستی کے منکر ہیں۔

(۱۲۷) قِيَامَتٌ تَجِي آتِي، جَب قَرَأَنَ اس مَقَامَ كِي طَرَفِ لُوثِ

جائے گا، جہاں سے نازل ہوا۔ (فر)

(۱۲۸) قِيَامَتُ كِي اِيك عَلَامَتُ يِه بِيهِ كِه:

يَلْتَمَسُ الْعِلْمَ مِنَ الْاَصَاغِرِ - ”علم کے لئے ذلیلوں کی شاگردی

کرنی پڑے گی۔“ (حم)

اگر معیارِ شرافت تقویٰ ہے تو آج کا استاد اس چیز سے محروم ہے۔

(۱۲۹) اِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلَىٰ غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ - (بخ)

”جب اقتدار نااہلوں کے حوالے ہو جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔“

(۱۳۰) قِيَامَتُ سِي پِيْلِي اَصْلِي عِلْمُ خْتَمُ هُو جَائِي كَا۔ جہالت بڑھ جائے

گی۔ شراب نوشی اور فحش کاری عام ہو جائے گی۔ (بخ)

دورِ حاضر کی صحیح تصویر ہے۔

(۱۳۱) شرارُ اُمّتی فی آخر الزّمان۔ (حا)

”میری امت کے شریر و بدکن لوگ آخری زمانے میں ہوں گے۔“

(۱۳۲) آخری زمانے میں حکمران ظالم، وزراء فاسق، قاضی (جج)

جان، اور فقہاء جھوٹے ہوں گے۔ تم میں سے جو شخص اس وقت زندہ ہو، وہ ان کا نہ  
 محصل (کلکٹر) بنے نہ نقیب (سردار) اور نہ شرطی (کانٹیبیل)۔ (طس)

ت

(۱۳۰) تبلیغ

یعنی نیکی کی ترغیب دینا اور بدی سے روکنا۔

(۱۳۳) من دعی الی ہدیٰ کان لہ من الاجر مثل من اتبعہ۔

(د۔ت)

”ہدایت کی طرف بلانے والے کو وہی اجر ملے گا جو پیرو ہدایت کو۔“

(۱۳۴) جب بدعت عام ہو جائے اور اس امت کے پچھلے لوگ پہلوں

پر لعنت بھیجنے لگیں (دورِ حاضر میں اسلامی روایات سے نفرت عام ہے) تو اہل علم،

علم دین کو عام کریں کہ اس وقت علم کو چھپانا گویا قرآن کو چھپانا ہے۔ (سط)

(۱۳۵) اس رب کے لئے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم نیکی کی

تبلیغ کرو اور بدی سے روکتے رہو، ورنہ خدا تم پر عذاب نازل کرے گا، پھر تم اسے

پکارو گے، اور وہ جواب نہیں دے گا۔ (ت)

(۱۳۶) اے علی! تمہاری ترغیب سے کسی کا ہدایت پا جانا تمہارے لئے

سرخ اونٹ سے بہتر ہے۔ (سط۔بخ)

## (۱۲) تجارت

(۱۳۷) امین اور راست گوتا جرانبیاء، شہداء، صدیقین اور صالحین کے ہمراہ ہوگا۔ (ت)

(۱۳۸) الحلفُ منفعةٌ للسَّلعةِ مُمَحَقَّةٌ لِلْكَسْبِ (بم)  
 ”ممکن ہے کہ (جھوٹی) قسم سے خرید و فروخت میں (عارضی) فائدہ ہو  
 لیکن مستقل آمدنی (یقیناً) گھٹ جائے گی۔

(۱۳۹) رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمَحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرَى وَاِذَا اقْتَضَى۔  
 (بخ۔ت)

”اللہ اس شخص پر رحم کرتا ہے، جو بیع و شریٰ اور تقاضیٰ ادا میں نرمی اختیار کرے۔

(۱۴۰) حضور ﷺ نے ماپنے، تولنے والوں سے کہا کہ تمہارے سپرد دو ایسے فرائض ہیں جن میں تساہل کی وجہ سے پہلی قوم میں تباہ ہو گئیں۔ (ت)  
 دو فرائض سے مراد صحیح تول کر دینا اور لینا۔

(۱۴۱) کسی عیب دار چیز کو بیچنا ممنوع ہے۔ ہاں مشتری کو بتادیں، تو اور بات ہے۔ (بخ)

(۱۴۲) اگر کوئی شخص دودھ والے جانور کا دودھ روک رکھے، اور پھر فروخت کرے تو مشتری کو اختیار ہے کہ تین روز کہ اندر اسے لوٹا دے، اور دودھ کے عوض ہم وزن یا دگنا غلہ دیدے۔ (د)

(۱۴۳) نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ۔ (بم)  
 ”حضور ﷺ نے ایک ہی سودے میں دو قیمتوں (نقد اور ادھار کی جدا

جدا) سے منع فرمایا ہے۔

(۱۴۳) من اَحْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ۔ (د۔ت)

”ذخیرہ کرنے والا خطا کار ہے۔“

(۱۴۵) اگر تم اپنے بھائی پر درختوں کا پھل فروخت کرو اور وہ کسی آسمانی

آفت سے تباہ ہو جائے تو تم اس سے کچھ نہ لو۔ ایک اور روایت میں ہے کہ نقصان

اصل قیمت سے وضع کر لیا جائے۔ (مس۔دن)

(۱۴۶) خدا اور رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی تجارت کو

حرام قرار دیا ہے۔ (بخ)

(۱۴۷) تِسْعَةَ اعْشَارِ رِزْقِ امْتِي فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ۔ (فر)

”میری امت کا ۹/۱۰ رزق تجارت میں ہے۔“

(۱۴۸) طَلَبُ الْحِلَالِ جِهَادٌ۔ (سط)

”رزق حلال کی تلاش جہاد ہے۔“

(۱۴۹) نَهَى النَّبِيُّ عَنِ بَيْعِ الْمَاءِ۔ (رس)

”حضرت ﷺ نے پانی بیچنے سے منع فرمایا ہے۔“

## (۱۵) تعظیم بزرگان

(۱۵۰) سفید مومن، حامل قرآن (جو افراط و تفریط میں مبتلا نہ ہو)

اور سلطان عادل کی تعظیم، اللہ کی تعظیم ہے۔ (د)

(۱۵۱) لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوقِرْ كَبِيرَنَا۔ (ت)

”جو شخص چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی عزت نہیں کرتا، وہ ہم میں سے نہیں۔“

(۱۵۲) انزلوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ۔ (د)

”لوگوں کو ان کے مقام (تحصیلات، تقویٰ) کے مطابق بٹھاؤ۔“

(۱۵۳) امشوا امامی و خلوا ظہری للملئکۃ۔ (سح)

”حضور ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ میرے آگے آگے چلو، اور میری پیٹھ

فرشتوں کے لئے خالی چھوڑ دو۔“

(۱۵۴) اذا رايتموني فلا تقوموا كما تقوم الاعاجم۔ (د)

”مجھے دیکھ کر اہل عجم کی طرح احتراماً مت اٹھو۔“

## (۱۶) تقدیر

(۱۵۵) تقدیر اسرار الہیہ میں سے ایک ہے۔ اس کا کھوج مت لگاؤ۔

(طب)

(۱۵۶) قضائے الہی پر رضا سعادت ہے، اور بگاڑ شقاوت۔ (ت)

(۱۵۷) جب تم پر کوئی مصیبت آجائے، تو یہ مت کہو کہ اگر میں یوں کرتا تو

نتیجہ یوں ہوتا۔ بلکہ یہ کہو کہ خدا کی مرضی یہی تھی۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ (مس)

(۱۵۸) من لم یرض بقضائی وقدری فلیلتیمس رباً غیری۔

(حق)

”جو شخص میرے فیصلوں پر ناراض ہو وہ کوئی اور خدا تلاش کرنے۔“

(۱۵۹) الایمان بالقدر یندب الہم۔ (فر)

”تقدیر پر ایمان رنج و غم کو مٹا دیتا ہے۔“

## (۱۷) تقسیم رزق

عصرِ رواں میں دو ہی نظام کار فرما ہیں۔ سرمایہ داری اور اشتراکیت۔

اول الذکر میں چند امراء تمام وسائل دولت، یعنی صنعت، تجارت، معاون وغیرہ پر قابض ہو کر ملک میں بے شمار معاشی الجھنیں پیدا کر دیتے ہیں۔ رہی اشتراکیت تو اس میں ساری دولت پر ریاست قابض ہو جاتی ہے، اور ایک فرد میں اتنی سکت نہیں رہتی کہ وہ غریبوں، عزیزوں اور ہمسایوں کی مدد کر کے اپنی شخصیت کے لئے سامانِ نشوونما فراہم کر سکے۔

اسلام نے بھی ہمیں ایک نظام دیا ہے۔ وہ کیا ہے اس کی تفصیل میری ایک تصنیف ”رمز ایمان“ میں دیکھئے۔ اس سلسلے میں حدیث کیا کہتی ہے؟ سطور ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔

(۱۶۰) جو شخص کسی غیر مملوکہ زمین کو آباد کرے، تو وہ اس کی ملکیت کا سب سے زیادہ مستحق ہوگا۔ (بخ)

(۱۶۱) تم کنویں کا فالتو پانی مت روکو، تاکہ گھاس کی نشوونما رک نہ جائے۔ (مس۔ د۔ ت۔)

(۱۶۲) کسی نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ وہ کون سی چیز ہے جس کے استعمال سے کسی کو روکنا ناجائز ہے۔ فرمایا۔ نمک۔ پھر پوچھا۔ کوئی اور چیز؟ فرمایا۔ آگ (ایندھن)۔ (د)

(۱۶۳) من ترک مالا قلو رثتہ ومن ترک ذیناً او ضیعۃ فالئی۔ (د)

”اگر کوئی شخص مال چھوڑ جائے تو وہ وارثوں کا ہے، اور اگر قرض یا مفلس عیال چھوڑ جائے، تو وہ میرا ہے۔“  
مطلب یہ ہے کہ قرض بیت المال سے ادا ہوگا۔ اور اس کے عیال کی پرورش بھی بیت المال سے ہوگی۔

- (۱۶۴) حضور ﷺ نے اپنے پیچھے نہ کوئی درہم چھوڑا، نہ دینار، نہ غلام، نہ لونڈی اور نہ کوئی اور شے۔ سوائے ان تین چیزوں کے:
- ۱: سفید خنجر جس پر آپ ﷺ سوار ہوتے تھے۔
  - ۲: ہتھیار
  - ۳: زمین کا ایک ٹکڑا جو آپ ﷺ نے مسافروں کے لئے وقف کر دیا تھا۔
- (بخ۔ن)

(۱۶۵) ابن عباسؓ کا قول ہے۔ کہ

مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّقَيْنِ - (بخ)

کہ حضور ﷺ نے قرآن کے سوا کوئی اور ورثہ نہیں چھوڑا۔

(۱۶۶) لَا حِمَىٰ إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ - (رس)

”چراگا ہوں کا مالک اللہ اور اس کا رسول ہے۔“

یعنی ان سے ہر شخص فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

(۱۶۷) ایک دن حضور ﷺ نماز عصر کے معابد جلال سے اٹھے لوگوں

کی گردنوں کو پھلانگتے ہوئے مسجد سے نکل گئے۔ صحابہؓ اس عجلت سے کچھ گھبرا گئے۔

جب واپس تشریف لائے تو فرمانے لگے کہ مجھے نماز میں سونے کی ایک ڈلی یاد آگئی

تھی، جو ہمارے ہاں رکھی تھی۔ مجھے یہ گوارا نہ ہوا، کہ وہ رات بھر ہمارے ہاں پڑی

رہے۔ چنانچہ میں اسے کسی مستحق کے حوالے کر آیا ہوں۔ (مخلص۔بخ۔ن)

(۱۶۸) اگر میرے پاس کوہ اُخد جتنا سونا بھی آجائے تو میری خوشی اسی

میں ہوگی کہ وہ تین دن میں ختم ہو جائے، سوائے اس مقدار کے جس سے میں قرض

ادا کر دوں۔ (بم)

(۱۶۹) ایک دفعہ اصحابِ صفہ میں ایک کی وفات ہوگئی اور وہ پیچھے دو درہم (یادو دینار) چھوڑ گیا۔ حضور ﷺ کو اتنا رنج ہوا کہ اس کے جنازے میں شامل نہ ہوئے اور فرمایا کہ اس کا جنازہ خود پڑھ لو۔ (حم)

(۱۷۰) ایک دن حضور ﷺ بلالؓ کے ہاں گئے۔ اور اس کے سامنے کھجوروں کی ڈھیری دیکھی۔ پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ کہا۔ میں نے یہ آپ کے مہمانوں کے لئے جمع کر رکھی ہیں۔ فرمایا۔ تمہیں اس بات کا احساس نہ ہوا کہ یہ جہنم کا ایندھن بنیں گی انہیں فوراً بانٹ دو اور اللہ کی رزاقی پر اعتماد کرو۔ (طب)

(۱۷۱) کن فی الدنیا کانک غریب اور عابر مسیل۔

(نخ۔ت)

”دنیا میں یوں رہو گویا تم غریب الوطن ہو، یا کوئی راہی“۔

(۱۷۲) اللہ کہتا ہے کہ اے ابن آدم! تو پورے ذوق و شوق سے میری عبادت کر، میں تیرا سینہ غنا سے بھر دوں گا، اور تجھے احتیاج سے بچالوں گا۔ اگر ایسا نہ کیا تو تیرے ہاتھوں کو کام سے بھر دوں گا اور تیرا احتیاج ہمیشہ باقی رہے گا۔

(ت)

(۱۷۳) محشر میں اللہ تین آدمیوں سے نہ بات کرے گا اور نہ انہیں

دیکھے گا:

اول: وہ تاجر جو جھوٹی قسم کھا کر مشتری سے کہے کہ اسے اپنے مال کی

اتنی رقم مل رہی ہے۔

۱۔ اسلامی نظام میں بیت المال ہر اس شخص کی روزی کا متکفل ہے جو بیماری، ضعیفی یا بے سرو سامانی کی وجہ سے کمزور ہو سکتا۔ اس لئے اسلام کسی کو بھی دولت سمیٹنے اور دولت کے پیچھے بھاگنے کی اجازت نہیں دیتا۔ برائے انسان کا پہلا فرض جہالت کو دور کرنا، گناہ کے خلاف لڑنا اور اسلامی اقدار کو عام کرنا ہے نیز یہ تصور دینا کہ انسان کا اصلی وطن کہیں اور ہے۔

دوم: جس نے عصر کے بعد جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال مار لیا۔  
سوم: جس نے اپنا فال تو پانی دوسرے کو نہ دیا۔ قیامت کے دن اللہ اس  
آدی سے کہے گا تو نے میرا فضل (پانی) جو تیری تخلیق نہیں تھا، دوسروں سے روکا،  
آج ہم اپنا فضل تم سے روک لیں گے۔ (بخ)

(۱۷۴) فرمایا: اشعری قبیلے کا یہ دستور ہے کہ اگر دو جہاد (وغیرہ) کی  
وجہ سے تنگ دست ہو جائے، یا اس کے ہاں غذا کم ہو جائے تو وہ تمام اشیاء غذا  
ایک کپڑے میں جمع کر کے برابر بانٹ لیتے ہیں۔ وہ میرے ہیں اور میں ان کا۔  
(بخ)

(۱۷۵) اَبی اللّٰہ ان یُرْزُق عبده المؤمن الا من حیث لا یَحْتَسِبُ  
(فر)

”اللہ مؤمن بندے کو ایسے مقام سے رزق پہنچاتا ہے جو اس کے وہم  
وگمان میں نہ ہو، اور کسی متوقع مقام سے قطعاً نہیں دیتا۔“

(۱۷۶) یا ابنِ اَدَمَ عندک ما یکفیک و انت تطلب ما یطغیک۔  
(حق)

”اے ابنِ آدم! تمہارے پاس اتنا رزق تو ہے جو تمہیں زندہ رکھے، لیکن  
تم اس مقدار کی تلاش میں ہو جو تمہیں فاسق و فاجر بنا دے۔“

(۱۷۷) ارض بما قسم اللہ لک تکن اغنی الناس۔ (ت)  
”اللہ کی تقسیم پر قناعت کرو، تم سب سے بڑے دولت مند تصور ہو گے۔“

(۱۷۸) مکہ میں ذخیرہ اندوزی الحاد ہے۔ (ط)

(۱۷۹) ازکی المال کسب المرء بیدہ (حق)  
”اپنے ہاتھ سے کماتا بلند ترین عمل ہے۔“

- (۱۸۰) اِنَّ الرِّزْقَ يَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ اَجَلُهُ۔ (ب)
- ”روزمی انسان کو اسی طرح تلاش کرتی ہے جس طرح موت“۔
- (۱۸۱) تین چیزوں میں سب کا حصہ ہے۔ پانی، گھاس اور ایندھن میں۔ (ماج)
- (۱۸۲) مساکین اغنیاء کے رومال ہیں، جن سے وہ گناہوں کا غبار صاف کرتے ہیں۔ (فر)۔ یعنی خیرات سے گناہ دھوتے ہیں۔
- (۱۸۳) اِتَّخِذُوا الْغَنَمَ فَاِنَّهَا بَرَكَةٌ۔ (ط)
- ”ریوڑ پالو کہ اس میں برکت ہے“۔
- (۱۸۴) اَعْطُوا السَّائِلَ وَلَوْ جَاءَ عَلٰی فَرْسٍ۔ (سط)
- ”سائل کو دو، خواہ گھوڑے پر سوار ہو“۔
- (۱۸۵) جب تمہارے امرا نیک ہوں اغنیاء کریم اور معاملات مشورے سے طے ہو رہے ہوں تو سطح زمین بطن زمین سے بہتر ہے۔ اور اگر امر ابد، اغنیاء بخیل اور امور کا فیصلہ عورتیں کرتی ہوں، تو پھر بطن زمین اس کی سطح سے بہتر ہے۔
- (ت)
- (۱۸۶) اِنَّ اللّٰهَ جَوَادٌّ يَحِبُّ الْجُودَ۔ (هق)
- ”اللہ بخیل ہے، اور سخاوت کو پسند کرتا ہے“۔
- (۱۸۷) خَيْرُ الْمُؤْمِنِينَ الْقَانِعُ وَشَرُّهُمْ الطَّامِعُ۔ (فر)
- ”قانع بہترین مومن ہے، اور طامع (حریص) بدترین“۔
- (۱۸۸) السَّخَاءُ حُسْنٌ۔ (فر) ”سخا حسن ہے“۔
- (۱۸۹) الْجَنَّةُ دَارُ الْاَسْحِيَاءِ۔ (سط)
- ”جنت خبیوں کا گھر ہے“۔

(۱۹۰) تین چیزیں دل کو سخت کر دیتی ہیں۔ کھانے سے محبت، سونے کا شوق اور راحت۔ (فر)

(۱۹۱) اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ (بخ)

(۱۹۲) ہر صبح دو فرشتے زمین پر اترتے ہیں۔ ان میں سے ایک بلند آواز سے کہتا ہے۔ اے اللہ! سخی کو اوردے۔ اور دوسرا کہتا ہے۔ بخیل کو تباہ کر۔ (بخ)

(۱۹۳) مسلمان کا بہتر مال وہی ہے جو مسکین، یتیم اور مسافر پر صرف ہو۔ (بخ)

(۱۹۴) بارانی پاجشموں سے سیراب شدہ زمین پر عشر (دسواں حصہ) ہے اور کنویں والے لکھیت پر خمس۔ (بخ)

(۱۹۵) مسکین وہ ہے جو سوال سے بچے۔ (رس)

(۱۹۶) اللہ، ظالم غنی، جاہل بوڑھے اور مغرور سائل (یا محتاج) سے نفرت کرتا ہے۔ (طس)

## (۱۸) تلاوت

(۱۹۷) جب لوگ اللہ کے گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کو پڑھتے اور

پڑھاتے ہیں تو ان پر سکون قلب، اللہ کی رحمت اور فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ (د)

(۱۹۸) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو لوگ تلاوت میں محو ہونے کی وجہ

سے دعا مانگنا بھول جاتے ہیں، میں انہیں دعا مانگنے والوں سے زیادہ دیتا ہوں۔

(رس)

(۱۹۹) تلاوت کے بعد قاری کو چاہئے کہ وہ اپنی حاجات اللہ سے طلب

کرے وہ زمانہ دور نہیں جب لوگ قرآن پڑھ کر انسانوں سے بھیک مانگیں گے۔

(ت)

(۲۰۰) زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ۔ (د۔ن)

”خوش الحانی سے تلاوت کو دل کش بناؤ۔“

(۲۰۱) الْقُرْآنَ غِنَى لَا فِقْرَ بَعْدَهُ۔ (طب)

”قرآن ایک ایسی دولت ہے جس کے بعد افلاس باقی نہیں رہتا۔“

## (۱۹) توبہ

(۲۰۲) التوبة من الذنب ان لا يعود اليه ابداً۔ (حق)

”گناہ سے توبہ کا مطلب یہ ہے کہ دوبارہ ہرگز گناہ نہ کرو۔“

(۲۰۳) ما من شيء احب الى الله من شأب تائب (فر)

”اللہ کے ہاں محبوب ترین انسان تائب جو ان ہے۔“

(۲۰۴) اتبع السيئة الحسنة تمحها۔ (ت)

”بدی کے بعد نیکی کرو، بدی کا اثر مٹ جائے گا۔“

## ج

## (۲۰) جبلیت

(۲۰۵) اگر تم سن پاؤ کہ کوئی پہاڑ اپنے مقام سے سرک گیا ہے، تو مان لو

لیکن اگر یہ سنو کہ کوئی شخص اپنی عادت کو چھوڑ گیا ہے، تو مت مانو کہ وہ بہت جلد اپنی

جبلیت کی طرف لوٹ آئے گا۔ (حم)

## (۲۱) جنازہ

(۲۰۶) حضور ﷺ نے صحابہؓ سے پوچھا۔ کیا آج کسی کا روزہ ہے؟ ابو بکرؓ نے کہا۔ میرا۔ پھر پوچھا۔ کیا آج تم میں سے کوئی کسی جنازے میں شامل ہوا ہے۔ ابو بکرؓ نے کہا۔ میں۔ پھر پوچھا۔ کیا آج کسی نے کسی غریب کو کھانا کھلایا ہے؟ ابو بکرؓ نے کہا۔ میں نے..... آخر میں پوچھا۔ کیا آج کسی نے عیادت کی ہے؟ ابو بکرؓ نے کہا۔ میں نے۔ فرمایا جس شخص میں یہ تمام خوبیاں جمع ہو جائیں وہ لازماً جنت میں جائے گا۔ (مس)

(۲۰۷) جو شخص کسی جنازے میں شامل ہو اور اسے تین بار کندھا دے تو اس نے جنازے کا حق ادا کر دیا۔ (ت)

(۲۰۸) ایک مرتبہ حضور ﷺ نے دیکھا کہ چند آدمی جنازے کے ساتھ سوار ہو کر جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تمہیں جی نہیں آتی کہ فرشتے تو پیدل جا رہے ہیں، اور تم سوار ہو۔ (د-ت)

(۲۰۹) حضور ﷺ، ابو الدرداء کے جنازے میں پیدل گئے اور گھوڑے پر واپس آئے۔ (بخ)

(۲۱۰) جب تم کوئی جنازہ دیکھو تو تعظیماً کھڑے ہو جاؤ۔ (ت)

(۲۱۱) تین چیزیں میت کے ساتھ جاتی ہیں۔ عیال، مال اور اعمال۔ دو واپس آ جاتی ہیں۔ اور اعمال ساتھ چلے جاتے ہیں۔ (ت)

(۲۱۲) موت کے بعد انسان کے اعمال ختم ہو جاتے ہیں، لیکن تین چیزوں سے اسے سدا فائدہ پہنچتا رہتا ہے۔ اول: صدقہ جاریہ (درس گاہ، دارالکتب وغیرہ)۔ دوم: علم نافع اور سوم: پسر صالح جو اس کے لئے ہمیشہ دعا مانگے۔ (د-ن)

(۲۱۳) جنازوں کے ہمراہ ہمیشہ آہستہ چلو۔ (ب)

## (۲۳) جنت

(۲۱۴) اگر جنت والوں کی کوئی حور زمین والوں کو صرف جھانک لے، تو فضا نور و خوشبو سے بھر جائے۔ (بخ)

(۲۱۵) جنت کے سو درجے مجاہدین کے لئے وقف ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان ارض و سما کی مسافت ہے۔ جب تم جنت کے لئے دعا کرو، تو فردوس مانگو کہ جنت کا حسین ترین حصہ یہی ہے۔ (بخ)

(۲۱۶) جنت میں ایک ایسا درخت بھی ہے کہ اگر ایک سوار اس کے سائے میں سو برس تک چلتا رہے تو وہ ختم نہ ہو۔ (بخ)

(۲۱۷) جہنم نفسانی خواہشات میں اور جنت مصائب میں گھری ہوئی ہے۔ (بخ)

مطلب یہ ہے کہ نفسانی خواہشات کی پیروی کا نتیجہ جہنم ہے، اور جنت دکھ اٹھا کر ملتی ہے۔

(۲۱۸) اہل جنت ہر جمعہ کو اللہ کا دیدار کریں گے۔ (ت)

## (۲۳) جہاد

(۲۱۹) سب سے بڑا جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔

(د-ت)

(۲۲۰) اللہ کی راہ میں ایک دن (سرحدوں پر) پہرہ دینا، دیگر مقامات

پر ہزار دن کے پہننے سے بہتر ہے۔ (ت-ن)

- (۲۲۱) مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس (شیطان) سے لڑے۔ (ت)
- (۲۲۲) اس رب کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میری یہ زبردست تمنا ہے کہ اللہ کی راہ میں لڑوں اور شہادت حاصل کروں، پھر لڑوں اور شہادت پاؤں، سہ بارہ لڑوں اور سہ بارہ شہادت حاصل کروں۔ (ن)
- (۲۲۳) لا یجتمع علی رجل غبار فی سبیل اللہ و دخان جہنم

(ت۔ن)

- ”جہاد کا غبار اور جہنم کا دھواں ایک آدمی پر کبھی جمع نہیں ہوں گے“۔
- (۲۲۴) جس شخص نے کسی غازی کو جہاد کا سامان دیا، وہ گویا خود جہاد میں شامل ہوا۔ (ماج)

- (۲۲۵) دو آنکھوں کو کبھی نارِ جہنم مس نہیں کرے گی۔ اول: وہ جو اللہ کے خوف سے روتی رہی۔ دوم: جو جاگ کر سرحد پر پہرہ دیتی رہی۔ (ت)
- (۲۲۶) حضور ﷺ نے جنگ میں عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا ہے۔ (ت)

- (۲۲۷) اُمّ عطیہؓ کہتی ہیں کہ حضور ﷺ کے ہمراہ سات غزوات میں شامل ہوئی۔ میں سامان کے پاس رہ کر کھانا پکاتی۔ زخموں کو سنبھالتی اور بیماروں کی دیکھ بھال کرتی تھی۔ (مس)
- (۲۲۸) گھوڑوں کی تین قسمیں ہیں:

- اول: جو جہاد کے لئے پالا جائے۔ دوم: محض نمائش کے لئے، لیکن اس کا مالک خدا کا حق نہ بھولتا ہو۔ سوم: اسلام کے خلاف لڑنے کے لئے۔
- پہلا باعثِ اجر ہے۔ دوسرا ستر (عزت، شان)، اور تیسرا وزر (بو جھ، دکھ، لعنت)۔ (طیئس۔ بخ)

(۲۲۹) گھوڑوں کی پیشانیاں قیامت تک باعثِ خیر و برکت رہیں گی۔  
(بخ)

(۲۳۰) الْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ - (مس۔ت)  
”جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔“

(۲۳۱) تم پر جہاد واجب ہے، خواہ تمہارا امیر نیک ہو یا بد۔ (د)  
(۲۳۲) تین چیزوں سے جہاد کرو۔ جان، مال اور زبان سے۔

(د۔ن)

(۲۳۳) السُّيُوفُ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ - (عس)  
”تلواریں جنت کی کلید ہیں۔“

## (۲۴) جھوٹ

(۲۳۴) حضور ﷺ سے پوچھا گیا۔ کیا مومن بزدل بھی ہو سکتا ہے؟  
فرمایا۔ ہو سکتا ہے۔ پھر پوچھا۔ کیا وہ بخیل بھی ہو سکتا ہے؟ کہا۔ ہو سکتا ہے۔ پھر  
پوچھا۔ کیا وہ جھوٹا بھی ہو سکتا ہے۔؟ فرمایا۔ ہرگز نہیں۔ (ما)  
(۲۳۵) اُس آدمی پر تین بار لعنت۔ جو جھوٹ بول کر لوگوں کو ہنساتا  
ہے۔ (د۔ت)

(۲۳۶) بَغَاوَتٌ (خدا یا حکومت سے) شِبَاعَتٌ كِي آفَتٌ هِيَ۔ احسان  
جتانا سخاوت کی۔ جھوٹ، کلام کی۔ اور نسیان، علم کی۔ (ہق)  
(۲۳۷) جو شخص دوسروں میں صلح کرانے کے لئے کوئی (چھوٹا سا)  
جھوٹ بول دے تو وہ جھوٹ نہیں ہے۔ (بخ)

## ح

## حج (۲۵)

(۲۳۸) حضرت عائشہؓ نے حضور ﷺ سے کہا کہ جب جہاد افضل الاعمال ہے تو کیا ہم (عورتیں) بھی جہاد میں شامل ہو سکتی ہیں؟ فرمایا (تم عورتوں کے لئے) بہترین جہاد حج ہے اور پھر گھر کے اندر رہنا۔ (بخ)

(۲۳۹) بچے، بوڑھے ضعیف اور عورت کا جہاد حج و عمرہ ہیں۔ (ن)

(۲۴۰) جس شخص نے اللہ کے لئے حج کیا۔ ہر بری بات اور برے عمل

سے دور رہا۔ تو وہ بیت اللہ سے یوں پاک ہو کر لوٹے گا۔ گویا وہ بطنِ مادر سے اب پیدا ہوا ہے۔ (بخ)

## حُدُود (۲۶)

(۲۴۱) تین آدمی قابلِ سزا نہیں۔ اول: بچہ، جب تک کہ وہ جوان نہ

ہو جائے دوم: خفتہ، جب تک کہ اس کی آنکھ نہ کھل جائے۔ سوم: دیوانہ جب تک کہ وہ شفا نہ پا جائے۔ (د)

(۲۴۲) جس شخص کی سفارش کسی مجرم کو سزا سے بچالے وہ خدا کا باغی

تصور ہوگا۔ (د)

(۲۴۳) حضور ﷺ نے مسجد میں خون کا بدلہ لینے، اشعار پڑھنے اور سزا

دینے سے منع فرمایا ہے۔ (د)

## (۲۷) حرص

(۲۳۳) يَهْرُمُ ابْن اِدم وَيَسْبُ فِيهِ اثنتان الحرص على المال والحرص على العمر۔ (بم)

”جب انسان بوڑھا ہو جاتا ہے تو اس کی دو چیزیں جوان ہو جاتی ہیں۔ اول مال کی لالچ، دوم عمر کی حرص۔“

(۲۳۵) دو بھوکے بھیڑیے کسی ریوڑ کو اتنا تباہ نہیں کرتے جتنا مال و

منصب کی حرص، دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔ (ت)

(۲۳۶) اگر کسی آدمی کے پاس مال سے لبریز دوادیاں ہوں تو وہ تیسری

کی خواہش کرے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کے پیٹ کو صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے۔

(بم)

(۲۳۷) قیامت قریب آگئی لیکن انسان نہ سنبھلا، اور اس کی دو چیزیں

بڑھ گئیں۔ اول: مال کی حرص۔ دوم: اللہ سے دوری۔ (حا)

(۲۳۸) اے اللہ مجھے چند چیزوں سے بچا۔ اس دل سے جو خشوع سے

خالی ہو۔ اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔ اس نفس سے جو سیر نہ ہو، اور اس علم سے جو

مفید نہ ہو۔ (ت)

(۲۳۹) الطمع يَذْهَبُ الحكمة من قلوب العلماء۔ (ط)

”لالچ علماء کے دل سے حکمت کو نکال دیتا ہے۔“

## (۲۸) حسد

(۲۵۰) ایک آدمی میں حسد اور ایمان جمع نہیں ہو سکتے۔ (مس۔ د)

(۲۵۱) تم دو آدمیوں پر حسد (رشک) کرو۔ اول: اس صاحب حکمت پر جو حکمت کو خود استعمال کرتا اور دوسروں کو بھی فیض پہنچاتا ہے۔ دوم: اُس صاحب مال پر جو مال کو کار خیر میں صرف کرتا ہے۔ (بم)

(۲۵۲) حسد سے بچو، کہ یہ نیکیوں کو یوں کھا جاتی ہے جیسے (سوکھی) لکڑی کو آگ۔ (د)

## (۲۹) حقوقِ عباد

(۲۵۳) انسان کے بنیادی حقوق چار ہیں۔ رہنے کے لئے گھر۔ تن ڈھانکنے کے لئے کپڑا۔ خشک روٹی اور پانی۔ (ت)

(۲۵۴) تم سب چرواہے ہو، اور تم سے اپنے ریوڑ کے متعلق باز پرس ہوگی۔ (بخ)

(۲۵۵) من سترَ مُسلماً ستره الله يوم القيامة۔ (بخ)

”جس نے یہاں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی۔ اللہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔“

(۲۵۶) ”خدا کی قسم، وہ شخص مومن نہیں، نہیں اور ہرگز نہیں“۔ کسی نے پوچھا۔ کون؟ فرمایا۔ جس کے شر سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہ ہو۔ (بخ)

(۲۵۷) اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ مظلوم ہو یا ظالم۔ کسی نے پوچھا کہ ظالم کی مدد سے کیا مراد ہے؟ فرمایا۔ اسے ظلم سے روکو، یہی اس کی مدد ہے۔ (بخ)

## (۳۰) حلال و حرام مال

(۲۵۸) اپنی کمائی ہوئی روزی سے بہتر کوئی روزی نہیں۔ حضرت داؤد

- علیہ السلام بھی اپنے ہاتھ سے روزی کھاتے تھے۔ (بخ)
- (۲۵۹) ناجائز محصول لینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (د)
- (۲۶۰) لا یدخل الجنۃ جسڈ غدی بحرام۔ (طس)
- ”جو جسم مال حرام پر پلا ہو، وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“
- (۲۶۱) جس گھر میں خیانت ہو رہی ہو، وہاں سے برکت اٹھ جاتی ہے۔
- (فر)

### (۳۱) حیا

- (۲۶۲) لِكُلِّ دینِ خُلُقٍ و خلق الاسلام الحیاء۔ (ما)
- ”ہر دین کا ایک خلق (امیازی وصف) ہے۔ اور اسلام کا خلق حیا ہے۔“
- (۲۶۳) بے حیائی سے ہر چیز قبیح اور حیا سے حسین بن جاتی ہے۔
- (ت)
- (۲۶۴) حیا نصف ایمان ہے۔ (سط)

## خ

### (۳۲) خدمتِ خلق

- (۲۶۵) خیر الناس اَنْفَعُهُم لِلنَّاسِ۔ (سط)
- ”بہترین انسان وہ ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچائے۔“
- (۲۶۶) اِنَّ اَحَبَّ عِبَادِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ اَنْصَحُمْ لِعِبَادِهِ۔ (حم)
- ”اللہ کے ہاں محبوب ترین انسان وہ ہے جو انسانوں کا سب سے زیادہ

## (۳۳) خلافت و امارت

(۲۶۷) خلافت کے لئے بہترین آدمی وہ ہے جو اس منصب کو (اسکی عظیم ذمہ داریوں کے پیش نظر) قبول کرنے کے لئے آمادہ نہ ہو لیکن بائیں ہمداسے خلیفہ بنا دیا جائے۔ (بخ)

(۲۶۸) جو شخص والی و حاکم بننے کے بعد عوام کی حاجات اور ان کے فقر و افلاس کو نظر انداز کرے گا، قیامت کے دن اللہ اس کی ضروریات اور فقر و افلاس سے بے نیازی برتے گا۔ (د۔ت)

(۲۶۹) عادل عمال (حکام) کو قیامت کے دن اللہ کے دائیں جانب نوری مسندوں پر بٹھایا جائے گا۔ (مس۔ن)

(۲۷۰) اگر اللہ تعالیٰ کسی شخص کو والی بنائے اور وہ عوام کے مفاد سے غافل ہو جائے، تو اس پر جنت حرام ہو جائے گی۔ (بم)

(۲۷۱) قیامت کے دن اللہ کا محبوب ترین اور نشست کے لحاظ سے قریب ترین انسان عادل ہوگا۔ (ت)

(۲۷۲) ابو ذر غفاریؓ نے حضور ﷺ سے کہا کہ مجھے کہیں عامل بنائیے، آپ ﷺ نے اس کے کندھے کو تھپکاتے ہوئے فرمایا۔ اے ابو ذر! تم ضعیف ہو اور یہ امانت بہت بھاری ہے۔ یہ قیامت کے دن (بیشتر عمال کے لئے) باعثِ ندامت و رسوائی بن جائی گی..... ایک اور روایت میں ہے:

کار فرمائی (اقتدار، حکومت) ضروری چیز ہے لیکن (اکثر) کار فرما جہنم میں جائیں گے۔ (مس۔د)

(۲۷۳) ایک دفعہ دو آدمیوں نے حضور ﷺ سے عامل بننے کی اہتماس کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ خدا کی قسم! میں ایسے آدمی کو کبھی عامل نہیں بناؤں گا جو اسکی درخواست کرے، یا حریص منصب ہو۔ (د-ن)

(۲۷۴) سنو اور مانو، اگر تم پر ایک ایسے جشی کو حاکم بنا دیا جائے جس کا سر خشک انگور جتنا ہو، تو وہ جب تک کتاب اللہ کے مطابق چلے تم اس کی اطاعت کرو۔ (بخ)

(۲۷۵) ہر مسلم کا فرض ہے کہ وہ امیر کی بات سنے اور مانے، خواہ اسے پسند ہو یا ناپسند۔ لیکن اگر وہ گناہ کی طرف بلائے، تو پھر نہ سننا ضروری ہے اور نہ ماننا۔ (د-ت-ن)

(۲۷۶) آؤ! میں تمہیں اچھے اور برے امراء کے متعلق کچھ بتاؤں۔ اچھے امیر وہ ہیں کہ تم ان کو چاہو اور وہ تم کو۔ تم ان کے لئے دعا مانگو اور وہ تمہارے لئے۔ برے امیر وہ ہیں، جو تم سے نفرت کریں اور تم ان سے۔ وہ تم پر لعنت بھیجیں اور تم ان پر۔ (ت)

(۲۷۷) من خَرَجَ عَنِ الطَّاعَةِ وَ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَيِّتَةً جَاهِلِيَّةً۔ (ن)

”جو شخص امیر کی اطاعت سے آزاد ہو کر جماعت کو چھوڑ جائے، اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔“

(۲۷۸) اِذَا ارَادَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِالْاِمْرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وِزِيرًا صَدِيقًا۔ (د-ن)

”جب اللہ کسی حکمران کو فائدہ پہنچانا چاہے، تو اسے نیک اور قابل وزیر دے دیتا ہے۔“

سکندر کا وزیر ارسطو تھا۔ تو شیروان کا بڑا ہتھیار۔ ہارون کا بھائی برکی۔  
سلاجقہ بزرگ کا نظام الملک طوسی اور جلال الدین اکبر کا فیضی۔ ان سب نے تاریخ  
عالم میں روشن ابواب کا اضافہ کیا۔

(۲۷۹) اے کعب بن عجرہ! خدا تمہیں ان امراء کے شر سے بچائے جو  
میرے بعد آئیں گے جو شخص ان کے ہاں جا کر ان کے جھوٹ کو سچ کہے گا اور ظلم  
میں ان سے تعاون کرے گا وہ میرا نہیں اور نہ میں اس کا۔ اے حوض کوثر سے کچھ  
نہیں ملے گا۔ (ت۔ن)

(۲۸۰) إِذَا ابْتَغَى الْأَمِيرُ الرِّيْبَةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ (د)

”جب کوئی امیر، عوام پر جھوٹے الزام لگانے لگے، تو وہ انہیں آمادہ فساد  
(یا تباہ) کر دیتا ہے۔“

(۲۸۱) اللہ اس حکمران کے معاملات پر کبھی توجہ نہیں دیتا، جو لوگوں سے  
بے نیازی برتے۔ (ت)

(۲۸۲) محشر میں دو آدمی میری شفاعت سے محروم رہیں گے۔ اول:

ظالم و غاصب حکمران۔ دوم: وہ انسان جو جماعت کو چھوڑ جائے۔ (حم)

(۲۸۳) إِذَا جَارَ الْحُكَّامَ قَلَّ الْمَطْرُ۔ (فر)

”حاکم ظالم ہوں، تو بارش کم ہو جاتی ہے۔“

(۲۸۴) کسی عالم کے منہ سے یہ حدیث سنی تھی:

أَعْمَالُكُمْ عُمَالُكُمْ۔ ”تمہارے اعمال ہی اعمال (حکام) کی صورت

اختیار کر لیتے ہیں۔“

مطلب یہ کہ جیسے اعمال ویسے اعمال۔ لیکن کسی کتاب میں نہیں دیکھی۔

## (۳۴) خموشی

(۲۸۵) الصُّمْتُ سَيْدُ الْاِخْلَاقِ - (م)

”خموشی سب سے بڑا وصف ہے۔“

(۲۸۶) الصُّمْتُ زَيْنٌ لِلْعَالَمِ وَسَتْرٌ لِلْجَاهِلِ - (س)

”خموشی عالم کا حسن اور جاہل کا پردہ ہے۔“

علماء کی محفل میں ایک آدمی خاموش بیٹھا تھا۔ ایک فلسفی نے کہا۔ اگر تم عقل مند ہو، تو (خاموش رہ کر) حماقت کر رہے ہو، اور اگر احمق ہو تو دانش کا ثبوت دے ہو۔

## (۳۵) خواب

(۲۸۷) رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ كَلَامٌ يَكْتُمُ بِهِ الْعَبْدُ رَيْبَهُ فِي الْمَنَامِ (ط)

”مومن کا خواب ایک طرح کا کلام ہے۔ جو بندہ اپنے رب سے کرتا ہے۔“

(۲۸۸) اَصْدَقُ الرُّؤْيَا رُؤْيَا الْاَسْحَارِ - (م)

”سحر کا خواب بہت سچا ہوتا ہے۔“

## (۳۶) خودکشی

(۲۸۹) جو شخص پہاڑ سے کود کر خودکشی کرے گا، وہ جہنم میں ادنیٰ

پوٹیوں سے سدا کو دتا رہے گا۔ جو شخص زہر کھا کر مرے گا، وہ دوزخ میں سدا زہر

پیتا رہے گا۔ اور اپنے آپ کو خنجر (یا لوہے کے کسی اور اوزار) سے ہلاک کرنے والا

جہنم میں ہمیشہ اپنے پیٹ میں خنجر بھونکتا رہے گا۔ (بخ۔ د۔ ت)

(۲۹۰) حضور ﷺ کو کسی نے بتایا کہ فلاں شخص نے خودکشی کی ہے۔

فرمایا۔ میں اس کا جنازہ نہیں پڑھوں گا۔ (د)

(۲۹۱) خودکشی کرنے والے پر جنت حرام ہے۔ (بخ)

## (۳۷) خوش خلقی

(۲۹۲) اكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا۔ (ما)

”اسی مومن کا ایمان کامل ہے جس کا خلق (سلوک) اچھا ہو۔“

(۲۹۳) الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ۔ (مس)

”نیکی خوش اخلاقی کا دوسرا نام ہے“

(۲۹۴) بُعِثْتُ لِأَتِمَّ حُسْنَ الْأَخْلَاقِ۔ (د)

”میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ حسن اخلاق کی تکمیل کروں۔“

(۲۹۵) مومن کی میزان اعمال میں سب سے بھاری چیز حسن اخلاق ہے۔

(حم)

(۲۹۶) أَحْسَبَابُكُمْ أَخْلَاقُكُمْ وَأَنْسَابُكُمْ أَعْمَالُكُمْ۔ (فر)

”تمہارے اخلاق تمہارا حسب اور تمہارے اعمال تمہارا نسب ہیں۔“

(۲۹۷) ایک آدمی حسن اخلاق سے وہی مقام حاصل کر سکتا ہے جو ایک

قائم اللیل کورات بھر کی عبادت سے ملتا ہے۔ (طب)

(۲۹۸) حسن خلق نصب دین ہے۔ (ہق)

(۲۹۹) حُسْنُ الْخُلُقِ وَكَشْفُ الْأَذَى يَزِيدُكَ فِي الرِّزْقِ۔

(فر)

”حسن خلق اور دکھ دور کرنے سے رزق بڑھتا ہے۔“

(۳۰۰) مُدَارَاةُ النَّاسِ صَدَقَةٌ۔ (سط)

”لوگوں سے حسن سلوک صدقہ ہے۔“

(۳۰۱) جنت میں اکثر لوگ حسن خلق اور تقویٰ کی وجہ سے داخل ہونگے

(ت)

(۳۰۲) حضور ﷺ عموماً یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

”اللّٰهُمَّ حَسِّنْ خُلُقِي كَمَا احْسَنْتَ خُلُقِي۔ (حم)

”اے اللہ میرے خلق (تقویم) کی طرح میرے خلق کو بھی حسین بنا دے۔“

و

## (۳۸) دانش و حکمت

اس عنوان کے تحت حضور ﷺ کے چند فلسفیانہ ارشادات درج ہونگے۔

(۳۰۳) حُبُّكَ الشَّيْءَ يَعْصِي وَيُصِم۔ (د)

”کسی شے سے محبت اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے۔“

(۳۰۴) زیادہ ہنسنے سے دل مرجاتا ہے۔ (ت)

(۳۰۵) اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ: میرا سکوت فکر ہو اور نطق ذکر۔ کہ

میری نظر عبرت گیر ہو، اور کام امر بالمعروف۔ (رس)

(۳۰۶) عقبہ بن عامر نے پوچھا کہ نجات کیا ہے؟ فرمایا۔ زبان کو بند

اور گھر کو کشادہ رکھنا۔ (ت)

گھر کو کشادہ رکھنے کا مفہوم مہمان نوازی ہے۔

(۳۰۷) جنگل میں سکونت رکھنے والا علم سے خالی رہے گا۔ شکار کا

شوقینِ فرائض سے غافل ہو جائے گا۔ اور شاہوں کے در پر جانے والا ابتلا میں پڑ جائے گا۔ تم جتنا بادشاہ کے قریب جاؤ گے اتنا ہی خدا سے ہٹتے جاؤ گے۔

(ت۔ د۔ ن)

(۳۰۸) دو نعمتیں ایسی ہیں جنہیں پا کر بیشتر لوگ نقصان اٹھاتے ہیں۔ صحت اور فراغت۔ (نخ۔ ت)۔ کیونکہ وہ ان کا صحیح استعمال نہیں کرتے۔

(۳۰۹) المؤمنُ غرُّ کریمٌ والفاجرُ خبٌّ لئیم۔ (ت)

”مومن، کریم و سادہ دل ہوتا ہے۔ اور فاجر، بخیل و سنگدل (دغا باز، کمینہ)

(۳۱۰) خیرُ شُبَّابکم من تشبَّہ بِکھو لکم و شرُّ کھو لکم من

تشبَّہ بِشُبَّابکم۔ (رس)

”تمہارے بہترین جوان وہ ہیں۔ جو وقار و متانت میں بوڑھوں جیسے ہوں اور بدترین بوڑھے وہ ہیں جو بڑھاپے میں جوانوں جیسی حرکتیں کرتے ہوں۔“

(۳۱۱) الحکمةُ عشر اجزاء تسعة فی العزلة و واحد فی الصمت۔

(حا)

”دانش کے دس حصے ہیں۔ نو خلوت میں ملتے ہیں، اور ایک خموشی میں۔“

(۳۱۲) من لا دین له لا عقل له۔ (سط)

”بے دین عقل سے خالی ہوتا ہے۔“

(۳۱۳) ابتغوا الخیر عند حسان الوجوه۔ (قط)

”بھلے کی امید، خوش صورت لوگوں سے رکھو۔“

(۳۱۴) اتمکم عقلاً اشدکم اللہ خوفاً۔ (سط)

”تم میں سب سے بڑا عقل مند وہ ہے، جو اللہ سے بہت ڈرے۔“

(۳۱۵) اشد الناس عذاباً من یری الناس خیراً و لا خیر فیہ۔

(فر)

- (۳۱۶) السَّنَةُ سَنَتَانِ مِنْ نَبِيِّ وَمِنْ إِمَامٍ عَادِلٍ - (فر)  
 ”سنت کے ماخذ دو ہیں۔ پیغمبر اور امام عادل۔“
- (۳۱۷) الشَّيْبُ نُورُ الْمُؤْمِنِ - (سط)  
 ”پیری مومن کا نور ہے۔“
- (۳۱۸) عَلَيْكُمْ بِالْحُزْنِ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ الْقَلْبِ - (ب)  
 ”غم کی تلاش کرو کہ یہ قفل دین کی کلید ہے۔“
- (۳۱۹) سُرْعَةُ الْمَشْيِ تَذْهَبُ بِهَاءِ الْمُؤْمِنِ - (سط)  
 ”تیز چلنے سے مومن کا وقار جاتلا رہتا ہے۔“
- (۳۲۰) النَّشَاءُ مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ - (ماج)  
 ”بکری جنت کا جانور ہے۔“
- شاید اس لئے کہ یہ غریبوں کو دودھ پلاتی ہے۔ خود بخود چر، چک کر گھرا جاتی ہے اور جنگلی بوٹیاں کھانے کی وجہ سے اس کا دودھ شفا ہوتا ہے۔
- (۳۲۱) لَيْسَ لِلْمُؤْمِنِ رَاحَةٌ دُونَ لِقَاءِ رَبِّهِ - (کنوز)  
 ”مومن کو اللہ کی ملاقات ہی سے راحت مل سکتی ہے۔“
- (۳۲۲) لِلْمَرَاةِ سِتْرَانِ الزَّوْجِ وَالْقَبْرِ - (سط)  
 ”ایک عورت کو ڈھانکنے والی چیزیں دو ہیں۔ شوہر اور قبر۔“
- (۳۲۳) اللَّعْبُ بِالْحَمَامِ يُورِثُ الْفَقْرَ - (فر)  
 ”کبوتر بازی کا نتیجہ تنگی رزق ہوتا ہے۔“
- (۳۲۴) مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكُونَ أَقْوَى النَّاسِ فَلْيَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ - (سط)  
 ”جو شخص سب سے زیادہ طاقتور بننا چاہتا ہے وہ اللہ پر توکل کرے۔“

- (۳۲۵) لَا تَسْبُوْا الْاَرْضَ فَاِنَّهَا اُمَّكُمْ - (فر)  
 ”زمین کو گالیاں نہ دو کہ یہ تمہاری ماں ہے۔“
- (۳۲۶) لَا تَسْبُوْا الدَّهْرَ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ - (مس)  
 ”زمانے کو گالیاں نہ دو، کہ خدا ہی زمانہ ہے۔“
- (۳۲۷) لَا فُقْرَ اَشَدَّ مِنْ الْجَهْلِ - (سط)  
 ”جہالتِ افلاس کی بدترین قسم ہے۔“
- (۳۲۸) لَا يَزِيْدُ فِي الْعَمْرِ اِلَّا الْبِرَّ - (مس)  
 ”عمر صرف نیکی سے لمبی ہوتی ہے۔“
- (۳۲۹) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ -  
 ”میں پناہ مانگتا ہوں کفر، فقر، (افلاس) اور عذابِ قبر سے۔“
- (۳۳۰) اِذَا ارَدْتَ اَنْ يُحِبَّكَ النَّاسَ فَارْزُقْ فِي الدُّنْيَا -  
 (ماج)  
 ”اگر تم دنیا کے محبوب بننا چاہتے ہو تو دنیا سے بے نیاز ہو جاؤ۔“
- (۳۳۱) اللّٰهُ يَمَارِي كَوْمُومِنَ الْجَسْمِ بِرُكْبَتَيْ غَالِبٍ نَّهِيْمٍ هُوْنِي دَعَا -  
 (فر)

### (۳۹) دعا و بددعا

- (۳۳۲) تین دعائیں لازماً سنی جاتی ہیں۔ ظلم کی دعا۔ مسافر کی دعا، اور بیٹے کے متعلق والد کی (بد) دعا۔ (بخ۔ مس۔ د۔ ت)
- (۳۳۳) تمہارا رب تہی و کریم ہے، اور جب کوئی بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اسے شرم آتی ہے کہ انہیں خالی لوٹا دے۔ (د۔ ت)

(۳۳۴) اَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ مَنْ قَلِبَ غَافِلٍ لِاهِ-

(ت)

”یاد رکھو کہ اللہ غافل اور لاپرواہ دل کی کبھی نہیں سنتا“۔

(۳۳۵) لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قِطْعَةٍ رَجِيمٍ-

(د-ت)

”اللہ بندے کی ہر دعا سنتا ہے، سوائے اس صورت کے کہ وہ کوئی بری

چیز مانگے۔ یا کسی کارِ شہہ قرابت منقطع کرنا چاہے“۔

(۳۳۶) اپنے آپ، اپنی اولاد، اپنے خدام اور اپنے اموال کے لئے

بددعا نہ کرو ایسا نہ ہو کہ وہ وقت قبولیت ہو اور تمہاری دعا قبول ہو جائے۔ (د)

(۳۳۷) تم اپنی تمام حاجات اللہ سے مانگا کرو، یہاں تک کہ اگر

تمہارے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو بھی اس سے کہو۔ (ت)

(۳۳۸) امام عادل۔ صائم اور مظلوم کی دعا کبھی خالی نہیں جاتی۔ اللہ

ان دعاؤں کو بادلوں سے اوپر لے جاتا ہے۔ آسمانوں کے دروازے کھل جاتے

ہیں، اور اللہ کہتا ہے مجھے اپنی عزت و عظمت کی قسم! میں یقیناً تمہاری مدد کروں گا

خواہ اس میں کچھ وقت لگے۔ (ت)

(۳۳۹) الدُّعَاءُ سَلَاخُ الْمُؤْمِنِ - (رس)

”دعا مومن کا ہتھیار ہے“۔

(۳۴۰) اللہ تعالیٰ ہر شب سحر کے وقت فلک دنیا پر اتر کر آواز دیتا ہے۔

کوئی ہے دعا مانگنے والا، کہ میں منظور کروں؟ طلب کرنے والا کہ میں دوں؟ اور

گناہوں پر نادم کہ میں اس کے گناہ معاف کر دوں؟ (حم)

(۳۴۱) لوگوں نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ کون سی دعا سنی جاتی ہے۔

- فرمایا۔ جو وقتِ سحر یا صلوٰۃ مفروضہ کے بعد مانگی جائے۔ (ت)
- (۳۴۲) جب انسان سجدے میں گرتا ہے تو وہ اللہ کے بہت قریب جا پہنچتا ہے اس وقت بہت دعا مانگو۔ (د-ن)
- (۳۴۳) قضا کو صرف دعا لوٹا سکتی ہے۔ (ت)
- (۳۴۴) جنت میں جب اللہ ایک آدمی کو بلند تر درجہ پر فائز کرے گا، تو وہ پوچھے گا کہ یہ کیسے ہوا؟ جواب ملے گا کہ تیری اولاد نے تیرے لئے دعا کی تھی۔ (ر)

## (۴۰) دولت کا فتنہ

- (۳۴۵) جب ابو عبیدہ بن جراح بحرین سے جزیہ جمع کر کے لوٹے تو انصار نے نمازِ صبح حضور ﷺ کے ساتھ پڑھی۔ بعد از صلوٰۃ حضور ﷺ نے فرمایا:
- ”تم نے سنا ہوگا کہ ابو عبیدہ مال لے کر آیا ہے“ حاضرین نے کہا۔ ہاں۔ فرمایا۔ تو خوش ہو جاؤ اور خوش کن امید رکھو۔ لیکن خدا کی قسم، مجھے تمہارے افلاس کی فکر نہیں فکر ہے تو یہ کہ اگلی اقوام کی طرح کہیں تمہارے ہاں بھی دولت کی فراوانی نہ ہو جائے، ان کی طرح باہم الجھنے نہ پڑو، اور تمہیں یہ دولت تباہ نہ کر دے۔ (بخ)
- (۳۴۶) قیامت کے دن وہ اونٹ جس کی زکوٰۃ نہ نکالی گئی ہو، اپنے مالک کو کھروں کے نیچے سل ڈالے گا۔ (بخ)
- (۳۴۷) زکوٰۃ نہ دینے والے کا مال قیامت کے دن سانپ بن کر اس کے گلے کا طوق بن جائے گا، اور اس کے جبروں کو بار بار ڈسنے کے بعد کہے گا۔ میں ہوں تیرا مال، میں ہوں تیرا خزانہ۔ (بخ)
- (۳۴۸) تم میں سے ہر شخص خیرات دے کر، خواہ وہ ایک چھوہارا ہی ہو،

آگ سے بچے۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو میٹھی بات ہی سہی۔ (بخ)  
 (۳۴۹) لَعْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَلِ الرَّبْوِ وَمُوكِلِهِ  
 وشاهدِيه و كاتبه - (د-ت)

”حضور ﷺ نے سو دکھانے اور کھلانے والے، دستاویز کے کاتب اور  
 گواہوں پر لعنت بھیجی ہے۔“

(۳۵۰) إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ - (حم)  
 ”ہر امت کسی نہ کسی فتنے سے دوچار ہوتی رہی۔ میری امت کا فتنہ دولت ہے۔“  
 (۳۵۱) لَعْنُ عَبْدُ الدِّينَارِ - (ت)  
 ”بندہ زر پر خدا کی لعنت۔“

## ذ

### (۴۱) ذکر خدا

(۳۵۲) اللہ کا ذکر کرنے والے فرشتوں میں محصور رہتے ہیں۔ ان پر  
 رحمت و سکون کی شبنم برستی ہے۔ اور اللہ نور یا ان عرش کے سامنے ان کا ذکر کرتا ہے۔  
 (ت-مس)

(۳۵۳) اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ جب کوئی بندہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا تو میں  
 اسے تنہائی میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ جلوت میں یاد کرے تو جلوت میں یاد کرتا ہوں  
 اگر وہ میری طرف ایک بالشت آئے تو میں اس کی طرف ہاتھ بھر جاتا ہوں۔ اگر وہ  
 ہاتھ بھر آئے تو میں دو ہاتھ جاتا ہوں۔ اگر وہ چل کر آئے تو میں دوڑ کر جاتا ہوں۔  
 (ت)

(۳۵۳) عذاب الہی سے بچنے کے لئے اللہ کے ذکر سے موثر کوئی اور

عمل نہیں۔ (۱)

(۳۵۵) اشْرَفُ الْحَدِيثِ ذِكْرُ اللَّهِ - (فر)

”عظیم ترین کلام اللہ کا ذکر ہے۔“

(۳۵۶) جسے یہ چار چیزیں مل گئیں وہ دنیا و آخرت کی خیر کا مالک بن

گیا۔ لسانِ ذکر، قلبِ شاکر و صابر اور نیک بیوی۔ (طب)

(۳۵۷) لِكُلِّ شَيْءٍ شِفَاءٌ وَ شِفَاءُ الْقُلُوبِ ذِكْرُ اللَّهِ - (فر)

”ہر شے کے لئے سامانِ شفا ہے اور دلوں کی شفا اللہ کے ذکر میں ہے۔“

(۲۲) رحم

(۳۵۸) اِرْحَمُوا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ -

(د)

”تم زمین والوں پر رحم کرو۔ آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔“

(۳۵۹) عرش پر اللہ کے ہاں ایک کتاب میں لکھا ہے کہ:

اِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي - (بخ)

”کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔“

(۳۶۰) اللہ نے اپنی رحمت کے سوجھے کئے۔ ننانویں تو پاس رکھ لئے،

اور ایک حصہ زمین پر بھیجا۔ مختلف جانداروں میں جذبہ رحمت اسی کی بدولت ہے اور

یہ اسی کا اثر ہے کہ ایک جانور اپنے بچے کو اپنے کھر سے بچاتا ہے۔ (ت)

(۳۶۱) ایک سفر میں ایک صحابی نے ایک پرندے کے بچے پکڑ لئے اور پرندہ سخت مضطرب ہو گیا۔ اتنے میں حضور ﷺ آ پہنچے۔ پرندے کی وجہ اضطراب دریافت کرنے کے بعد فرمایا:

رُدُّوا ولدھا الیہا۔ (د) ”کہ اس کے بچے کو چھوڑ دو“۔

(۳۶۲) جس شخص میں یہ تین چیزیں ہوں، اللہ یہاں سے پناہ میں رکھے گا، اور وہاں جنت دے گا۔ کمزور پر رحم۔ والدین پر شفقت اور غلام یا خادم سے احسان۔ (ت)

(۳۶۳) من لا یُرحم لا یُرحم۔ (خ)

”جو شخص دوسروں پر رحم نہیں کرتا وہ خود بھی رحم سے محروم رہتا ہے۔“

(۳۶۴) خاب عبد وخسرو یجعل اللہ فی قلبہ رحمةً للبشر۔ (ط)

”ناکام اور زیاں کار ہے وہ شخص جس کے دل میں اللہ نے جذبہ رحم نہ ڈالا ہو۔“

(۳۶۵) قال اللہ انا عندا المنکسرة قلوبہم۔ (ط)

”اللہ کہتا ہے کہ میں شکستہ دل لوگوں کے ہاں ملوں گا۔“

(۳۶۶) جو شخص چھوٹے پر رحم اور بڑے کی عزت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ت)

## ز

### (۴۳) زبانِ خلق

(۳۶۷) ایک دن رسول خدا ﷺ (اور چند صحابہؓ) کے پاس سے

ایک جنازہ گذرا۔ سب صحابہؓ نے متوفی کی تعریف کی۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا۔ اس کے لئے یقینی ہے۔ پھر ایک اور جنازہ گذرا۔ سب نے اسے برا بھلا کہا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اس کے لئے بھی یقینی ہے۔ عمرؓ نے پوچھا۔ اے رسول اللہ! کیا یقینی ہے؟ فرمایا۔ پہلے کے لئے جنت اور دوسرے کے لئے جہنم۔ کیونکہ تم زمین پر اللہ کے گواہ (ترجمان۔ زبان) ہو۔ (ت۔ ن۔ ماج۔ مس۔ بخ۔)

(۳۶۸) جس مسلمان کو چار آدمیوں نے اچھا کہہ دیا وہ جنت میں جائے گا۔ ہم نے پوچھا، اور تین والا؟ تو فرمایا۔ تین والا بھی۔ پھر پوچھا۔ دو والا؟ تو فرمایا۔ دو والا بھی۔ اس کے بعد ہم رک گئے اور ایک والے کے متعلق دریافت نہ کیا۔ (بخ)

(۳۶۹) إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَى اللَّهِ أَحَبُّكُمْ إِلَى النَّاسِ -

(طس)

”اللہ کو وہی آدمی سب سے زیادہ پسند ہے جسے لوگ سب سے زیادہ پسند کریں“۔

(۳۷۰) اگر تمہارے ہمسائے تمہیں اچھا کہیں، تو تم اچھے ہو، ورنہ برے۔

(حم)

## (۴۴) زکوٰۃ وصدقہ

زکوٰۃ کی شرح:

- (۱) اونٹ ۵ سے ۲۵ تک کی زکوٰۃ : ایک بکری  
 اونٹ ۲۶ سے ۳۵ تک " : بچہ شتر ایک سال کا۔  
 " ۳۶ سے ۴۵ تک " : بچہ شتر دو سال کا۔

(۲) گائے ۳۰ پر " " : ایک سال کا ایک بچھڑا۔

گائے ۳۱ سے ۴۰ پر " " : دو سال کا ایک بچھڑا۔

(۳) بکری ۴۰ سے ۱۲۰ : ایک بکری۔

بکری ۱۲۱ سے ۲۰۰ : دو بکریاں۔

بکری ۲۰۱ سے ۴۰۰ : تین بکریاں۔

(۴) سونا کم از کم نصاب  $\frac{1}{4}$  تولہ  
چاندی " "  $52 \frac{1}{4}$  تولہ  
نقد روپیہ

سب کی زکوٰۃ تقریباً چالیسواں حصہ ہے۔

پوری تفصیل کتب فقہ میں دیکھئے۔

(۳۷۱) گھوڑے اور غلام پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔ ہر چالیس درہم کی زکوٰۃ

ایک درہم ہے۔ ایک سونوے درہم (بلکہ ایک سونانوے) تک کوئی زکوٰۃ نہیں۔

اور دوسو درہم کی زکوٰۃ پانچ درہم ہے۔ (ت۔ن۔د۔)

(۳۷۲) اگر کوئی شخص کسی مال دار یتیم کا متولی مقرر ہو جائے تو وہ مال

یتیم کو تجارت میں لگائے تاکہ اس مال کو صدقہ (زکوٰۃ) ہی نہ کھا جائے۔ (ت)

(۳۷۳) لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ۔ (ت۔د)

”غنی نیز توانا وصحت مند آدمی کے لئے صدقہ حلال نہیں۔“

(۳۷۴) سخی خدا، انسان اور جنت کے قریب ہوتا ہے۔ اور بخیل ان

سب سے دور لیکن جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ (ت)

(۳۷۵) جب ایک آدمی کوئی اچھی چیز خیرات میں دیتا ہے خواہ وہ ایک

کھجور ہی ہو (اور اللہ صرف اچھی چیز ہی کو قبول کرتا ہے) تو اللہ اسے اپنی مٹھی میں

لے کر یوں پالتا ہے، جیسے کوئی بچھڑے اور اونٹ کے بچے کو پالے۔ اور وہ رفتہ رفتہ

پھاڑ سے بڑی ہو جاتی ہے۔ (د)

(۳۷۶) فرمایا کہ ایک دفعہ ایک درہم، ایک لاکھ درہم سے بڑھ گیا۔ کسی نے پوچھا۔ کیسے؟ فرمایا۔ ایک آدمی کے پاس صرف دو درہم تھے۔ ایک نیا اور دوسرا گھسا ہوا۔ اس نے نیا اللہ کی راہ میں دے دیا۔ ایک اور آدمی نے اپنے ذخائرِ دولت میں سے ایک لاکھ خیرات کر دیا۔ (اللہ کے ہاں اس ایک درہم کی قدر اس ایک لاکھ سے زیادہ تھی۔)

(۳۷۷) صدقہ خدا کے غضب کو فرو کرتا اور بری موت (جو حادثہ، طویل بیماری، یا الم ناک مرض کا نتیجہ ہو) کو ٹالتا ہے۔ (ت)

(۳۷۸) اگر تم نے ایک دینار اللہ کی راہ میں دیا۔ ایک کسی گردن کو آزاد کرانے پر صرف کیا۔ ایک کسی مسکین کو دیا۔ اور ایک اپنے عیال پر صرف کیا تو ان میں سے سے زیادہ اجر آخری دینار کا ہوگا۔ (مس)

(۳۷۹) پہاڑوں کی تخلیق کے بعد فرشتوں نے اللہ سے پوچھا۔ اے رب! کیا کوئی چیز پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط موجود ہے؟ کہا۔ ہاں لوہا۔ پھر پوچھا، اور لوہے سے قوی تر؟ فرمایا۔ آگ۔ پھر پوچھا۔ آگ سے زیادہ طاقت ور؟ کہا پانی۔ پھر پوچھا۔ پانی سے محکم تر؟ کہا۔ ہوا۔ پھر پوچھا۔ ہوا سے عظیم تر؟ کہا۔ وہ آدمی جو دائیں ہاتھ سے خیرات کر لے اور بائیں کو خبر نہ ہونے دے۔ (ت)

(۳۸۰) مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَلَا تَوَاضَعَ عَبْدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ۔ (ما۔ ت)

”مال صدقے سے کم نہیں ہوتا۔ دوسروں کی خطائیں معاف کرنے سے عزت بڑھتی ہے۔ اور اللہ کی خاطر انکسار اختیار کرنے درجہ بلند ہوتا ہے۔“ (ما)

(۳۸۱) خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَأَبْدَاءُ بِمَنْ تَعُولُ

(د۔ ن)

”عمدہ صدقہ وہ ہے جو صاحبِ ثروت دے۔ صدقہ دیتے وقت اپنے عیال سے شروع کرو۔“

(۳۸۲) ایک دن حضور ﷺ نے صدقہ کا حکم دیا۔ تو ایک آدمی کہنے لگا۔

حضور! میرے پاس ایک دینار ہے۔ فرمایا۔ اپنے آپ پر خرچ کر۔ کہا۔ ایک اور بھی ہے۔ فرمایا اپنی اولاد پر خرچ کر۔ کہا ایک اور بھی ہے۔ فرمایا۔ اپنی بیوی پر خرچ کر۔ کہا۔ ایک اور بھی ہے۔ فرمایا۔ خادم پر خرچ کر۔ کہا۔ ایک اور بھی ہے۔ فرمایا جہاں چاہے خرچ کر۔ (د۔ن)

(۳۸۳) مسکین کو خیرات دینا صدقہ ہے، اور رشتہ دار کو کچھ دینا صلہ

رحمی بھی اور صدقہ بھی۔ (ن)

(۳۸۴) اے انسان! تیرے لئے بہتر یہ ہے کہ تو اپنی فاضل دولت

(اللہ کی راہوں میں) خرچ کرے۔ اسے روک لینا مضرت ثابت ہوگا اپنی ضروریات پر خرچ کرنا معیوب نہیں۔ خیرات اپنے عیال سے شروع کرو۔ اور مت بھولو کہ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ (مس۔ت)

(۳۸۵) اگر تم اللہ پر صحیح معنوں میں توکل کرو گے، تو وہ تمہیں اسی طرح

روزی دے گا، جیسے پرندوں کو۔ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر لوٹتے ہیں۔

(ت)

(۳۸۶) تین چیزوں اتنی یقینی ہیں کہ میں ان کے متعلق قسم کھا سکتا ہوں

انہیں یاد رکھو۔ اول: خیرات سے مال کم نہیں ہوتا۔

دوم: اگر مظلوم صبر کرے تو اللہ اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے۔

سوم: جب کوئی شخص مانگنا شروع کر دے، تو اللہ اس پر فقر و افلاس کا

دروازہ کھول دیتا ہے۔ (ت)

(۳۸۷) حضور ﷺ نے جب معاذ کو یمن کا قاضی مقرر کیا۔ تو فرمایا کہ وہاں جا کر لوگوں کو بتانا کہ اللہ ایک ہے اور میں اس کا رسول ہوں۔ یہ مان لیں تو پھر کہنا کہ اللہ نے ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ یہ بھی مان لیں تو بتانا کہ اللہ نے صدقہ کا حکم دیا ہے جو اغنیاء سے لے کر فقراء کو دیا جائے گا۔ (بخ)

(۳۸۸) جب حضور ﷺ کی رحلت کے بعد بعض قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ تو ابو بکرؓ نے ان پر چڑھائی کا ارادہ فرمایا۔ اس پر عمرؓ نے کہا، کہ آپ ایسے لوگوں کے خلاف کیسے تلوار استعمال کر سکتے ہیں جو کلمہ پڑھتے ہیں۔ فرمایا میں ان لوگوں سے یقیناً لڑوں گا جو صلوة میں تفریق ڈالتے ہیں۔ زکوٰۃ مال پاس رکھنے کا خراج ہے..... (بخ)

(۳۸۹) حکیم بن حزام نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ کیا مجھے اس نیکی کا اجر بھی ملے گا جو میں نے جاہلیت میں کی تھی؟ مثلاً صدقہ، صلہ رحم کرنا، اور غلام آزاد کرنا۔ فرمایا۔ تم اپنی نیکیوں سمیت ایمان لائے ہو۔ (بخ)

(۳۹۰) اگر کوئی شخص دوسرے کی مالی مدد نہ کر سکے تو شر سے رکے، اور نیکی کی تبلیغ کرے۔ یہی اس کا صدقہ ہے۔ (مخلص۔ بخ)

(۳۹۱) حضور ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا۔ اور پوچھا کہ کیا میں بھی ہجرت کروں؟ فرمایا۔ کیا تمہارے پاس صدقہ دینے کے لئے اونٹ ہیں؟ کہا۔ ہیں۔ فرمایا۔ ہجرت بہت سخت چیز ہے۔ تم دریاؤں کے اس پار رہ کر صدقہ دیا کرو۔ اللہ تمہیں پورا اجر دے گا۔ (بخ)

(۳۹۲) ابن مسعودؓ کی زوجہ زینبؓ، حضور ﷺ کی خدمت میں گئی، اور کہا۔ یا رسول اللہ! آج آپ نے صدقے کا حکم دیا ہے۔ اور میرے پاس کچھ زیور ہے۔ میرے شوہر کہتے ہیں کہ وہ اور اس کے بچے اس کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ فرمایا ابن مسعودؓ کی رائے صحیح ہے۔ (مخلص۔ بخ)

(۳۹۳) اُمّ سلمہؓ نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ کیا اپنے بچوں پر خرچ کرنے کا بھی کوئی اجر ہے؟ فرمایا۔ ان پر خرچ کرو، اس کا اجر یقینی ہے۔ (بخ)

(۳۹۴) بارانی یا چشموں سے سیراب شدہ زمین کی پیداوار سے عشر نکالو۔ اور کنویں والے لکھیت سے خمس۔ (بخ)

(۳۹۵) نماز عید پر جانے سے پہلے ہر شخص، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، چھوٹا ہو یا بڑا، کھجوروں یا جو ایک صاع بطور صدقہ دے۔ (صاع: تقریباً پونے تین سیر)۔ (بخ)

(۳۹۶) فَكُو الْعَانِي وَاطْعَمُوا الْجَانِعَ وَعَوَّدُ الْمَرِيضِ۔ (بخ)

”اسیر کا آزاد کرادو۔ بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی عیادت کرو۔“

(۳۹۷) جب ایک مسلمان درخت لگاتا یا کاشت کرتا ہے اور اسے پرندے، انسان اور مویشی سب کھاتے ہیں تو یہ صدقہ شمار ہوتا ہے۔ (بخ)

(۳۹۸) بیواؤں اور مسکینوں کی امداد کرنے والے کا مقام وہی ہے، جو غازی کا یا شب زندہ دار صائم کا۔ (بخ)

(۳۹۹) دو (۲) کا کھانا تین کے لئے، اور تین کا چار کے لئے کافی ہوتا ہے۔ (بخ)

(۴۰۰) كل معروف صدقة۔ (بخ)

”ہر اچھا کام صدقہ ہے۔“

(۴۰۱) ماتلف مال في برّ بحرٍ الا بحبس الزكوة (طس)

”بحر و بر میں بربادی مال کا سبب زکوٰۃ نہ دینا ہے۔“

(۴۰۲) جب کوئی قوم زکوٰۃ روک لیتی ہے، تو اللہ اسے قحط میں مبتلا کر

دیتا ہے۔ (طس)

(۴۰۳) جب کوئی مسلمان کسی مفلس مسلمان کو کوئی کپڑا دیتا ہے تو جب تک اس کا ایک چھیترا بھی اس کے بدن پر باقی رہے، وہ (دینے والا) اللہ کی پناہ میں رہتا ہے۔ (ت)

(۴۰۴) اللہ اس شخص کا صدقہ قبول نہیں کرتا، جو اپنے مفلس رشتہ داروں کو چھوڑ کر کسی اور کو صدقہ دے۔ (طس)

(۴۰۵) حضور ﷺ نے دو عورتوں کی کہانی سن کر، جو اپنے شوہروں یا دیگر قرابت داروں کو صدقہ دینا چاہتی تھیں۔ فرمایا:

لہما اجران. اجر القرابة واجر الصدقة۔

”ان کے لئے دو اجر ہیں۔ صلہ رحم اور صدقے کا۔ (مس)

(۴۰۶) ایسے غلام کو کچھ دینا، جو برے آقا کے ہاں رہتا ہو، بہترین صدقہ ہے۔ (طس)

(۴۰۷) انما المسکین الذی یتعفف۔ (رس)

”مسکین وہ ہے جو سوال سے بچے۔“

(۴۰۸) وہ شخص قطعاً مومن نہیں، جو خود تورات کو سیر ہو کر سوائے اور اس

کا ہمسایہ بھوکا رہے، اور اسے اس کی حالت کا علم ہو۔ (طب)

(۴۰۹) مجھے جبریل نے ہمسایہ کی امداد کے متعلق اتنی مرتبہ کہا کہ:

ظننت انہ سیورثہ۔ کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ شاید اللہ اسے شریک وراثت

بنادے گا۔ (ت)

(۴۱۰) راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا صدقہ ہے۔ (بخ)

(۴۱۱) تمام اسلامکم اداء الزکوٰۃ۔ (فر)

”اسلام زکوٰۃ دینے ہی سے مکمل ہوتا ہے۔“

(۴۱۲) محشر کی گرمی میں صدقہ چتر بن کر صدقہ دینے والے کو بچائے گا۔

(سط)

(۴۱۳) الصَّدَقَةُ تَسُدُّ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ السُّوءِ۔ (نر)

”صدقہ سے دکھ کے ستر دروازے بند ہو جاتے ہیں۔“

## (۴۵) زن و شوہر

(۴۱۴) اگر میں کسی کو غیر اللہ کے سامنے سجدے کی اجازت دے سکتا تو

بیوی سے کہتا کہ وہ شوہر کے آگے سجدہ کرے۔ (ت)

(۴۱۵) اگر کوئی عورت اس حال میں فوت ہو، کہ اس کا شوہر اس سے

راضی ہو، تو وہ جنت میں جائے گی۔ (ت)

(۴۱۶) حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ کونسی عورت اچھی ہے؟ فرمایا۔ وہ،

جسے دیکھ کر شوہر خوش ہو۔ جو حکم شوہر کی تعمیل کرے اور اپنی جان یا مال کے معاملے

میں اتنی ضد نہ کرے کہ شوہر ناراض ہو جائے۔ (ن)

(۴۱۷) یاد رکھو کہ کچھ حقوق شوہر کے بیوی پر ہیں اور کچھ بیوی کے شوہر

پر۔ شوہر کے حقوق یہ کہ بیوی اس کے بستر پر غیر کونہ سونے دے، اور نہ ایسے آدمی کو

گھر میں آنے دے۔ بیوی کا حق یہ کہ اسے عمدہ کھانا اور لباس ملے۔ (ت)

(۴۱۸) بیوی کے منہ پر نہ تھپڑ مارو، نہ اسے برا بھلا کہو، اور گھر کے سوا

اسے کہیں اور تہامت چھوڑو۔ (ت۔د)

(۴۱۹) کوئی مومن اپنی بیوی سے ناراض نہ رہا کرے۔ اگر بالفرض اس

میں کوئی عیب ہے، تو کوئی نہ کوئی خوبی بھی تو ہوگی۔ (مس)

(۴۲۰) قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے بڑی خیانت یہ ہوگی کہ

- میاں یا بیوی خلوت کی باتیں باہر بتادے۔ (ذ۔مس)  
 (۴۲۱) أَخْفُ النَّسَاءِ صِدَاقًا عَظْمُهُنَّ بَرَكَتٌ۔ (فر)  
 ”وہ عورت بہت مبارک ہے جس کا مہر بہت کم ہو۔“

## س

### (۴۲۶) سلام کہنا

- (۴۲۲) جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں جائے، تو سلام کہے، اور وہاں سے اٹھنے لگے تو دوبارہ سلام کہے۔ (ت۔د)  
 (۴۲۳) جب تم گھر میں قدم رکھو تو سلام کہو۔ یہ سلام خود تمہارے لئے اور تمہارے گھر والوں کے لئے باعث برکت ہوگا۔ (ت)  
 (۴۲۴) حضور ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ کونسا سلام اچھا ہے۔ فرمایا۔ کھانا کھلانا، اور آشنا و بے گانہ سب کو سلام کہنا۔ (بخ۔د)  
 (۴۲۵) ایک دفعہ انسؓ چند بچوں کے پاس سے گذرے تو انہیں سلام کہا۔ اور فرمایا کہ حضور ﷺ کا طریقہ بھی یہی تھا۔ (ت)  
 (۴۲۶) ایک گروہ میں سے صرف ایک کا سلام کہنا یا جواب سلام دینا کافی ہے۔ (د)

(۴۲۷) وہ آدمی اللہ کو بہت پسند ہے جو سلام میں پہل کرے۔

(ت۔د)

(۴۲۸) سوار پیدا ہو، سیدل قاعد (بیٹھا ہوا) کو اور کم زیادہ کو سلام کہیں

(بخ)

- (۲۲۹) ایک دوسرے سے مصافحہ کرو، تاکہ کینہ جاتا رہے۔ (ما)
- (۲۳۰) ابخل الناس من بخل بالسلام۔ (طب)
- ”سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو سلام کہنے میں بخل سے کام لے۔“
- (۲۳۱) جو شخص لوگوں سے تعظیماً کھڑے ہونے کی امید رکھے، اس کا ٹھکانہ جہنم میں ہوگا۔ (ت۔د)
- (۲۳۲) سلام میں پہل کرو۔ رشتہ قرابت کو جوڑو۔ کھانا کھاؤ۔ رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھو۔ تم بخیر و عافیت جنت میں جا پہنچو گے۔ (ت)

### (۲۷) سیرت رسول ﷺ

- (۲۳۳) مجھے پانچ ایسی چیزیں دی گئی ہیں جو پہلے کسی نبی کو نہیں ملی تھیں یعنی:
- ۱: میری ہیبت ایک ماہ کی مسافت پر محسوس کی جاتی ہے۔
- ۲: تمام زمین میرے لئے پاک سجدہ گاہ بنا دی گئی ہے۔ جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے، وہیں پڑھ لو۔
- ۳: پہلی امتوں کے لئے مالِ گنیمت جائز نہ تھا لیکن مجھ پر حلال کر دیا گیا ہے۔
- ۴: مجھے شفاعت کی اجازت دی گئی ہے۔
- ۵: پہلے انبیاء اپنی اقوام کی طرف مبعوث ہوئے تھے، اور مجھے ساری کائنات کی طرف بھیجا گیا ہے۔ (بخ)
- (۲۳۴) حَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشِعْ مِنْ خُبْرِ الشَّعِيرِ . (بخ)
- ”حضور ﷺ اس حال میں دنیا سے رخصت ہوئے کہ آپ نے کبھی جو کی روٹی بھی سیر ہو کر نہیں کھائی تھی۔“

(۴۳۵) ما اكل النبي خبزاً مرققاً ولا شاةً مسمومةً حتى لقي الله  
(بخ)

”حضور ﷺ نے زندگی بھر نہ تو پتی روٹی کھائی اور نہ بھنی ہوئی بکری۔“  
(۴۳۶) ما سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن شيءٍ قطَّ  
فقال لا۔ (بخ)

”حضور ﷺ سے جب بھی کوئی چیز مانگی گئی، تو آپ نے کبھی انکار نہ فرمایا۔“  
(۴۳۷) كان النبي صلى الله عليه وسلم أشدَّ حياءً من  
العدراءِ في خدرها۔ (بخ)

”حضور ﷺ ایک پردہ نشین دو تیزہ سے بھی زیادہ حیا دار تھے۔“  
(۴۳۸) حضور ﷺ سفر میں کارواں سے پیچھے رہ کر کمزوروں (واماندہ  
راہیوں) کا حوصلہ بڑھاتے۔ بعض کو اپنے پیچھے بٹھالتے اور ان کیلئے دعا بھی کرتے تھے۔  
(بخ)

(۴۳۹) حضرت صفیہؓ سے روایت ہے کہ ایک رات میں حضور ﷺ کو  
دیکھنے کے لئے مسجد میں گئی۔ جہاں آپ اعتکاف کر رہے تھے۔ جب میں ان سے  
رخصت ہونے لگی، تو آپ میرے ہمراہ باب مسجد تک آئے۔ اس وقت وہاں سے  
دو انصاری گذر رہے تھے۔ انہوں نے دیکھا تو قدم تیز کر دیئے۔ آپ نے آواز دی  
کہ ٹھہرو۔ اور دیکھو۔ یہ میری زوجہ صفیہ ہے۔ وہ بولے۔ سبحان اللہ! آپ کی ذات  
اقدس تمام شکوک سے بالاتر ہے۔ فرمایا شیطان انسان میں یوں داخل ہے، جیسے  
عروق میں لہو، ممکن ہے کہ وہ تمہارے دل میں کوئی برا خیال ڈال دیتا۔

(د۔س۔بخ)

(۴۴۰) بُعِثَتْ رَحْمَةٌ وَلَمْ أُبْعَثْ لِعَانًا۔ (بخ)



نے حکم دیا کہ اسے پیو۔ چنانچہ ہم میں سے بعض نے اسے تھپڑ اور بعض نے جوتے مارے۔ اور بعض نے اسے کپڑے سے پیٹا۔ (بخ۔ د)

(۲۳۸) حضور ﷺ اور ابو بکرؓ شرابی کو چالیس ڈرے مارتے تھے، اور عمرؓ اسی۔ (د)

(۲۳۹) مَا أَسْكَرَ كَثِيرَةً فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ۔ (ت۔ د)

”جس چیز کی مقدار کثیر نشہ دے اس کی مقدار قلیل حرام ہے۔“

(۲۵۰) نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُقْتَرٍ۔ (د)

”حضور ﷺ نے ہر اس چیز کی استعمال سے منع فرمایا جو نشہ دے یا ست کر دے۔“

(۲۵۱) اجتنبوا الخمر فانها ام الخبائث۔ (ن)

”شراب اُم الخبائث ہے۔ اس سے بچو۔“

(۲۵۲) الخمر داء (حم) : ”شراب بیماری ہے۔“

(۲۵۳) شارب الخمر ملعون۔ (فر) : ”شرابی لعنتی ہے۔“

(۲۵۴) من شرب الخمر اتى عطشا نايوم القيامة۔ (حم)

”شرابی قیامت کے دن پیاسا آئے گا۔“

(۲۵۵) من شرب الخمر خرج نور الايمان من جوفه۔ (ما)

”شرابی کے باطن سے نورِ ایمان نکل جاتا ہے۔“

(۲۹) شعر

(۲۵۶) إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الشُّعْرِ حِكْمًا۔ (د)

”بعض اوقات بیان جادو ہوتا ہے، اور شعر حکمت۔“

(۳۵۷) لبیدؑ کا یہ مصرعہ سب سے بڑی صداقت ہے، جو آج تک کسی شاعر کی زبان سے نکلی۔

الا كل شيء ما خلا الله باطل  
 ”یاد رکھو کہ اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے۔“  
 وكذا ابن ابي الصلتِ يَسْلِمُ  
 ابن ابي الصلتِ اسلام کے بہت قریب تھا  
 (رس)

## (۵۰) شکر

(۳۵۸) من لا يَشْكُرُ النَّاسَ لا يَشْكُرُ اللَّهَ - (ت)  
 ”جو شخص انسانوں کا مشکور نہ ہو، وہ اللہ کا شکر یہ بھی ادا نہیں کرتا۔“

## ص

## (۵۱) صبر

صبر کے دو مفہوم ہیں۔ اول مصائب و حوادث کو تقدیر الہی سمجھ کر برداشت کرنا۔ دوم ان سختیوں کو جو حصولِ کمال میں پیش آئیں، گوارا کرنا۔  
 یہ عنوان ان دونوں معانی پر حاوی ہے۔

۱۔ لبید بن ربیع، جاہلیت کا ایک عظیم شاعر تھا جو بعد میں اسلام لے آیا۔ اس کا ایک قصیدہ سب سے معلقات میں شامل ہے۔ وفات ۱۱ھ  
 ۲۔ طائف کا یہ جاہلی شاعر حشر و نشر، جنت و دوزخ،..... خیر و شر کا اسی طرح قائل تھا، جیسے کوئی مسلمان۔  
 اس کے کلام پر مذہبی رنگ بہت غالب تھا۔ یہ نبوت کا بھی امیدوار تھا۔ وفات ۹ھ

(۳۵۹) جب کسی کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ، ملائکہ سے پوچھتا ہے۔ کیا تم نے میرے ایک بندے کو فرزند سے محروم کر دیا ہے؟ اُس سے اُس کے دل کا چین چین لیا ہے؟ جواب ملتا ہے۔ ہاں پھر پوچھتا ہے۔ اس بندے نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں، کہ اس نے تیری تعریف کی، اور اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا۔ فرمایا۔ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا کر اس کا نام بیت الحمد رکھ دو۔ (ت)

(۳۶۰) جب کسی مومن کی کوئی قیمتی چیز گم ہو جاتی ہے اور وہ نہ صرف صبر کرتا ہے۔ بلکہ اس صبر کو ثواب بھی سمجھتا ہے، تو اللہ اسے اجر میں جنت دیتا ہے۔

(ن)

(۳۶۱) جو مسلم، لوگوں سے ملتا اور ان کی دی ہوئی اذیت پر صبر کرتا ہے، وہ اس مسلم سے بہتر ہے جو لوگوں سے دور رہتا اور اذیت پر صبر نہیں کرتا۔ (ت)

(۳۶۲) الصبرُ على البلاءِ عِبَادَةٌ۔ (ن)

”مصیبت پر صبر عبادت ہے۔“

(۳۶۳) الایمانُ نصفانِ . نصفٌ فی الصبرِ ونصفٌ فی الشکرِ۔ (حق)

”ایمان کے دو نصف ہیں۔ ایک کا نام صبر اور دوسرے کا شکر ہے۔“

## (۵۲) صحبت نیک و بد

(۳۶۴) نیک ساتھی اس شخص کی طرح ہے جس کے پاس مُشک ہو۔ اگر تمہیں مُشک نہ ملے، خوشبو تو آئے گی۔ اور برا ساتھی بھٹی والے کی طرح ہے۔ اگر تم سیاہی سے بچ گئے تو وہوئیں سے بچنا مشکل۔ (د)

(۳۶۵) الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ۔ (ت۔ د)

”ہر آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔“

(۴۶۶) اِعْتَبِرُوا النَّاسَ بِاٰخْوَانِهِمْ۔ (طب)

”لوگوں کی قدر و قیمت ان کے بھائیوں کو دیکھ کر متعین کرو۔“

(۴۶۷) انبیاء ہمارے رہبر اور فقہا ہمارے قائدین، ان کی مجلس

عبادت ہے۔ (سط)

(۴۶۸) جَالِسِ الْكِبْرَاءِ وَ خَالِطِ الْحِكْمَاءِ۔ (ت)

”بڑوں کے پاس بیٹھو اور حکماء سے ملو۔“

(۴۶۹) عَلَيْكُمْ بِمَجَالِسِ الْغُرَبَاءِ۔ (سط)

”غرباء کی مجالس میں بیٹھا کرو۔“

(۴۷۰) مَجَالِسَةُ الْعَالِمِ عِبَادَةٌ۔ (فر)

”عالم کے پاس بیٹھنا عبادت ہے۔“

## (۵۳) صدق

(۴۷۱) اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي اِلَى الْجَنَّةِ.

(ت۔د)

”صدق نیکی تک پہنچاتا ہے، اور نیکی جنت تک۔“

(۴۷۲) سچ بولنے والے کے خواب سچے ہوتے ہیں۔ (بخ۔د۔ت)

(۴۷۳) الصِّدْقُ طَمَانِينَةٌ وَالْكَذْبُ رِيْبَةٌ۔ (ت۔ن)

”سچ سکون ہے اور جھوٹ اضطراب۔“

(۴۷۴) جھوٹ بولنے والے کی شخصیت سے ایک ایسی بد بو نکلتی ہے کہ

فرشتے میلوں دور بھاگتے ہیں۔ (ت)

(۴۷۵) تین مواقع کے سوا آدمی کو ہر جھوٹ کا جواب دینا پڑے گا۔

اول: جب شوہر بیوی کو منانے کے لئے کوئی غلط بات کہے۔

دوم: جنگ میں دشمن کو فریب دینے کیلئے جھوٹ بولے۔

سوم: یادور نجیدہ دوستوں کو منانے کیلئے غلط بیانی کرے۔

(۴۷۶) إِنَّ أَحَبَّ الْحَدِيثِ إِلَى اللَّهِ إِسْدَقُهُ۔ (بخ)

”اللہ کو وہ بات بہت پسند ہے جو سچی ہو“

## (۵۴) صلوة

(۴۷۷) فرمایا: اگر ایک گھر کے دروازے پر نہر بہ رہی ہو، اور

صاحب خانہ ہر روز پانچ مرتبہ اس میں نہائے، تو کیا اس کے بدن پر میل رہ جائے

گی؟ حاضرین نے کہا: نہیں۔ تو فرمایا۔ یہی حال پانچ نمازوں کا ہے۔ کہ یہ گناہ کا

میل بہا لے جاتی ہیں۔ (بخ۔ ت۔ ن)

(۴۷۸) إِذَا أَخْرَجْتَهُ امْرَأً صَلَّى۔ (د)

”جب حضور ﷺ پر کوئی غم ٹوٹتا تو آپ نماز پڑھتے۔“

(۴۷۹) بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز کا حکم دو۔ دس سال کا

ہو جائے تو نماز نہ پڑھنے پر (پڑے)۔ (ت۔ د)

(۴۸۰) اے علی! تین باتوں میں کبھی تاخیر نہ کرو۔ اول: ادائے نماز

میں۔ دوم: نماز جنازہ میں۔ سوم: بیوہ کے نکاح میں، اگر اس کا جوڑ مل جائے۔

(ت)

(۴۸۱) أَقْتُلُوا الْأَسْوَدِيْنَ فِي الصَّلَاةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرِبِ۔

(د۔ ن۔ ت)

”دوسیاہ چیزوں یعنی سانپ اور بچھو کو نماز کی حالت میں بھی مار ڈالو“۔  
 (۲۸۲) کھانا سامنے رکھا ہو، یا حواجِ فطری کا دباؤ بڑھا رہا ہو، تو نماز  
 مت پڑھو۔ (د۔مس)

(۲۸۳) نماز میں امامت کے فرائض وہ شخص سرانجام دے، جو اچھا  
 قاری ہو۔ اگر قراءت میں سب برابر ہوں، تو وہ، جو حدیث کا بڑا عالم ہو۔ اگر  
 حدیث میں بھی سب برابر ہوں تو وہ جس نے ہجرت میں سبقت کی ہو۔ اگر اس  
 بات میں بھی یکساں ہوں، تو وہ جس کی عمر زیادہ ہو۔ (ت۔ن)

(۲۸۴) اللہ تین آدمیوں کی نماز قبول نہیں کرتا۔ اول: اس امام کی،  
 جسے مقتدی ناپسند کریں۔ دوم: جو بعد از وقت نماز پڑھے۔ سوم: جو کسی غلام کو آزاد  
 کرنے کے بعد اسے پھر غلام بنا لے۔ (د)

(۲۸۵) امام کو چاہئے کہ نماز کو مختصر کریں، کیونکہ اس کے پیچھے ضعیف،  
 بیمار، اور کام کاج والے بھی ہوتے ہیں۔ ہاں اگر تنہا نماز پڑھ رہا ہو، تو پھر جتنی  
 چاہے، دیر لگائے۔

(۲۸۶) تین باتیں ناجائز ہیں۔ اول: نماز پڑھانے کے بعد صرف  
 اپنے لئے دعا کرنا، کہ یہ مقتدیوں سے دھوکہ ہے۔ دوم: کسی گھر میں اجازت داخلہ  
 حاصل کرنے سے پہلے جھانکنا، کہ یہ گھر والوں سے دھوکہ ہے۔ سوم: حواجِ فطری  
 کے فشار کے وقت نماز پڑھنا۔ (ت۔د)

(۲۸۷) اِسْتَوْوْاْ وَلَا تَخْتَلِفُوْاْ لِیَخْتَلِفْ قُلُوْبُکُمْ۔ (ن۔د)  
 ”سیدھی صفیں بناؤ اور ٹیڑھ پن سے بچو۔ ورنہ تمہارے دل بھی کج  
 ہو جائیں گے۔“

(۲۸۸) نماز جمعہ ہر مسلم پر واجب ہے، اور صرف چار مستثنیٰ ہیں۔ یعنی

غلام، عورت، بچہ اور مریض۔ (د)

(۲۸۹) جو شخص نماز جمعہ میں بے وجہ شامل نہ ہو، وہ ایک دینار صدقہ

دے اگر اس کی ہمت نہ ہو تو نصف دینار ادا کرے۔ (ن۔د)

(۲۹۰) خطبہ جمعہ کے دوران پاس والے آدمی سے یہ کہنا کہ خاموش

رہو، معیوب ہے۔ (بم)

(۲۹۱) عبادت کے لئے رات کو اٹھنا نیک لوگوں کی سنت ہے۔ اس

کے چار فائدے ہیں۔ اللہ کا قرب، گناہ سے نفرت، پچھلی غلطیوں کا کفارہ اور

امراض سے شفا۔ (ت)

(۲۹۲) اللہ فرماتا ہے کہ میرا بندہ نوافل کے ذریعے اس حد تک میرے

قریب آجاتا ہے کہ وہ میرا محبوب بن جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ میرے کانوں سے

سننا، میری آنکھوں سے دیکھتا، میرے ہاتھوں سے پکڑتا اور میرے پاؤں سے چلنا

ہے۔ وہ مجھ سے جو مانگے، دیتا ہوں۔ (خ)

(۲۹۳) ابن مسعودؓ نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ کونسا عمل اللہ کے ہاں

محبوب ترین ہے۔ فرمایا۔ وقت پر نماز ادا کرنا۔ پوچھا۔ اس کے بعد؟ فرمایا۔ اللہ

سے احسان اور اسے کے بعد جہاد۔ (خ)

(۲۹۴) إِنَّ أَقْرَبَ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ۔

(د۔ن)

”وقتِ سحر اللہ انسان (عابد) کے بہت قریب ہوتا ہے۔“

(۲۹۵) مومن کی عظمت قیام شب میں اور اس کی عزت ماسوا سے بے

نیازی میں ہے۔ (طس)

(۲۹۶) بدترین چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرے۔ یعنی نہ پورا رکوع

کرے نہ سجدہ، اور خشوع سے خالی ہو۔ (حا)

(۴۹۷) گھر میں بھی نماز پڑھا کر دو۔ اس سے گھر بابرکت ہو جائے گا۔

(حق)

(۴۹۸) أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ هُمُ الْمُصَلُّونَ۔ (حا)

”یاد رکھو کہ اللہ کے دوست صرف نمازی ہو سکتے ہیں۔“

(۴۹۹) الصَّلَاةُ مِفْتَاحُ كُلِّ خَيْرٍ وَ النَّبِيذُ مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ۔

(حم)

”نماز ہر خیر کی کلید ہے، اور شراب ہر شر کی۔“

(۵۰۰) نودوا بيو تكم بالصلوة وقرات القرآن۔ (حق)

”اپنے گھروں کو صلوة اور تلاوت سے منور کرو۔“

## (۵۵) صلہ رحم

اقارب سے تعلقات استوار کرنا

(۵۰۱) جو شخص فراخ رزق اور لمبی عمر چاہتا ہے، وہ اقارب سے

تعلقات استوار کرے۔ (بخ)

(۵۰۲) لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ۔ (بخ)

”اقارب سے قطع تعلق کرنے والا کبھی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

(۵۰۳) اِنَّان لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمَا قَاطِعٌ رَحِيْمٌ وَ جَارُ السُّوءِ۔

(فر)

”اللہ دو آدمیوں پر کبھی نظر کرم نہیں ڈالے گا۔ قاطع قرابت اور براہمسائیہ۔“

(۵۰۴) سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ تم تعلقات توڑنے والے

سے تعلق قائم کرو۔ اس شخص کو دو جس نے تمہیں محروم رکھا اور ظلم کرنے والے کو معاف کرو۔ (حم)

(۵۰۵) اللہ کی رحمت اس خاندان پر کبھی نازل نہیں ہوتی، جس میں کوئی قاطع رحم موجود ہو۔ (سط)

(۵۰۶) الخالۃ بمنزلۃ الام۔ (بم)  
 ”خالہ کا وہی مقام ہے جو ماں کا۔“

## (۵۶) صوم

(۵۰۷) روزہ مسلم کے لئے ڈھال ہے۔ اگر تم صائم ہو تو پھر لا یعنی گفتگو اور شور سے بچو۔ اگر تمہیں کوئی برا بھلا کہے یا لڑے۔ تو اسے کہہ دو کہ میں صائم ہوں۔ (بخ)

(۵۰۸) صائم کے لئے دو فرسخین ہیں۔ ایک افطار کے وقت، اور دوسری اللہ سے ملاقات کے وقت۔ (بم)

(۵۰۹) مَنْ فَطَرَ صَانِماً كَانَ لَهُ مِثْلُ اجْرِهِ۔ (ت)  
 ”روزہ کھلوانے کا اجر وہی تھا۔ جو روزہ رکھنے کا۔“

(۵۱۰) جو شخص جھوٹ اور عملِ بد سے نہیں رکتا۔ اسے کہہ دو کہ اللہ کو اس کی بھوک اور پیاس کی ضرورت نہیں۔ (بخ۔ د۔ ت)

(۵۱۱) کوئی عورت اپنے شوہر (اگر وہ گھر پر موجود ہو) کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔ (بم)۔ اس میں ابوداؤد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ اس حکم کا تعلق نفلی روزہ سے ہے، رمضان سے نہیں۔

(۵۱۲) حضور ﷺ سفر میں تھے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک آدمی پر لوگ

سایہ کر رہے ہیں۔ پوچھا۔ اسے کیا ہوا ہے۔ جواب ملا۔ یہ صائم ہے (اور بے چین ہے)۔ فرمایا: لیس البرّان تصوّموا فی السفر۔ کہ سفر میں روزہ کوئی نیکی نہیں۔ (سط)

(۵۱۳) لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَ زَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ۔ (رن)

”ہر چیز کی ایک زکوٰۃ ہے، اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔“

(۵۱۴) الْكِذْبُ وَالْغَيْبَةُ يَفْطَرَانِ الصَّائِمِ۔ (سط)

”جھوٹ اور غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔“

## ط

### (۵۷) طلاق

(۵۱۵) اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ الطَّلَاقُ۔ (د)

”جائز چیزوں میں سے طلاق کو اللہ بہت ناپسند کرتا ہے۔“

(۵۱۶) جو عورت اپنے شوہر سے بے وجہ طلاق مانگے، اسے جنت کی

ہوا تک نہیں لگے گی۔ (ت۔د)

### (۵۸) طہارت

(۵۱۷) اس کھڑے پانی میں، جہاں لوگ نہاتے ہوں، پیشاب نہ کرو

(ت۔د)

(۵۱۸) گھاٹ، راستے اور سائے میں قضاے حاجت سے بچو، کہ یہ

برکی چیز ہے۔ (د)

(۵۱۹) اگر میں اسے امت پر گراں نہ سمجھتا تو ہر نماز سے پہلے مسواک کا

حکم دیتا۔ (بخ)

(۵۲۰) جب تم میں سے کوئی شخص بیدار ہو تو وہ ہاتھ کو کسی برتن میں

ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ دھولے۔ اسے کیا معلوم کہ رات کو اس کا ہاتھ کہاں تھا۔

(۵۲۱) مَنْ غَسَلَ الْمَيْتَ فَلْيَغْتَسِلْ وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ

(د-ت)

”میت کو غسل دینے والا بعد میں نہالے، اور اٹھانے والا وضو کر لے“۔

(۵۲۲) مَنْ كَانَ يَوْمًا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَجْلِسُ عَلَيَّ

مَانِدَةً يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ - (ت-ن)

”خدا و آخرت پر ایمان رکھنے والا ایسے کھانے میں شامل نہ ہو جس میں

شراب چل رہی ہو“۔

## ظ

(۵۹) ظلم

(۵۲۳) اگر لوگ کسی کو ظلم کرتا دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو ممکن

ہے کہ اللہ انہیں بتلائے عذاب کر دے۔ (د-ت)

(۵۲۴) قیامت کے دن دو آدمی میری شفاعت سے محروم رہیں گے۔

ظالم و غاصب حکمران، اور وہ سرکش جو جماعت سے الگ ہو جائے۔ (طب)

(۵۲۵) الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - (بخ)

”محشر میں ظلم ظلمت بن جائے گا۔“

(۵۲۶) لَعْنَ اللّٰهِ مِنْ رَاىَ مَظْلُوْمًا وَلَمْ يَنْصُرْهُ - (فر)  
 ”اس شخص پر خدا کی لعنت جو کسی مظلوم کو دیکھے اور اس کی مدد نہ کرے۔“

## ع

### (۶۰) عدل

(۵۲۷) اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ حَكَمٌ عَادِلٌ وَاِمَامٌ عَادِلٌ - (فر)  
 ”جنت میں سب سے پہلے حاکم عادل اور امام عادل داخل ہوگا۔“  
 (۵۲۸) حکومت کفر کے ساتھ تو باقی رہ سکتی ہے لیکن ظلم کے ساتھ باقی نہیں رہتی۔ (سط)

(۵۲۹) اللہ کبھی نہیں سوتا، اور نہ نیند شایانِ خدائی ہے۔ وہ میزانِ عدل کے پلڑوں کو (انسانی اعمال کے مطابق) اٹھاتا اور جھکا تا رہتا ہے۔ (مس)

### (۶۱) عفو

(۵۳۰) تَعَاْفُوا تَسْقُطُ الضَّغَائِنُ بَيْنَكُمْ - (رس)  
 ”خطا میں معاف کیا کرو، تاکہ کینے جاتے رہیں۔“  
 (۵۳۱) اعفوا تذدادوا جِلْمًا - (سط)  
 ”عفو سے کام لو، تاکہ حلم میں اضافہ ہو۔“  
 (۵۳۲) مَنْ عَفِيَ عَنْ قَاتِلِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ -  
 ”جو شخص اپنے قاتل کو معاف کر دے، وہ جنت میں جائے گا۔“

## (۶۲) عقل

(۵۳۳) اطع ربك نسّم عاقلاً۔

”رب کی اطاعت کرو، تمہیں دنیا عاقل کہے گی۔“

(۵۳۴) العلم خلیل المؤمن والعقل دلیلۃ والعمل قیّمہ

والحلم وزیرہ۔ (حق)

”علم مومن کا دوست، عقل راہ بر، عمل سرپرست اور حلم وزیر ہے۔“

## (۶۳) علم

(۵۳۵) فضل العالم علی العابد کفضل علی ادناکم۔

(ت)

”ایک عالم عابد سے اتنا ہی افضل ہے جتنا کہ میں تمہارے ادنیٰ فرد سے“

(۵۳۶) اللہ اور اس کے فرشتے، ارض و سما کی تمام مخلوق، یہاں تک کہ

بلوں میں چوئیاں اور دریاؤں میں مچھلیاں بھی معلم پر صلوة بھیجتی ہیں۔ (ت)

(۵۳۷) إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ۔ (د۔ت)

”علماء انبیاء کے وارث ہیں۔“

(۵۳۸) حکمت مومن کی گم شدہ ناقہ ہے وہ اسے جہاں پائے، پکڑ لے۔

(ت)

(۵۳۹) تین آدمیوں کو صرف منافق ہی حقیر سمجھتا ہے۔ عالم، امام

عادل اور مرد پیر کو۔ (طب)

(۵۴۰) جو شخص کسی کو قرآن کی ایک آیت بھی پڑھائے، وہ اس کا استاد

بن جاتا ہے۔ (طب)

(۵۴۱) اللہ دلی مردہ کو علم سے اسی طرح زندہ کرتا ہے، جیسے زمین مردہ کو بارش سے۔ (طب)

(۵۴۲) لَا خَيْرَ فِي عِبَادَةِ لَا عِلْمَ فِيهَا - (داری)

”جس عبادت کے ساتھ علم نہ ہو، وہ بے سود ہے۔“

(۵۴۳) جو شخص دوسروں کو علم پڑھاتا ہے اور خود عمل نہیں کرتا وہ اس چراغ کی طرح ہے، جو خود تو آگ میں جل جاتا ہے لیکن دوسروں تک روشنی پہنچاتا ہے۔ (طب)

(۵۴۴) عالم کی موت سے اسلام میں ایک ایسا خلا پیدا ہو جاتا ہے، جو کبھی پُر نہیں ہو سکتا۔ (رس)

(۵۴۵) إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعَوْا . قَالُوا وَمَا رِیَاضِ

الْجَنَّةِ ، قَالَ مَجَالِسُ الْعِلْمِ - (طب)

”اگر باغاتِ جنت سے تمہارا گزر ہو، تو وہاں خوب کھاؤ پیو۔ کسی نے پوچھا کہ باغاتِ جنت سے کیا مراد ہے؟ فرمایا مجالسِ علم۔“

(۵۴۶) تین چیزوں کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا۔ آنکھ کا مناظر سے، زمین کا بارش سے اور عالم کا علم سے۔ (سط)

(۵۴۷) إِنَّ ابْغَضَ الْخَلْقِ إِلَى اللَّهِ الْعَالِمِ يَزُورُ الْعُمَالَ (حا)

”اللہ کے ہاں بدترین انسان وہ عالم ہے جو حکام کے ہاں جائے۔“

(۵۴۸) جس علم سے فائدہ نہ اٹھایا جائے، وہ اس تزانے کی طرح ہے، جو کہیں خرچ نہ ہو۔ (عسا)

(۵۴۹) تَعْلِيمُ الْعِلْمِ كَفَّارَةٌ لِلْكَبَائِرِ - (فر)

”تعلیم دینا گناہوں کا کفارہ ہے۔“

- (۵۵۰) جمال الرَّجُلِ فصاحةٌ لِسَانِهِ۔ (فر)  
 ”فصاحت انسان کا حسن ہے۔“
- (۵۵۱) زین العِلْمِ حِلْمُ اَهْلِهِ۔ (فر)  
 ”عالم کا حلم اس کے علم کی زینت ہے۔“
- (۵۵۲) علم اور دولت سے تمام عیب چھپ جاتے ہیں، اور افلاس اور  
 جہالت سے سامنے آ جاتے ہیں۔ (فر)
- (۵۵۳) مَنْ كَانَ فِي طَلْبِ الْعِلْمِ كَانَتْ الْجَنَّةُ فِي طَلْبِهِ (فر)  
 ”جو شخص علم کی تلاش میں ہو، جنت اس کی تلاش میں رہتی ہے۔“
- (۵۵۴) میری امت اسی وقت تک بخیریت رہے گی، جب تک اپنے  
 اکابر سے علم لیتی رہے گی۔ (سط)
- (۵۵۵) لَا فَقْرًا شَدَّ مِنَ الْجَهْلِ۔ (سط)  
 ”جہالت افلاس کی بدترین قسم ہے۔“
- (۵۵۶) لِكُلِّ شَيْءٍ طَرِيقٌ وَ طَرِيقُ الْجَنَّةِ الْعِلْمُ۔ (حق)  
 ”ہر منزل کا ایک راستہ ہے اور جنت کا راستہ علم ہے۔“

## غ

(۶۴) غرور

(۵۵۷) وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرہ بھر بھی  
 غرور ہوگا۔ (مس)

(۵۵۸) لَا يَنْظُرُوا اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مِنْ جَرِّ إِزَارِهِ بَطْرًا۔

(د-ن)

”قیامت کے دن اللہ اس شخص کی طرف نہیں دیکھے گا، جو فخر سے تہ کو گھسیٹ کر چلتا ہے۔“

## (۶۵) غصہ

(۵۵۹) حضور ﷺ نے پوچھا کہ پہلوان کسے کہتے ہیں؟ جواب ملا۔ پہلوان وہ ہے جسے لوگ پچھاڑ نہ سکیں۔ فرمایا۔ غلط، پہلوان وہ ہے جو بحالتِ غضب اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ (د)

(۵۶۰) اِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَاِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ۔ (د)

”غصہ شیطانی چیز ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے۔“  
(۵۶۱) ایک آدمی حضور ﷺ سے کہنے لگا کہ مجھے نصیحت فرمائیے۔ لیکن مختصر، تاکہ بھول نہ جاؤں۔ فرمایا۔ غصے سے بچو۔

(۵۶۲) اِذَا غَضِبَ اِحْدَکُمْ فَلْيَسْکُت۔ (رس)  
”جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے، تو خاموش ہو جائے۔“

(۵۶۳) شَرُّ الرِّجَالِ مَنْ کَانَ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الرِّضَاءِ۔ (ح)

”بدترین آدمی وہ ہے جسے غصہ تو جلد آئے، لیکن راضی دیر سے ہو۔“

## ف

## (۶۶) فتنہ انگیزی

(۵۶۴) سعید ہے وہ شخص جو فتنوں سے بچے اور اگر پھنس جائے تو

صبر کرے۔ (د)

(۵۶۵) الْعِبَادَةُ فِي الْهَرَجِ كَهَجْرَةِ الْيَتَّى۔ (مس۔ ت)

”بد نظمی وقتہ میں عبادت گویا میری طرف ہجرت ہے۔“

(۵۶۶) ابلیس کا تخت سمندر پر بچھا ہوا ہے۔ وہ (ہر روز) اپنے لشکر کو

فتنہ برپا کرنے کے لئے بھیجتا ہے۔ اس کے ہاں محبوب تر وہ ہے جو سب سے بڑا

فتنہ اٹھائے۔ جب کوئی چھوٹا ابلیس یہ کہتا ہے کہ میں نے یہ کیا ہے اور وہ کیا ہے۔ تو

بڑا کہتا ہے تو نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر ایک اور آ کر بتاتا ہے کہ میں نے فلاں میاں

بیوی کو لڑا دیا ہے۔ ابلیس اسے قریب بلا کر تھکی دیتا ہے اور کہتا ہے، تم نے بہت اچھا

کام کیا ہے۔ (مس)

(۵۶۷) مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔ (ت)

”جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔“

(۵۶۸) لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفْرًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

(ت۔ د۔ ن)

”میرے بعد دوبارہ کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑاتے پھرو۔“

## (۶۷) فقر

فقر کے دو مفہوم ہیں۔ اول تنگی رزق۔ جو کاہلی کا نتیجہ ہو۔ اسے حضور ﷺ

نے کفر قرار دیا ہے۔ كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْرًا۔ (قریب تھا کہ اللہ فقر کو کفر قرار

دے)۔ دوم، ماسوائی سے بے نیازی، مال و متاع سے استغناء، اور جو طے اس پر

تقاعد۔ یہی وہ فقر ہے جس پر حضور ﷺ نازاں تھے۔ الْفَقْرُ فَنَزَى (مجھے فقر پر ناز

ہے)۔ یہاں فقر سے مراد یہی بے نیازی ہے۔

(۵۶۹) اے عائشہ! اگر مجھ سے تعلق رکھنا چاہتی ہو، تو پھر متاع دنیا سے اتنا ہی لو، جتنا کہ ایک مسافر سوار کا زادراہ۔ اہل دولت کی صحبت سے بچو اور کسی کپڑے کا استعمال اس وقت تک مت چھوڑو۔ جب تک کہ انیس پیوند نہ لگ جائیں۔ (ت)

(۵۷۰) اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا۔ (بم)

”اے اللہ! میری اولاد کو صرف اتنی روزی دے کہ وہ زندہ رہ سکے۔“

(۵۷۱) قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةً مِنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينِ

(بم)

”میں باب جنت پر کھڑا ہو گیا، اور دیکھا کہ اندر جانے والوں میں بیشتر

مساکین تھے۔ (بم)

(۵۷۲) ابغونی فی ضِعْفَاءِ كُمْ۔ (ت-د)

”مجھے ضعفا میں تلاش کرو“

(۵۷۳) ایک دفعہ لوگوں نے حضور ﷺ کے سامنے دنیا کا ذکر کیا تو

فرمایا۔ کیا تم نے سنا نہیں کہ:

إِنَّ الْبِرَّادَةَ مِنَ الْإِيمَانِ - : سادگی ایمان ہے۔ (د)

(۵۷۴) مَنْ يَسْتَعْنِ يَغْنِيهِ اللَّهُ - (ن)

”جو شخص دولت سے بے نیاز ہو جائے، اللہ اسے غنی (حرص سے آزاد)

بنادیتا ہے۔“

(۵۷۵) لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى عَنِ النَّفْسِ -

(ت)

”دولت کثرت مال کا نام نہیں، بلکہ بے نیازی کا ہے۔“

(۵۷۶) جب تم ان لوگوں کو دیکھو، جو تم سے زیادہ فارغ البال اور وجیہ ہوں، تو ایک نظر ان پر بھی ڈال لو، جو ثروت و وجاہت میں تم سے کم ہوں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو حقیر نہ سمجھو۔ (بم)

(۵۷۷) جس آدمی کو آخرت کی فکر ہو، اللہ اسے بے نیاز کر دیتا ہے، اس کی پریشانی دور ہو جاتی ہے، اور اسے دنیا حقیر نظر آنے لگتی ہے۔ دوسری طرف جس شخص کو صرف دنیا کی فکر ہو، اسے ہر طرف احتیاج ہی احتیاج نظر آتا ہے۔ وہ سدا پریشان رہتا ہے۔ اُسے وہ کچھ ملتا ہے جو مقدر ہو۔ وہ صبح کو بحالت فقر جاگتا اور اسی حالت میں رات کو سو جاتا ہے۔ (ت)

(۵۷۸) قِلَّةُ الْمَالِ اَقْلُ لِلْحِسَابِ - (حم)

”قِلَّتِ الْمَالِ كَا فَا نَدَه يَنْهَى كَه (قیامت میں) حساب کم دینا پڑے گا“۔

(۵۷۹) انما ينصر الله هذه الأمة بضعيفها بد عوتهم وصلا

تهم و اخلاصهم - (ن)

”اللہ ضعیف لوگوں کے اخلاص، انکی دعاؤں اور نمازوں کی وجہ سے اس

امت کی مدد کرتا ہے“

(۵۸۰) تحفة المومنین في الدنيا الفقر - (فر)

”فقر، دنیا میں مومنین کا تحفہ ہے“۔

(۵۸۱) مُتٌ فَقِيرًا وَلَا تَمْتُ غَنِيًّا -

”کوشش کرو کہ تمہیں موت بحالت فقر آئے نہ کہ بحالت غنا۔

## ق

## (۶۸) قاضی

(۵۸۲) من جُعِلَ قاضياً بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ -

(ت-د)

”جو شخص قاضی مقرر ہو، سمجھو کہ وہ چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا۔“

(۵۸۳) قاضیوں کی تین قسمیں ہیں۔ ایک جنتی اور دو جہنمی۔ جنتی وہ

ہے جو صداقت تک پہنچ کر صحیح فیصلہ کرے۔ اور جہنمی وہ جو صداقت کو پانے کے بعد

غلط فیصلہ کرے یا معاملہ کو سمجھے بغیر فیصلہ کرے۔ (د)

(۵۸۴) جب تک قاضی ظلم نہ کرے، اللہ اس کے ساتھ ہوتا ہے اور

جب وہ ظلم پر اتر آئے تو اللہ اسے چھوڑ دیتا ہے اور شیطان اس سے چٹ جاتا ہے۔

(ت)

(۵۸۵) حضور ﷺ نے رشوت لینے والے اور دینے والے پر لعنت

بھیجی ہے۔ (د)

(۵۸۶) جب دو دعویٰ درسامنے آئیں تو دونوں کی بات سنے بغیر فیصلہ

نہ کرو۔ (ت-ن)

(۵۸۷) لَا يَحْكُمُ أَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضَبَانٌ (ت-ن)

”کوئی شخص غصے کی حالت میں کسی جھگڑے کا فیصلہ نہ کرے۔“

(۵۸۸) قاضی اور حاکم مسجد میں فیصلہ تو دے سکتے ہیں، لیکن مجرم کو

مسجد کے باہر دیں۔ (بخ)

(۵۸۹) شہادت مدعی پیش کرے اور قسم مدعی علیہ کھائے۔ (ت)  
مطلب یہ کہ اپنے دعویٰ کے ثبوت میں شہادت گزارنا، مدعی کا کام ہے۔  
اگر شہادت موجود نہ ہو، اور مدعی علیہ انکار ہو تو قسم مدعی علیہ کو دی جائے گی۔

(۵۹۰) خاکن اور خانہ، زانی اور زانیہ، نیز بہتان تراش کی شہادت  
قبول نہ کی جائے۔ اور ایک روایت میں سزایافتہ مجرم، جسے کوڑے لگے ہوں، اور  
اس شخص کا جو پہلے کسی مقدمے میں جھوٹی شہادت دے چکا ہو، نیز فریقین کے  
ملازمین واقارب کا بھی ذکر ہے۔ (ت۔د)

(۵۹۱) الا اخبرکم بخیر الشہداء الذی یاتى بشہادۃ قبل  
ان یسئلہا۔ (ما۔ت)

”بہترین گواہ وہ ہے جو قاضی کے طلب کرنے سے پہلے ہی اپنی شہادت  
پیش کر دے۔“

(۵۹۲) دن کے وقت کھیت کی حفاظت کرنا کھیت والے کا کام ہے،  
اور رات کے وقت مویشیوں کو باندھ کر رکھنا، ان کے مالک کی ذمہ داری ہے۔  
(ما۔د)

## گ

### (۶۹) گداگری

(۵۹۳) بھیک مانگنا گویا اپنے چہرے کو چھیلنا ہے۔ تم میں سے جو  
چاہے، چہرے کو صحیح و سالم رکھے اور جو چاہے چھیل ڈالے۔ اگر کسی صاحب حیثیت  
سے کوئی چیز مجبوراً مانگنا پڑے۔ تو حرج نہیں۔ (ت۔د)

(۵۹۳) لَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِي الْمَسْئَلَةِ مَا مَشِيَ أَحَدٌ إِلَىٰ أَحَدٍ

يَسْأَلُهُ شَيْعًا - (ن)

”اگر تم جانتے کہ مانگنا کتنی بری چیز ہے تو کوئی شخص کسی سے کوئی چیز

نہ مانگتا۔“

(۵۹۵) مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكَثْرًا فَإِنَّمَا يَسْتَلُّ جَمْرًا - (س)

”جو شخص مال جمع کرنے کے لئے بھیک مانگتا ہے وہ دارصل انگار

جمع کرتا ہے۔“

(۵۹۶) جَوْشَخْصٌ بَهِيكٌ مَانِغْنِيْ بِرِكْرٍ بَانْدَه لِيْ، تُو اَسْ كِي بَهُوَكْ كَبْهِي خْتَم

نہیں ہوگی۔ اگر کوئی اللہ سے مانگے گا تو درود ازودا سے رزق مل جائے گا۔

(ت۔د)

(۵۹۷) اگر تم میں سے کوئی شخص رسی لے کر جنگل میں جائے۔ وہاں

سے لکڑیوں کا گٹھا پیٹھ پر اٹھا کر لائے اور بیچے۔ تو یہ صورت بھیک سے بہتر ہے۔

کون کہہ سکتا ہے کہ بھیک میں کچھ ملے یا نہ ملے۔ (نخ)

(۵۹۸) اگر ایک گداگر مجھ سے یہ وعدہ کرے کہ وہ بھیک نہیں مانگے گا،

تو میں اسے جنت کی بشارت دوں گا۔ (ن۔د)

(۵۹۹) کتنا برا ہے وہ آدمی جو بھیک میں اللہ کا نام لیتا ہے اور لوگ

اسے کچھ نہیں دیتے۔ اللہ کے نام پر مانگنا، ہو تو صرف اللہ سے مانگو۔ (رس)

(۶۰۰) إِنَّمَا الْمِسْكِينُ الَّذِي يَتَعَفَّفُ - (رس)

”مسکین وہ ہے، جو سوال سے بچے۔“

## ل

## (۷۰) لباس

(۶۰۱) حضور ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے فرمایا۔ کیا اسے بال سنوارنے کے لئے کوئی چیز نہیں ملی؟ ایک آدمی کو میلے کپڑوں میں دیکھ کر کہا۔ کیا اسے کپڑے دھونے کے لئے پانی نہیں ملتا؟ (د)

(۶۰۲) ایک دن اسماء بنت ابی بکرؓ حضور ﷺ کی خدمت میں گئیں۔ اس نے باریک کپڑے پہن رکھے تھے۔ آپ نے منہ پھیر لیا، اور فرمایا۔ اے اسماء! جب لڑکی جوان ہو جائے تو (وہ زینت کو ڈھانک لے) اس کی صرف دو چیزیں نظر آنی چاہئیں۔ منہ اور ہاتھ۔ (د)

(۶۰۳) من لبس ثوب شهرة البسة الله تعالى ثوب مذلة۔

(د)

”جو شخص کوئی خاص لباس شہرت (امتياز) کی خاطر پہنے، اللہ اسے لباس

ذلت پہنادے گا۔“

(۶۰۴) ایک صحابی گھٹیا سا لباس پہن کر حضور ﷺ کے ہاں گئے۔

حضور ﷺ نے پوچھا۔ کیا تمہارے پاس مال ہے؟ کہا ہے۔ پھر پوچھا۔ مال کس قسم کا ہے؟ کہا ہر قسم کا۔ فرمایا۔ جب اللہ نے تمہیں مال دیا ہوا ہے تو اس کی سخاوت و نعت کا اثر تمہاری شخصیت پر بھی ہونا چاہیے۔ (ن)

(۶۰۵) ألبسوا من ثيابكم البيض فإنها من خير ثيابكم

(ت۔د)

و كفنوا فيها موتاكم۔

”سفید کپڑا بہترین ہے۔ یہی پہنو، اور اسی سے کفن تیار کرو“  
 (۶۰۶) ایک دن حضور ﷺ نے ریشمی کپڑا دائیں ہاتھ میں لیا، سونا  
 بائیں میں۔ اور فرمایا۔ یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔ ( )  
 (۶۰۷) تَعَمَّمُوا تَزَادُوا حِلْمًا۔ (فر)  
 ”سر پر عمامہ رکھو۔ اس سے وقار بڑھتا ہے۔“

م

## (۷۱) مدح سرائی

(۶۰۸) مطرف بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں بنو  
 عامر کے ایک وفد میں شامل ہو کر حضور ﷺ کی خدمت میں گیا، اور کہا۔ آپ  
 ہمارے آقا ہیں۔ فرمایا۔ آقا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ کہا۔ آپ ہر لحاظ سے افضل اور  
 جود و سخا میں سب سے بہتر ہیں۔ فرمایا۔ پوری یا آدھی بات کرتے وقت خیال رکھو  
 کہ کہیں تم شیطان کی ترجمانی تو نہیں کر رہے۔ (د)  
 (۶۰۹) ابو ہریرہ راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے، کہ زیادہ  
 تعریف کرنے والوں کے منہ میں خاک ڈالو۔ (ت)  
 (۶۱۰) اِذَا مَدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ وَاهْتَزَّ الْعَرْشُ (سط)  
 ”جب کسی فاسق (سلطان یا حاکم) کی تعریف کی جائے، تو اللہ غضب  
 میں آجاتا ہے، اور عرش (غصے سے) کانپنے لگتا ہے۔“  
 (۶۱۱) حُبُّ الشَّاءِ مِنَ النَّاسِ يَعْصِي وَيَصْمُ۔ (فر)  
 ”لوگوں سے تعریف کرنے کا شوق اندھا اور بہرہ کر دیتا ہے۔“

## (۷۲) مصائب

(۶۱۲) جب کسی مومن پر کوئی دکھ، بیماری، غم یا پریشانی آتی ہے تو وہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔ (ت)

(۶۱۳) ایک دن حضور ﷺ، ام السائبؓ کے گھر گئے۔ دیکھا، کہ وہ کہ وہ کانپ رہی ہیں۔ آپ نے سبب پوچھا، تو کہا مجھے بخار ہو گیا ہے۔ خدا اس کا بھلا نہ کرے۔ فرمایا۔ بخار کو برانہ کہو:

فَانْهَآ تُذْهَبُ خَطَايَا بَنِي اٰدَمَ كَمَا يُذْهَبُ الْكَبِيْرُ خُبْتِ الْحَدِيْدِ -  
”کہ یہ انسان کے گناہوں کو دور کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو۔“

(مس)

(۶۱۴) جب کوئی شخص نیک کام کر رہا ہو، اور سفر یا بیماری کی وجہ سے رک جائے تو اسے اپنے ناکمل عمل کا ثواب ملتا رہے گا۔ (بخ۔د)

(۶۱۵) ایک دن حضور ﷺ نے عورتوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:  
”تم میں سے اگر کسی کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں۔ تو وہ جہنم اور اس کے درمیان حجاب بن جائیں گے۔ ایک عورت نے پوچھا۔ اگر دو ہوں۔ تو فرمایا۔ دو بھی۔“

(مس۔ت)

(۶۱۶) مومن کو موت کے وقت اللہ کی رحمت و کرم کی بشارت دی جاتی ہے چنانچہ اسے موت پیاری معلوم ہونے لگتی ہے۔ وہ خدا سے اور خدا اس سے ملنے کا آرزو مند ہو جاتا ہے۔ (ت۔ن)

(۶۱۷) مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ - (بخ)

”اللہ کو جس شخص کی بہتری منظور ہو، اسے بتلائے مصیبت کر دیتا ہے۔“

مصیبت میں اللہ یاد رہتا ہے، نیز گناہ کا کفارہ بھی بن جاتی ہے۔

(۶۱۸) مومن مر کر دنیا کے دکھ سے بچ جاتا ہے، اور فاجر مرے، تو دنیا

اس سے بچ جاتی ہے۔ (بم)

(۶۱۹) مستی انسان کو دبوچ لیتی ہے۔ نیند مستی کو اور بے چینی (غم) نیند

کو، بے شک غم اللہ کی ناگوار تخلیق ہے۔ (طس)

## (۷۳) مکافاتِ عمل

(۶۲۰) يَا عِبَادِيَ اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُخْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ اَوْفِيكُمْ

اِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ تَعَالٰى وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُو

مَنْ اِلَّا نَفْسَهُ۔ (بم)

”اللہ کہتا ہے۔ اے میرے بندو! یہ تمہارے ہی اعمال ہیں جنہیں گن کر

میں تمہیں بدلہ دیتا ہوں۔ جسے سکھ پہنچے وہ اللہ کا شکر ادا کرے، اور جسے دکھ پہنچے وہ

اپنے آپ کو ملامت کرے۔ (مس۔ت)

(۶۲۱) مکافاتِ عمل کے سلسلے میں بخاری نے حضور ﷺ کا ایک طویل

خواب درج کیا ہے جس کے ایک حصے کا ٹکس یہ ہے:

کہ جبریل و میکائل میرے پاس آئے اور مجھے ایک نئی دنیا میں لے گئے۔

وہاں میں نے کئی مناظر دیکھے۔ مثلاً: ۱: میں نے دو آدمی دیکھے۔ ایک کے ہاتھ میں

لوہے کی ایک سلاخ تھی جسے وہ دوسرے آدمی کے منہ میں گدی تک داخل کرتا اور

پھر کھینچ لیتا۔ میں نے پوچھا، کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ جبریل نے کہا۔ ذرا آگے چلو۔

۲: آگے دیکھا کہ ایک آدمی دوسرے کا سر ایک سل سے کچل رہا ہے۔ سر

بار بار ٹوٹتا اور پھر جڑ جاتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ کہا ذرا آگے چلو۔

۳: آگے دیکھا ایک نہر خون سے لبالب بہ رہی ہے۔ ایک آدمی نہر میں کھڑا ہے اور دوسرا کنارے پر اس کے سامنے پتھر رکھے ہیں۔ پہلا بار بار باہر آنے کی کوشش کرتا ہے، اور دوسرا اس کے منہ پر کھینچ کر پتھر مارتا ہے اور وہ پیچھے جا پڑتا ہے۔ میں پوچھا۔ کہ یہ کیا ہے؟۔ آگے چلو۔

۴: آگے ایک تنور دیکھا۔ جس میں آگ بھڑک رہی تھی۔ اندر کچھ برہنہ مرد اور عورتیں تڑپ رہی تھیں۔ وہ سب باہر نکلنے کے لئے بے تاب تھے۔ لیکن تنور کا منہ اتنا تنگ تھا کہ ان کی تمام کوششیں ناکام ہو رہی تھیں۔ میں پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو جبریل نے کہا کہ اب اپنے تمام سوالات کے جوابات سنئے۔

پہلا ایک جھوٹا انسان تھا جو جھوٹ کو سچ بنا کر پیش کرتا تھا، اور لوگ اسے سچ سمجھ کر پھیلاتے تھے۔ دوسرا قرآن کا عالم تھا جو قرآن پر عمل نہیں کرتا تھا۔ تیسرا سود خور تھا۔ اور تنور میں زانی مردوزن بند تھے۔

(۶۲۲) مَا أَحْسَنَ مَحْسِنٍ مِنْ مُسْلِمٍ وَلَا كَافِرٍ إِلَّا أُتِيَ (رس)

”نیکی کا اجر ہر آدمی کا ملتا ہے، خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم“۔

(۶۲۳) مَنْ غَيَّرَ إِخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَهُ۔ (ت)

”جو شخص اپنے بھائی پر کسی گناہ کا جھوٹا الزام لگائے گا، وہ مرنے سے پہلے اس گناہ کا یقیناً ارتکاب کرے گا۔“

## (۷۴) ملازموں سے سلوک

(۶۲۴) اعف عنه في كل يوم سبعين مرة۔ (ت۔ د)

”اپنے ملازم کو ہر روز ستر مرتبہ معاف کرو“

(۶۲۵) تمہارے خادم تمہارے بھائی ہیں۔ جنہیں اللہ نے تمہارے

تحت کر دیا ہے۔ تم انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھا۔ اور وہ پہناؤ جو خود پہنتے ہو۔ ان سے کوئی ایسا کام نہ لو جو انہیں تو رر رکھ دے۔ اگر انہیں کوئی ایسا کام کرنا ہی پڑے تو ان کا ہاتھ بٹاؤ۔ (مس)

(۶۲۶) بنو مقرن کے پاس ایک ہی ملازم تھا۔ ایک دن اسے ان میں سے کسی نے تھپڑ کھینچ مارا۔ یہ خبر حضور ﷺ تک پہنچی۔ تو آپ نے فرمایا۔ اسے آزا کر دو۔ کسی نے کہا کہ ان کے پاس صرف یہی ایک ملازم ہے۔ فرمایا بالفعل اس سے کام لیں، اور جب بے چکیں تو اسے جانے دیں۔ (مس۔ ت۔ د)

(۶۲۷) جو شخص اپنے خادم پر غلط الزام لگائے گا، اسے قیامت کے دن کوڑوں سے پیٹا جائے گا۔ (ت۔ د۔ مس)

(۶۲۸) مَنْ لَطَمَ مَمْلُوكَهُ اَوْ ضَرَبَتْهُ فَكَفَّارَتُهُ اَنْ يَّعْتِقَهُ

(مس۔ د)

”جو شخص اپنے غلام کو طمانچہ مارے یا کسی اور طرح پیٹے تو اس کا کفارہ یہ ہے، کہ اسے آزاد کر دے۔“

## ن

### (۷۵) نالتفاتی

(۶۲۹) لَا تَحْتَلِفُوا فَإِنَّ مِنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اختلفوا فَهَلَكُوا۔

(بخ)

”اختلاف سے بچو کہ پہلی اقوام اختلاف کی وجہ سے تباہ ہوئی تھیں۔“

(۶۳۰) عنقریب میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں

سے بہتر آگ میں جائیں گے، اور ایک جنت میں۔ کسی نے پوچھا۔ یہ جنتی کون ہوں گے؟ فرمایا۔ میری اور میرے اصحاب کی راہ پر چلنے والے۔ (بخ)

(۶۳۱) اِنَّمَا اَهْلِكُ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ الْاِخْتِلَافُ۔ (حب)

”تم سے پہلے لوگوں کو اختلاف نے تباہ کیا تھا“۔

(۶۳۲) لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔ (مس)

”کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی

سے ناراض رہے۔“

## (۷۶) نکاح

(۶۳۲) ایک آدمی حضور ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ مجھے ایک ایسی

عورت مل رہی ہے جو خاندانی ہونے کے علاوہ حسین بھی ہے، لیکن ہے بانجھ۔ کیا

میں اس سے نکاح کر لوں؟ آپ نے فرمایا۔ نہیں۔ وہ دوبارہ آیا۔ تو آپ نے پھر

انکار کیا۔ وہ سہ بارہ آیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ تم لوگ محبت کرنے اور جننے والی

عورتوں سے نکاح کرو، تاکہ میں اقوام عالم کے سامنے تمہاری کثرت پر ناز کروں۔

(ن۔د)

(۶۳۳) خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ۔ (ن۔د)

”نیک بیوی دنیا کا بہترین متاع ہے۔“

(۶۳۵) کسی عورت سے چار خوبیوں کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے۔ مال،

شرافت، جمال اور مذہب۔ تم مذہب کو ترجیح دو۔ (ن۔د)

(۶۳۶) جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجے، تو وہ

موقعہ ملنے پر اسے ایک نظر دیکھ بھی لے۔ (د)

(۶۳۷) نکاح کا اعلان کرو۔ یہ تقریب مساجد میں سرانجام دو اور دف بجائو۔

(ت)

(۶۳۸) نکاح ثانی کے سلسلے میں بیوہ اپنے متعلق اپنے ولی سے زیادہ اختیار رکھتی ہے۔ دو شیزہ سے بھی نکاح کی اجازت لو اور اس کی خموشی کو اجازت سمجھو۔

(مس۔د)

(۶۳۹) جب تم سے کوئی ایسا آدمی رشتہ مانگے جس کے اخلاق اور دین

کو تم پسند کرتے ہو، تو انکار نہ کرو۔ ورنہ زمین فتنے سے بھر جائے گی۔ (ت)

(۶۴۰) ہشام بن مغیرہ کے خاندان نے حضور ﷺ سے اجازت مانگی،

کہ اپنی ایک لڑکی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کرائیں۔ آپ نے تین دفعہ انکار کیا اور فرمایا کہ اگر علی اس سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو میری بیٹی کو طلاق دے دے۔ فاطمہ میرے دل کا ٹکڑا ہے، اور جس سے اسے رنج پہنچے۔ مجھے بھی رنج پہنچتا ہے۔

(بخ۔مس۔د۔ماج)

بے ضرورت دود و نکاح کرنے والے اس حدیث سے سبق حاصل کریں۔

(۶۴۱) مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ وَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ وَشِقَّةٌ سَاقِطَةٌ۔ (ت۔د۔ن)

”جس شخص کے ہاں دو بیویاں ہوں، اور وہ ان میں عدل نہ کرتا ہو، تو وہ

قیامت کے دن اس حال میں آئے گا اس کا بالائی دھڑ غائب ہوگا۔

(۷۷) نیت

(۶۴۲) إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ أَمْرٍ مَّا نُوِيَ فَمَنْ

كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهَجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ

ہجرتہ لِدُنْیَا یُصِیْبُهَا۔ (خ)

”اعمال کا اجر نیت کے مطابق ملے گا۔ اور ہر شخص کو وہی حاصل ہوگا، جس کا اس نے ارادہ کیا۔ جس شخص کی ہجرت خدا اور رسول کی طرف ہوگی، وہ خدا اور رسول کی طرف سمجھی جائیگی۔ اور جس کی ہجرت دنیا کی طرف ہوگی۔ وہ صرف دنیا کو پائے گا۔“

(۶۴۳) اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوْرِكُمْ وَاَقْبَالِكُمْ وَّلٰكِنْ اِنَّمَا یَنْظُرُ اِلٰی اَعْمَالِكُمْ وَّقُلُوْبِكُمْ۔ (قرظوی)

”اللہ تمہاری صورتوں اور باتوں کو نہیں دیکھتا، بلکہ اس کی نظر تمہارے اعمال و قلوب پر ہوتی ہے۔“

و

## (۷۸) والدین

(۶۴۴) ایک آدمی حضور ﷺ کے پاس گیا، اور پوچھا کہ حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ فرمایا۔ تیری ماں۔ پوچھا۔ اس کے بعد؟ فرمایا۔ تیری ماں۔ پوچھا۔ اس کے بعد؟ فرمایا۔ تیری ماں۔ پوچھا پھر؟ فرمایا۔ تیرا والد، اور والد کے بعد درجہ بدرجہ رشتہ دار۔ (د)

(۶۴۵) ایک آدمی حضور ﷺ سے کہنے لگا کہ میں صاحب مال و اولاد ہوں، لیکن میرا والد میرا محتاج ہے۔ فرمایا۔

اَنْتَ وَمَا لَكَ لَا یَبِیْکَ۔ کہ تم اور تمہارا مال تمہارے والد کی ملکیت ہے۔

(د)

(۴۳۶) ایک دن حضور ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا:

رَغِمَ أَنْفُهُ ، رَغِمَ أَنْفُهُ .....

”اس کی ناک خاک آلود، خاک آلود، خاک آلود“۔ کسی نے پوچھا کس کی؟ فرمایا: من أذرك والذیہ عند الکبر او أَحَدَهُمَا ثُمَّ لم يدخل الجنة۔ ”وہ جسے بوڑھے ماں، باپ یا ان میں سے ایک کی خدمت سے جنت میں جانے کا موقع ملا، اور اس نے کھو دیا“۔ (ت۔ مس)

(۴۳۷) ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں آیا، اور کہنے لگا کہ میں آپ سے جہاد و ہجرت پر بیعت کرنا چاہتا ہوں تاکہ اللہ سے اجر پاؤں حضور ﷺ نے پوچھا۔ کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ کہا۔ دونوں۔ فرمایا۔ جاؤ اور ان کی خدمت سے اجر حاصل کرو۔ (مس)

(۴۳۸) یمن کا ایک آدمی ہجرت کر کے حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔ تو آپ نے پوچھا۔ کیا یمن میں تمہارا کوئی رشتہ دار ہے؟ کہا۔ میرے والدین۔ پوچھا۔ کیا تم نے ان سے اجازت لی ہے؟ کہا۔ نہیں فرمایا۔ واپس جاؤ اور ان سے اجازت لو۔ اگر وہ دیں تو جہاد کرو، ورنہ ان کی خدمت میں رہو۔ (د)

(۴۳۹) ایک آدمی حضور ﷺ سے کہنے لگا کہ مجھے جہاد میں جانے کی اجازت دیجئے۔ پوچھا۔ کیا تمہاری ماں زندہ ہے؟ کہا۔ جی ہاں۔ فرمایا:

فَالزِمْهَا فَإِنَّ الجنةَ عِنْدَ رِجْلِهَا ۔ اس کی خدمت کرو، کہ جنت

اس کے قدموں میں ہے (یا اس کے پاؤں کے پاس ہے) (ن)

(۶۵۰) الوَالِدُ أَوْ سَطِ ابْوَابِ الجنةِ فَإِنَّ شِئْتَ فَأَضِعْ ذَلِكَ

البَابِ اوِ احْفَظْهُ۔ (ت)

”باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے۔ تم چاہو، تو (نافرمانی سے) اسے

گرا دو یا (فرماں برداری سے اسے) باقی رکھو۔“

(۶۵۱) ایک آدمی حضور ﷺ سے کہنے لگا کہ میں بھیا نک گناہ کر بیٹھا ہوں۔ تلافی کا کوئی راستہ بتائیے۔ پوچھا۔ کیا تمہاری ماں زندہ ہے؟ کہا۔ نہیں پھر پوچھا۔ کیا کوئی خالہ ہے؟ کہا۔ ہے۔ فرمایا۔ جاؤ اور اسکی خدمت کرو۔ (ت)

(۶۵۲) ایک آدمی نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ کیا کوئی ایسی صورت بھی ہے کہ میں اپنے مرحوم والدین کی خدمت کر سکوں؟ فرمایا۔ ان کے لئے دعائے مغفرت کرو۔ ان کے (ناکمل) وعدوں کو پورا کرو۔ ان کی قرابتوں کو قائم رکھو۔ اور ان کے دوستوں کی عزت کرو۔ (د)

(۶۵۳) والدِ راضی ہو تو اللہ راضی ہے۔ وہ ناراض ہے تو اللہ بھی ناراض۔

(ت)

(۶۵۴) من رغب عن أبيه فقد كفر۔

(خ)

”اپنے والد کا نافرمان کافر ہو جاتا ہے۔“

(۶۵۵) برُّ الوالدین یزید فی العمر والکذب ینقص الرزق

(سط)

والدعاء یرد القضاء۔

”والدین کی خدمت سے عمر بڑھتی، جھوٹ سے روزی تنگ ہوتی، اور دعا

سے قضاء پلٹ جاتی ہے۔“

(۶۵۶) ذعاء الوالد لولده كدعاء النبی لا مئته۔ (فر)

”والد کی دعا بیٹے کے لئے اتنی ہی موثر ہے، جتنی نبی کی دعا امت کے لئے۔“

(۶۵۷) اثنان یُعجلُهما اللہ فی الدنیا البغی وعقوق

(طب)

الوالدین۔

”دو گناہ ایسے ہیں جن کی سزا اللہ اسی دنیا میں فوراً دیتا ہے۔ بغاوت اور

والدین کی نافرمانی۔“

۵

## (۷۹) ہدیہ

(۶۵۸) تَهَادُوا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تَذْهَبُ وَحَرَ الصَّدْرِ - (ت)

”ایک دوسرے کو تحائف دیا کرو کہ اس سے کدورت دھل جاتی ہے۔“

(۶۵۹) كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ

وَيُثِيبُ عَلَيْهَا - (د)

”حضور ﷺ تحائف قبول فرماتے اور ان کا صلہ بھی دیتے تھے۔“

(۶۶۰) عطیہ یا تحفہ دینے کے بعد اسے واپس لینا جائز نہیں۔ ہاں بیٹے

سے واپس لینے میں کوئی حرج نہیں۔ (ت۔ن۔)

## (۸۰) ہمسایہ

(۶۶۱) جب تم گوشت خریدو، یا کوئی اور چیز پکاؤ تو شور بہ زیادہ رکھو

تاکہ کچھ ہمسایہ کو بھی بھیج سکو۔ (بخ)

(۶۶۲) مَا زَالَ جَبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورَثُهُ -

(د۔ت)

”جبریل مجھے ہمسایہ کے متعلق اتنا کچھ بار بار کہتا رہا کہ مجھے خیال آنے

لگا کہ شاید وہ اسے شریک وراثت بنا دے گا۔“

(۶۶۳) اللہ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں، ہرگز نہیں اور قطعاً نہیں۔ کسی

نے پوچھا۔ کون؟ فرمایا:

الذی لا یأمنُ جازةً بوائِقَه۔  
 ”وہ، جس کے شر سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہیں۔ (بخ)

## ی

### (۸۱) یتیم

(۶۶۳) اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ  
 وَالْوُسْطَىٰ وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا۔ (بخ۔ د۔ ت)

”میں اور یتیم کا مربی جنت میں یوں ہونگے۔ آپ نے انگشتِ شہادت اور درمیانی انگشت کی طرف اشارہ فرمایا اور ان میں قدرے فاصلہ بھی رکھا۔“

(۶۶۵) جو شخص مسلمانوں میں سے کسی یتیم کو کھلانے پلانے کے لئے

گھر لے جائے گا، اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ (ت)

(۶۶۶) ایک آدمی نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ میرا دل سخت ہو گیا ہے

کیا کروں؟ فرمایا: امسح راسَ الْيَتِيمِ واطعم المسكين۔

”کہ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو، اور مسکین کو کھانا کھلاؤ۔“

(۶۶۷) مسلمانوں میں اچھا گھروہ ہے جس میں اگر کوئی یتیم ہو تو اس

سے اچھا سلوک کیا جا رہا ہو۔ اور برا وہ جس میں یتیم سے بدسلوکی ہو رہی ہو۔

(رس)

### (۸۲) متفرق احادیث

یہ وہ احادیث ہیں جو اوراقِ گذشتہ میں درج نہ ہو سکیں۔

(۶۶۸) لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَوْ اَمْرَهُمْ اِمْرًاۗةً۔ (بخ)

”وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہوگی جو زمام امور عورت کے حوالے کر دے۔“

(۶۶۹) جو شخص کسی بات کو کرنے کی قسم کھالے، اور پھر اسے محسوس ہو کہ

اس کا نتیجہ برا ہوگا۔ تو اسے ترک کر دے۔ یہ ترک کرنا ہی قسم کا کفارہ ہوگا۔ (رس)

(۶۷۰) مَنْ ارَادَ وَجْهَ اللّٰهِ ارَادَ اللّٰهُ وَجْهَهُ۔ (فر)

”جو شخص ہر بات میں اللہ کی ذات کو پیش نظر رکھے، اللہ اس کی ذات کا

خیال رکھے گا۔

(۶۷۱) اگر کوئی شخص سچا ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے تو اسے

فضائے جنت میں، تارک کذب کو (خواہ وہ کذب مزاح ہی ہو) وسط جنت میں

اور خوش اخلاق کو جنت کے بلند درجے میں گھر دلاؤں گا۔ (د)

(۶۷۲) كَفَايَاكُ اِنَّمَا اَنْ تَاْتِزَالَ مَخَاصِمًا۔ (ت)

”تمہاری بربادی کے لئے ایسا ہی گناہ کافی ہے کہ تم ہر شخص سے

جھگڑتے پھرو۔“

(۶۷۳) میری امت کی چار باتیں، جنہیں وہ اب تک ترک نہیں کر

سکی، یادگار جاہلیت ہیں۔ اپنے خاندان پر فخر، دوسروں کے نسب پر کتا چینی،

ستاروں سے بارش کا شگون لینا اور مردوں پر نوحہ کرنا۔ (مس)

(۶۷۴) اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَ

النَّاسَ اِتِّقَاءً فُحْشِهِ۔ (ت)

”قیامت کے دن اللہ کے ہاں بدترین شخص وہ ہوگا، جس سے لوگ

بدکلامی کی وجہ سے ملنا چھوڑ دیں۔“

(۶۷۵) كُلُّ اُمَّتِي مَعَايِي اِلَّا الْمَجَاهِرُونَ۔ (مس)

”میری امت عافیت میں رہے گی سوائے ان کے جو اپنے عیوب سے خود پردہ اٹھائیں“

(۶۷۶) جو شخص جتنا بادشاہ کے قریب جائے گا، اللہ سے اتنا ہی دور ہو جائیگا۔

(ن)

(۶۷۷) الورع سید العمل۔ ”تقویٰ سب سے بڑا عمل ہے۔“

(سط)

(۶۷۸) جس آدمی میں یہ دو خوبیاں موجود ہوں، اللہ اسے شاکرین و

صابرین میں شمار کرے گا۔ اول: وہ جو دین کے معاملے میں اپنے سے بہتر آدمی کو دیکھے، اور اس کی اقتداء کرے۔ دوم: جو دنیاوی لحاظ سے کمتر کو دیکھے اور اللہ کا شکر ادا کرے۔

(سط)

(۶۷۹) پانچ چیزیں عبادت ہیں۔ کم کھانا، مسجد میں بیٹھنا، کعبہ کی

زیارت، قرآن کا مطالعہ اور عالم کو دیکھنا۔ (فر)

(۶۸۰) پانچ چیزوں کا علم صرف اللہ کو ہے۔ قیامت کب آئیگی؟ بارش

کب ہوگی؟ ماں کے لٹن میں بچہ ہے یا بچی؟ آدمی کل کیا کھائے گا (یا اسے کیا

حاصل ہوگا) اور اس کی موت کہاں ہوگی؟ (حم)

(۶۸۱) خیار المؤمنین القانع وشرارهم الطامع۔ (سط)

”قانع اچھا مسلمان ہے، اور طامع برا۔“

(۶۸۲) خیار اُمتی علماء ہا وخیار علماء ہا رُحماء ہا

(سط)

”میری امت کے بہترین لوگ علماء ہیں اور علماء میں بہترین وہ جو رحم

دل ہیں۔“

(۶۸۳) خیارُکم اَحْسَنُکم قضاءً لِلدِّینِ۔ (ت)

”تم میں بہتر وہ ہے جو بہتر طریقہ سے قرض ادا کرے۔“

(۶۸۴) تم میں بہتر وہ جس کی عمر لمبی ہو اور اعمال اچھے ہوں۔ (ح)

(۶۸۵) تم میں بہتر وہ جس کی صورت دیکھ کر اللہ یاد آئے۔ جس کی

گفتگو سے علم بڑھے اور جس کے عمل سے آخرت کا خیال آئے۔ (سط)

(۶۸۶) خیر الدواء القرآن۔ ”قرآن بہترین دوا ہے۔“ (ماج)

(۶۸۷) داؤوا مرضاکم بالصدقة۔ (فر)

”اپنے بیماروں کا علاج صدقے سے کرو۔“

(۶۸۸) ایک عورت بلی کی وجہ سے جہنم رسید ہو گئی۔ ہوا یوں کہ اس نے

بلی کو باندھ دیا، کھانے کو کچھ نہ دیا۔ نہ اسے آزاد کیا کہ وہ کسی اور طرح پیٹ بھر لیتی

اور بلا خرم گئی۔ (حم)

(۶۸۹) مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے خواہ وہ فاجر ہی ہو۔ (سط)

(۶۹۰) الدُّعاءُ مِفْتَاحُ الرَّحْمَةِ۔ ”دعا رحمت کی کلید ہے۔“ (فر)

(۶۹۱) ذروا الحسناء العقیم وعلیکم بالسوداء الولود (سط)

”اگر تمہیں ایک بانجھ حسینہ اور جننے والی سیاہ فام عورت میں سے کسی ایک

کا انتخاب (برائے نکاح) کرنا پڑے تو سیاہ فام کو ترجیح دو۔“

(۶۹۲) انبیاء کا ذکر عبادت، صلحاء کا ذکر کفارہ گناہ اور موت کا ذکر

صدقہ ہے۔ قبر کا ذکر جنت کے قریب لے جاتا ہے۔ (فر)

(۶۹۳) راسُ العقلِ بعدَ الدِّینِ التَّوَدُّدُ اِلَى النَّاسِ وَاضْطِغَانُ

الخیرِ اِلَى کُلِّ بَرٍّ و فَاجِرٍ۔ (ہق)

”دین کے بعد لوگوں سے محبت اور ہر نیک و بد سے نیکی انتہائے دانش ہے۔“

(۶۹۴) رایتُ شیاطینِ الانسِ والجنِّ فَرُّوا مِنْ عُمْرٍ۔ (سط)

”میں نے انسانی اور جنی شیاطین کو عمر (بن خطاب) کے سامنے بھاگتے دیکھا۔“

(۶۹۵) رُحَمَاءُ أُمَّتِي أَوْسَاطُهَا۔ (فر)

”میری امت کے رحم دل لوگ وہ ہیں جو میانہ رو ہوں۔“

(۶۹۶) اللہ کی طاعت میں زندگی گزارنا سب سے بڑی سعادت ہے۔

(فر)

(۶۹۷) الشَّتَاءُ رِبِيعُ الْمُؤْمِنِ. قَصَرَ نَهَارُهُ فَصَامَ وَطَالَ لَيْلُهُ فِقَامَ۔

”موسم سرما مومن کے لئے موسم بہار ہے۔ اس کے چھوٹے دنوں میں

وہ روزے رکھتا اور اس کی لمبی راتوں میں عبادت کرتا ہے۔“

(۶۹۸) دنیا میں اجنبی چار ہیں۔ ظالم کے سینے میں قرآن، بے نمازوں

کے محلے میں مسجد، تلامذت نہ کرنے والوں کے گھر میں مصحف اور بری قوم میں

نیک آدمی۔ ( )

(۶۹۹) الْغَيْبَةُ تَنْقُضُ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ۔ (فر)

”غیبت سے وضو اور نماز دونوں ٹوٹ جاتے ہیں۔“

(۷۰۰) مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا بَلَّغَهُ قَوْمَهُ۔ (حم)

”اللہ نے ہر نبی کو اس کی قوم کی زبان میں پیغام دیا۔“

(۷۰۱) مَا أَعَزَّ اللَّهُ بِجَمَلٍ قَطُّ وَلَا أَذَلَّ بِعَلَمٍ قَطُّ۔ (کنوز)

”اللہ نے جہالت کے ساتھ عزت اور علم کے ساتھ ذلت کا رشتہ قائم نہیں

ہونے دیا۔“

(۷۰۲) كَانَ آخِرُ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ وَاتَّقُوا اللَّهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ۔ (د)

”زندگی میں حضور ﷺ کا آخری کلام یہ تھا۔ نماز، نماز اور غلاموں کا

خیال رکھو۔

تو یہ تھے حضور ﷺ کے چودہ لاکھ اقوال میں سے صرف سات سو۔ جو  
 بیاسی عنوانات کے تحت درج ہوئے۔ ہے زندگی کا کوئی ایسا پہلو، جس پر حضور ﷺ  
 کے درجنوں ارشادات موجود نہ ہوں؟ ہمیں قرآن و حدیث میں شبانی سے جہاں  
 بانی تک مفصل ہدایات ملتی ہیں۔ اس لئے یہ کہنا غلط نہیں کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ  
 حیات ہے۔

چونکہ اسلام کا مقصد دنیا میں امن قائم کرنا، انسا کو فلاح و نجات کا راستہ  
 دکھانا اور اضطراب کو سکون سے بدلنا ہے، اس لئے میری یہ دلی آرزو ہے، اور دعا  
 بھی۔ کہ جو بھائی اس کتاب کا مطالعہ کرے وہ اس کے پیغام کا ناشر و مبلغ بن جائے  
 تاکہ عالم پیر کی خاکستر سے ایک حسین، عظیم، لطیف اور پاکیزہ جہان پیدا ہو۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ .

برق۔ کیمبل پور

کیم نومبر ۱۹۶۹ء

## اشاریہ

یہ صرف باب اول کا اشاریہ ہے۔ اس باب میں کتب حدیث اور ان کے جامعین کا ذکر ”تاریخ تدوین حدیث“ میں اعداد و شمار (۴:۳، ۲، ۱) وغیرہ کے تحت ہوا ہے۔ اشاریہ میں ناموں کے سامنے یہی اعداد درج ہیں۔ بعض ناموں کے سامنے صفحہ کی علامت (ص) بھی ملے گی۔ مثلاً ابن حجر، امام بخاری وغیرہ۔ جس کا مطلب یہ ان کا ذکر ان صفحات میں بھی موجود ہے۔ بعض اعداد کے نیچے ح نظر آئے گی۔ مثلاً ح/۱۲۔ ح/۱۳۔ وغیرہ اس سے مراد اس عدد کا حاشیہ ہے۔

## الف

۱۸	۵۱۱۵	(۱) ابن بن عثمان
۲۸۵	۵۷۴۴	(۲) ابرہیم بن علی دمشقی
۳۹۴	۵۷۲۲	(۳) ابراہیم بن محمد طبری
۱۷۸	۵۳۱۰	(۴) ابن ابان ولید اصفہانی
۱۵۰	۵۲۸۲	(۵) ابن ابی اسامہ بغدادی
۲۴۸	۵۶۷۵	(۶) ابن ابی حمزہ الاندلسی
۳۶۷، ۱۸۳	۵۳۲۷	(۷) ابن ابی حاتم الحنظلی الرازی
۱۴۸	۵۲۵۱	(۸) ابن ابی خیرہ البصری
۴۱	۵۱۵۹	(۹) ابن ابی ذئب المدنی
۱۲۴	۵۲۳۵	(۱۰) ابن ابی شیبہ کوفی
۵۱۴، ۱۶۲	۵۲۸۷	(۱۱) ابن ابی عاصم الشیبانی

۱۰۹/ح	۵۶۳۰	(۱۲) ابن الاثیر علی الجزری۔ مؤرخ
۴۹۴، ۴۳۶، ۱۰۹	۵۶۰۶	(۱۳) ابن الاثیر مبارک الجزری۔ محدث
۳۰۴	۵۳۳۴	(۱۴) ابن الاخرم نیشاپوری
۴۰۴، ۲۲۵	۵۳۳۰	(۱۵) ابن اضعف القرطبی
۹۲	۵۳۳۰	(۱۶) ابن ایمن القرطبی
۴۰۲	۵۳۲۲	(۱۷) ابن بحر صنفہانی
۳۹	۵۷۸۶	(۱۸) ابن بروس، اسماعیل بن محمد
۴۷۱	۵۲۵۶	(۱۹) ابن بکار اسدی
۴۸	۵۲۳۱	(۲۰) ابن بکیر مصری
۲۹۴	۵۷۳۹	(۲۱) ابن بلبان الفارسی
۲۴۲، ۲۳۶	۵۷۲۸	(۲۲) ابن تیمیہ امام
۱۱۰	۵۲۰۴	(۲۳) ابن الجارود الطیالی المصری
۲۲۳، ۱۱۰	۵۳۰۶	(۲۴) ابن الجارود عبد اللہ نیشاپوری
۷۳، ۳۸	۵۱۵۰	(۲۵) ابن جریر سجستانی
۲۸۳	۵۷۴۱	(۲۶) ابن جزئی الغرناطی
۱۹۱	۵۲۵۵	(۲۷) ابن الجعابی
۳۲۶	۵۸۱۹	(۲۸) ابن جماعہ بدر الدین حموی
۳۹۶، ۳۲۳	۵۷۶۷	(۲۹) ابن جماعہ عز الدین حموی
۲۱۹، ۲۰۱	۵۴۰۲	(۳۰) ابن جمیع غسانی
۴۳، ۳۸	۵۱۹۱	(۳۱) ابن جنادہ مصری
۵۱۶، ۴۹۳	۵۵۹۷	(۳۲) ابن الجوزی بغدادی

۳۱۰	۵۳۷۷	(۳۳) ابن الجهم الجرجانی
۳۲۷	۵۶۳۶	(۳۴) ابن حاجب
۹۷، ۶۹	۵۳۵۳	(۳۵) ابن خبیب البستی
۱۳۰	۵۲۵۶/۲۵۹	(۳۶) ابن حبان الواسطی
۲۷۷، ۲۳۵، ۷۰، ۳۹	۵۸۵۲	(۳۷) ابن حجر عسقلانی
		۳۶۴، ۳۴۶، ۳۳۱، ۳۳۰
۳۵۸	۵۹۷۳	(۳۸) ابن حجر ہیتمی، مکی
۳۳۰	۵۲۳۳	(۳۹) ابن حرب نیشاپوری
۳۰۰	۵۳۲۱	(۴۰) ابن خلدون نیشاپوری
۱۵۸	۵۳۳۸	(۴۱) ابن حماد نیشاپوری
۴۹۲، ۲۳۲	۵۵۸۲	(۴۲) ابن خراط الشیبلی
۶۵	۵۳۱۱	(۴۳) ابن خزیمہ نیشاپوری
۲۰۳	۵۵۲۳	(۴۴) ابن خضرمی
۳۸۳	۵۵۲۵	(۴۵) ابن الخطاب مصری
۴۳۳	۵۹۳۹	(۴۶) ابن الخلف المالکی
۹۰	۵۲۹۷	(۴۷) ابن درہم یوسف بن یعقوب البصری
۲۸۱، ۳۹	۵۷۰۲	(۴۸) ابن دینار العید
۴۹۷	۵۹۴۳/۹۵۰	(۴۹) ابن الدبیح، وجہیہ الدین الزبیدی
۱۲۵	۵۲۳۸/۲۳۸	(۵۰) ابن راہویہ اسحاق الموزی
۲۹۸	۵۲۸۶	(۵۱) ابن رجاء الاسفرائینی
۴۵۳	۵۳۹۱	(۵۲) ابن رزق نزہیل مصری

۸۱	۵۲۴۰	(۵۰) ابن زنجبہ رازی
۸	۵۲۳۰	(۵۴) ابن سعد بصری
۹۶، ۶۸	۵۳۵۳	(۵۵) ابن السکن بغدادی
۳۰۹	۵۳۸۳	(۵۶) ابن شاذان بغدادی
۳۰۵، ۲۱۲، ۱۹۷	۵۳۸۵	(۵۷) ابن شامہین
		۵۱۱، ۴۶۲، ۴۵۵، ۴۵۳
۲۴۶	۵۸۸۸	(۵۸) ابن شراحیل الحضرمی
۶۷	۵۳۲۵	(۵۹) ابن الشرقی ابو حامد احمد
۹۳	۵۹۳۶	(۶۰) ابن الشماخ الکلبی
		(۶۱) ابن شہاب زہری، ابو بکر محمد بن مسلم بن عبید اللہ مدنی
۵۰۴، ۴۸، ۴۷	۵۱۲۳	
۴۸۱	۵۵۸۶	(۶۲) ابن صصری دمشقی
۴۵۷، ۲۶	۵۹۵۳	(۶۳) ابن طولون دمشقی
۴۲۱	۵۱۱۷۰	(۶۴) ابن طیب الفاسی
۴۱۴	۵۶۴۲	(۶۵) ابن طلیسان القرطبی
۵۰۹	۵۲۳۳	(۶۶) ابن عائد دمشقی
۳۱	۵۶۸	(۶۷) ابن عباسؓ
۴۱۳	۵۳۸۸	(۶۸) ابن عبدان شیرازی
۴۷۵	۵۴۶۳	(۶۹) ابن عبد البر اندلسی
۴۲۸	۵۷۴۴	(۷۰) ابن عبد اللہ ہادی المقدسی
۴۹۸	۵۶۴۰	(۷۱) ابن عتیق الغرناطی

- (۷۲) ابن العربی ابو بکر محمد المعافری ۵۴۳/۵۴۶ ۴۱۰،۴۸۷
- (۷۳) ابن العربی الدین (شیخ اکبر) اندلی ۶۲۸ ھ / ح ۴۱۰،۴۸۷
- (۷۴) ابن عرفسہ العبدی ۲۵۷ ھ ۴۳۸
- (۷۵) ابن عَزَّوَه (ابن رکبون) دمشقی ۱۱۱۲ ھ ۱۲۶
- (۷۶) ابن عساکر ۵۵۱ ھ ۴۵۹،۴۸۸،۴۵۱،۴۷۱
- (۷۷) ابن عصم الہروی ۳۷۸ ھ ۳۱۱
- (۷۸) ابن عقیل بلخی ۳۱۶ ھ ۱۸۱
- (۷۹) ابن عقیلۃ المکی ۱۱۵۰ ھ ۴۲۰
- (۸۰) ابن عمارہ خراسانی ۳۵۳ ھ ۱۹۰
- (۸۱) ابن عمر بن خطاب ۷۷۲ ھ ۳۰،۱۱
- (۸۲) ابن القراء البغوی ۵۵۱۶ ھ / ح ۲۷۱،۱۳۷
- (۸۳) ابن الفرات بغدادی ۳۹۱ ھ ۲۰۰
- (۸۴) ابن الفرات رازی ۲۵۸ ھ ۴۴۹
- (۸۵) ابن فتوح اندلی ۳۸۸ ھ ۴۹۰،۴۷۶
- (۸۶) ابن فہد، تقی الدین ۸۸۵ ھ ۳۹
- (۸۷) ابن قادم الکوئی ۲۵۱ ھ ۴۲۸
- (۸۸) ابن قانع بغدادی ۳۵۱ ھ ۴۱۴،۱۸۸
- (۸۹) ابن قرقول الوہرانی ۵۶۹ ھ ۴۳۵
- (۹۰) ابن قیم، دمشقی ۳۲۸ ھ ۴۵۰
- (۹۱) ابن قطلوبغا مصری ۸۷۹ ھ ۲۹۷
- (۹۲) ابن قیم دمشقی ۷۷۱ ھ ۲۷۹

۲۸۹	۵۷۲۸	(۹۳) ابن قیماز دمشقی
۵۰۰	۵۷۷۲	(۹۴) ابن کثیر دمشقی
۹۹	۵۳۹۸	(۹۵) ابن لال ہمدانی
۳۸	۵۱۷۲	(۹۶) ابن لہیعہ مصری
۳۷۲، ۸۶	۵۲۷۳	(۹۷) ابن ماجہ قزوینی
۳۰۸، ۱۹۳	۵۳۶۵	(۹۸) ابن ماسر جہین
۸۹	۵۲۹۲	(۹۹) ابن ماعز بصری
۳۷۰، ۳۶۹، ۱۲۲	۵۲۳۲	(۱۰۰) ابن المدینی علی بن عبداللہ
۳۱۴	۵۴۱۶	(۱۰۱) ابن مردویہ اصفہانی
۲۱۳	۵۶۳۳	(۱۰۲) ابن مسددی غرناطی
۳۳	۵۳۲	(۱۰۳) ابن مسعود
۲۴۱	۵۷۲۶	(۱۰۴) ابن المظہر الحنفی
۳۳۵، ۳۲۹، ۳۲۵، ۲۹۳، ۸۰۲	۵۸۰۲	(۱۰۵) ابن الملقن
۳۶۱	۵۳۰۲	(۱۰۶) ابن المنجدی المصری
۳۱۶	۵۴۲۸/۴۳۸	(۱۰۷) ابن منجویہ اصفہانی
۴۵۷	۵۵۱۱	(۱۰۸) ابن مندہ ابوزکریا کلبی اصفہانی
۴۵۷/ح	۵۴۷۰	(۱۰۹) ابن مندہ ابوالقاسم اصفہانی
۴۵۷/ح، ۲۱۳، ۳۹۵/۳۹۶	۵۳۹۵	(۱۱۰) ابن مندہ محمد بن اسحاق اصفہانی
۳۳۵	۵۶۸۳	(۱۱۱) ابن مودود المصلی
۳۱۷	۵۴۳۰	(۱۱۲) ابن نهران اصفہانی
۱۷۰	۵۳۰۱	(۱۱۳) ابن ناجیہ بغدادی

۳۹	ھ۸۴۲	(۱۱۴) ابن ناصر الدین شامی
۱۹۶	ھ۳۸۵	(۱۱۵) ابن نصر الرازی
۲۲۶	-	(۱۱۶) ابن وحشی
۵۰۵، ۷۴، ۲۸	ھ۱۵۱	(۱۱۷) ابن یسار، مدنی
۳۳۰	ھ۲۷۶	(۱۱۸) ابواسحاق ابراہیم الحرابی
۸۸	ھ۴۸۲	(۱۱۹) ابواسحاق اسماعیل البصری
۱۵	ھ۵۱	(۱۲۰) ابویوب انصاری
۳۰۹، ۲۱۸	ھ۳۷۱	(۱۲۱) ابوبکر احمد جرجانی
۲۰۸	ھ۲۸۷	(۱۲۲) ابوبکر احمد الشیبانی
۲۹۵	ھ۸۰۴	(۱۲۳) ابوبکر بن المجد الحسینی
۳۷	ھ۱۲۰	(۱۲۴) ابوبکر بن عمرو بن حزم
۹۳۱	ھ۵۶۵	(۱۲۵) ابوبکر رکن الدین کرمانی
۲۱، ۱۹	ھ۱۳	(۱۲۶) ابوبکر صدیق
۳۳۸	ھ۴۶۶	(۱۲۷) ابوبکر محمد بن ابراہیم اصفہانی
۳۱۲	ھ۳۸۸	(۱۲۸) ابوبکر محمد بن عبداللہ نیشاپوری
۱۷ ص		(۱۲۹) ابوحاتم
۳۰۷	ھ۳۵۵	(۱۳۰) ابوحامد احمد الہروی
۳۵۶	ھ۴۱۵	(۱۳۱) ابوالحسین عبدالجبار الہمدانی
۲۴۹	ھ۶۹۸	(۱۳۲) ابو حفص ناصر الدین عمر الطائی
۳۶۶، ۲۹۲، ۲۱۱، ۳۲۸	ھ۱۵۰	(۱۳۳) ابو حنیفہ۔ امام
۳۹۵	ھ۷۴۵	(۱۳۴) ابوحیان اندلسی

۲۶۶، ۲۵۱، ۲۴۸، ۸۷	۵۲۷۵	(۱۳۵) ابوداؤد۔ صاحب السنن
۷۴	۵۳۳۳	(۱۳۶) ابوزر عبد بن احمد البروی
۱۷	۵۳۶	(۱۳۷) ابورافع قبلی
۱۳۲	۵۶۲۳	(۱۳۸) ابوزر عرازی
۱۳۲	۵۲۶۳	(۱۳۹) ابوزر عکردی
۱۷۷	۵۳۱۰	(۱۴۰) ابوسعید اصفہانی
۳۰۶	۵۳۵۳	(۱۴۱) ابوسعید احمد نیشاپوری
		(۱۴۲) ابوسعید خدری۔ (خدری)
۱۳		(۱۴۳) ابوسفیان
۱۳		(۱۴۴) ابوشاة یمنی
۲۲۶	۵۲۱۲	(۱۴۵) ابو عاصم بصری
۱۶۳	۵۲۹۰ (زندہ)	(۱۴۶) ابو عبد الرحمن تمیم الطوسی
۳۵۰	۵۳۸۹	(۱۴۷) ابو عبد اللہ قاسم اصفہانی
۲۲۷	۵۲۱۵	(۱۴۸) ابو عبد اللہ محمد بصری
۲۳۱	۵۳۰۱	(۱۴۹) ابو عبید العبدی البردی
۴۷	۵۲۲۶	(۱۵۰) ابو عثمان سعید بن کثیر مصری
۷۹	۵۲۲۷/۲۲۹	(۱۵۱) ابو عثمان سعید بن منصور خراسانی
۲۰۷	۵۲۷۳	(۱۵۲) ابو علی حنبل
۳۰۱	۵۳۲۳	(۱۵۳) ابو عمران جوینی
۲۹۷، ۶۶	۵۳۱۶/۳۱۳	(۱۵۴) ابو عوانہ اسفرائینی
۲۲۹	۵۵۵۰	(۱۵۵) ابو الفتح عبد الواحد آمدی

۳۹۳، ۳۹۰	۵۶۷۲	(۱۵۶) ابوالفرج النجیب مصری
۲۱۰	۵۳۶۰	(۱۵۷) ابوالقاسم سلیمان النجفی
۷۷	۵۲۰۳	(۱۵۸) ابوقرہ موسیٰ زبیدی
۲۰۵	۵۶۵۵	(۱۵۹) ابوالموید محمد خوارزمی
۳۰۳	۵۳۴۴	(۱۶۰) ابوالنصر محمد بن محمد طوسی
۳۲۶، ۳۲۱	۵۲۳۰	(۱۶۱) ابونعیم اصفہانی
۳۰۵	۵۳۴۴	(۱۶۲) ابوالولید حسان نیشاپوری
۳۵، ۳۴، ۳۲	۵۵۷/۵۹	(۱۶۳) ابوسہریرہ
۱۶۴	۵۲۹۱	(۱۶۴) ابویحییٰ رازی
۱۷۶	۵۳۰۷	(۱۶۵) ابویعلیٰ مودعلی
۲۲۱، ۷۵	۵۱۸۲	(۱۶۶) ابویوسف - امام
۳۲۷	۵۶۳۰	(۱۶۷) الاثرم، ابوالحسن علی بغدادی
۸۵	۵۲۷۳	(۱۶۸) الاثرم، احمد بن محمد بن ہانی بغدادی
۳۴۱	۵۳۶۰	(۱۶۹) ابوجبری، ابوبکر بغدادی
۳۶۸، ۳۶، ۱۶	۵۲۴۱	(۱۷۰) احمد بن حنبل - امام
۳۰۲	۵۳۳۹	(۱۷۱) احمد بن محمد البلاذری
۲۳۰	۵۵۵۰	(۱۷۲) احمد بن محمد اندلسی
۱۶۷	۵۲۹۷	(۱۷۳) ازرقی ابوالولید محمد
۱۱۲	۵۲۱۲	(۱۷۴) اسد بن موسیٰ اموی
ح/۱۳۷، ۱۳۰	۵۲۴۴	(۱۷۵) الاصم، احمد بن منیع البغوی
۱۰۹	۵۲۴۶	(۱۷۶) الاصم، محمد بن یعقوب

۲۲۷	۵۵۰۷	(۱۷۷) اقلیدی، محمد بن احمد الفارسی
۲۰	۵۱۹۸	(۱۷۸) امین بن ہارون عباسی
۲۰۱	۵۳۱۸	(۱۷۹) الانباری۔ احمد بن اسحاق
۳۶، ۱۹، ۱۸	۵۹۱	(۱۸۰) انس بن مالک انصاری
۱۰۴، ۳۸	۵۱۵۷	(۱۸۱) اوزاعی دمشقی

## ب

۲۸۲	۵۷۲۹	(۱۸۲) البائسی، نجم الدین محمد
۲۹۵	۵۷۳۸	(۱۸۳) البارزی الجبئی الحموی
۶۹، ۳۱، ۱۹، ب	۵۲۵۶	(۱۸۴) بخاری۔ امام
		۳۷۶، ۳۷۱، ۲۲۳، ۱۳۹، ۷۰
۳۱۵، ۲۰۲	۵۴۲۵	(۱۸۵) البرقانی، ابوبکر احمد
۲۹۰	-	(۱۸۶) برہان الدین حلبی
۳۸۲	۵۴۷۰	(۱۸۷) البزار۔ ابن النقی بغدادی
۱۶۵	۵۲۹۲	(۱۸۸) البزار۔ ابوبکر احمد عمرو البصری
ح/۱۶۵، ۸۰	۵۲۲۷	(۱۸۹) البزار۔ ابوجعفر محمد العباسی الرازی
۲۹۹	۵۲۸۶	(۱۹۰) البزار۔ احمد بن سلمہ
۳۸۲، ح/۱۶۵	۵۴۷۰	(۱۹۱) البزار۔ احمد بن محمد بغدادی
۱۶۵، ۱۰۵، ب، ۳۸	۵۱۶۷	(۱۹۲) البزار۔ حماد بن سلمہ بصری
۱۷۳ (زندہ)	۵۳۰۳	(۱۹۳) بشری۔ اسحاق نیشاپوری
۳۵	-	(۱۹۴) بشیر بن نہیک

۳۵۳	ھ ۶۳۰	(۱۹۵) البطل، یمنی
۱۳۷	ھ ۲۷۶/۲۸۶	(۱۹۶) البغوی، ابوالحسن علی
۱۳۶	ھ ۲۷۶	(۱۹۷) بقی بن مخلد قرطبی
۲۸۵، ۲۸۴	-	(۱۹۸) البری، محمد بن ابی الحسن
۹	ھ ۲۷۸	(۱۹۹) بلاذری۔ ابوالعباس احمد بن جابر
۹	ھ ۶۰	(۲۰۰) بلال بن حارث المزنی
۷۰	ھ ۸۶۸	(۲۰۱) بلقینی۔ صالح بن عمر
۵۱۳، ۲۸۴، ۱۰۲	ھ ۲۵۸	(۲۰۲) بیہقی۔ احمد بن حسین

## ت

۵۱۰، ۲۷۹، ۲۷۴، ۶۴، ۲۳	ھ ۲۷۹	(۲۰۳) ترمذی
۱۳۴	ھ ۲۶۷	(۲۰۴) تغلبی ابویاسر، استرآبادی
۳۵۵	ھ ۷۹۱	(۲۰۵) تفتازانی۔ علامہ
۲	ھ ۳۵	(۲۰۶) تمیم الداری
۲۴۰	ھ ۷۲۳	(۲۰۷) التوخی۔ ابوالنبی محمود
۱۳۷	ھ ۲۵۲	(۲۰۸) التوخی۔ اسحاق بن بہلول
۳۹۷	ھ ۸۰۰	(۲۰۹) التوخی۔ برہان الدین البعلی
۵۷	-	(۲۱۰) التیمیسی۔ عبداللہ بن یوسف

## ج

۳۶، ۲۷، ۲۳	ھ ۷۳/۷۸	(۲۱۱) جابر بن عبداللہ
------------	---------	-----------------------

۲۶۵	ھ۱۳۰۴	(۲۱۲) الجردانی۔ محمد بن عبداللہ
۴۰۰	ھ۳۰۱	(۲۱۳) الجعد۔ ابوبکر محمد الشیبانی
۲۶۸	ھ۱۳۸۹ (زندہ)	(۲۱۴) جعفر شاہ پھلواری
۱۲۱	ھ۲۲۹	(۲۱۵) الجعفی۔ عبداللہ بن محمد
۲۹۷، ۶۱	ھ۲۵۶	(۲۱۶) الجعفی۔ محمد بن اسماعیل
۲۷۳	ھ۶۵۶	(۲۱۷) جمال الدین احمد القرطبی
۳۴۴، ۱۹۹	ھ۳۸۸	(۲۱۸) الجوزقی۔ ابوبکر محمد
۱۳۱	ھ۲۴۷	(۲۱۹) الجوہری۔ ابواسحاق ابراہیم بغدادی

## ح

۳۳۸	ھ۱۰۰۴	(۲۲۰) حاجی خلیفہ
۴۰۸	ھ۵۸۴	(۲۲۱) حازی۔ محمد بن موسیٰ ہمدانی
۳۳۵، ۲۸۸، ۷۰، ۴۶	ھ۴۰۵	(۲۲۲) الحاکم
۱۲۷، ۸۲	ھ۲۸۵	(۲۲۳) الحرابی۔ ابواسحاق ابراہیم
۲۵۹	ھ۱۰۴۲	(۲۲۴) حسام الدین رومی
۳۸، ۲۲	ھ۱۱۰	(۲۲۵) حسن بصری
۱۷۳	ھ۳۰۳	(۲۲۶) حسن بن سفیان شیبانی
۲۶۳	ھ۱۲۳۱	(۲۲۷) حسن بن محمد مصری
۲۲۱	۲۰۴/۲۰۹	(۲۲۸) حسن لؤلؤ
۳۹	ھ۷۶۵	(۲۲۹) حسینی شامی حافظ
۱۲۷، ۸۲	ھ۲۴۲	(۲۳۰) حلوانی

۳۸	۵۱۳۰	(۲۳۱) حماد بن ابی سلیمان کوفی
۱۲۰	۵۲۲۸	حمانی۔ یحییٰ بن عبد الحمید
۳۷، ۱۳	۵۱۳۸۹ (زندہ)	(۲۳۳) حمید اللہ ڈاکٹر۔ پروفیسر
۱۱۷	۵۲۱۹	(۲۳۴) حمیدی۔ مکی

## خ

۳۸	۵۹۵	(۲۳۵) خارجہ بن زید بن ثابت
ص ۱۵	۵۷۴	(۲۳۶) خدری، ابوسعید
ح/۲۵۸	-	(۲۳۷) خصب
۴۶۳	۵۴۶۳	(۲۳۸) خطیب بغدادی
۲۰۹	۵۳۱۱	(۲۳۹) الخلال۔ ابوبکر بغدادی
۳۱۸	۵۴۳۹	(۲۴۰) الخلال۔ ابو محمد بغدادی
۴۴۴	۵۱۰۵۷	(۲۴۱) الخلیلی۔ محمد بن احمد

## و

۱۴۹	۵۲۸۰	(۲۴۲) دارمی۔ ابوسعید عثمان
۳۷۰، ۱۳۸، ۸۳	۵۲۵۵	(۲۴۳) دارمی۔ ابو محمد عبد اللہ سمرقندی
۴۵۲، ۹۸	۵۳۸۵	(۲۴۴) دارقطنی
۱۸۹	۵۳۵۱	(۲۴۵) دلج۔ بغدادی
۱۸۲	۵۳۲۵	(۲۴۶) الدغولی۔ ابوالعباس ثمر
۲۲۰	۵۷۰۵	(۲۴۷) دمیاطی۔ ابو محمد عبد المؤمن

۱۳۶ ۲۵۲ھ (۲۳۸) الدورقی۔ ابو یوسف یعقوب

۳۱۱ ۵۵۷۲ھ (۲۳۹) الدیاجی الاسکندری

## ذ

۲۸۶۷۰، ۳۹، ۲۱ ۷۷۲۸ھ (۲۵۰) ذہبی۔ علامہ

۱۳۴ (۲۵۱) ذہلی۔ ابوالحسن علی

## ر

۲۸۶، ۷۰، ۳۹، ۲۱ ۷۷۳/۷۴ھ (۲۵۲) رافع بن خدیج

۳۲۲ ۷۶۲۳ھ (۲۵۳) رافعی قزوینی

۴۷۳، ۱۹۳ ۷۳۶۰ھ (۲۵۴) رام بزمیزی

۱۰۹ ۷۲۷۰ھ (۲۵۵) ربیع بن سلیمان مرادی

۲۷۰ ۷۵۲۵ھ (۲۵۶) رزین العبدری

۱۳۳ ۷۲۶۵ھ (۲۵۷) رمادی۔ ابوبکر احمد بغدادی

۲۶۳ ۷۱۲۷۸ھ (۲۵۸) الرک و اسی۔ بہاء الدین

۵۰۲ ۷۱۰۹۴ھ (۲۵۹) الرک ودانی۔ محمد بن سلیمان

۱۷۵ ۷۳۰۷ھ (۲۶۰) الرک ویانی۔ ابوبکر بن ہارون

۳۵۲ ۷۶۱۲ھ (۲۶۱) الرک ہاوی

## ز

۳۳۸ ۷۵۳۳ھ (۲۶۲) زاہر نیشاپوری

۴۴۵	۵۱۱۴۲	(۲۶۳) الزرقانی مصری
۴۴۰، ۴۴۴	۵۷۹۴	(۲۶۴) زرکشی ترکی
۱۹۵	۵۳۲۹	(۲۶۵) زعفرانی۔ حسین بن محمد اصفہانی
۲۲۱	۵۱۵۸	(۲۶۶) زفر بن ہذیل۔ امام
۴۴۳	۵۵۳۸	(۲۶۷) زنجری
		(۲۶۸) زہری۔ ابن شہاب (ابن شہاب)
۳۲	۵۴۵/۵۵	(۲۶۹) زید بن ثابت
۳۳۶، ۳۳۲	۵۷۶۲	(۲۷۰) الزلیعی۔ جمال الدین
ح/۳۳۲	۵۲۳۳	(۲۷۱) الزلیعی۔ الفخر عثمان
۲۳۳	۵۶۱۹	(۲۷۲) زین الدین الموصلی

## س

۴۱۶	۵۷۵۶	(۲۷۳) الشیبی
۱۴۱	۵۲۶۲	(۲۷۴) السدوسی
ح/۳۱۵، ۳۹۸، ۳۹	۵۹۰۲	(۲۷۵) سخاوی۔ شمس الدین
		۴۸۱، ۴۸۰، ۴۷۹، ۴۴۱، ۴۱۸
۴۱۵	۵۶۴۳	(۲۷۶) سخاوی۔ علم الدین
۱۸۰	۵۳۱۳	(۲۷۷) الشترج۔ محمد بن اسحاق
۱	۵۲۴	(۲۷۸) سراقہ
۲۶۹	۵۴۹۰	(۲۷۹) سرخسی
۲۹	۵۱۵	(۲۸۰) سعد بن عبادہ

۲۳۲	۵۶۳۳	سعدی مقدسی (۲۸۱)
۳۶	-	سعید بن بلال (۲۸۲)
۳۸	۵۹۳	سعید بن جبیر (۲۸۳)
۱۶ ص	۵۹۳	سعید بن مسیب (۲۸۴)
۵۹، ۳۸	۵۱۹۸	سفیان بن عیینہ (۲۸۵)
۵۹، ۳۸	۵۱۶۱	سفیان ثوری (۲۸۶)
۲۵۸	۵۵۵۰	السلامی - ابوالفضل محمد (۲۸۷)
۲۱۲، ۳۸۵	۵۵۷۶	سلفی - ابوطاھر (۲۸۸)
۵۳	-	سلیمان بن برد (۲۸۹)
۱۷ ص	۵۲۲۳	سلیمان بن حرب (۲۹۰)
۲۲	۵۵۹	سمرہ بن جندب (۲۹۱)
۳۶۳	۵۳۸۹	سمعی (۲۹۲)
۵۱	۵۲۳۰	سوید حدثانی (۲۹۳)
۵۳	۵۲۵۹	سہمی - ابو حذافہ (۲۹۴)
۱۰۹، ۷۰، ۳۹	۵۹۱۱	سُیوطی (۲۹۵)
۵۰۱، ۴۳۲، ۴۱۹، ۳۹۹، ۳۵۶، ۳۲۷، ۲۹۱، ۲۵۰، ۲۳۹، ۲۳۸، ۲۲۶، ۲۰۶		

## ش

۱۸۳	۵۳۳۵	الشاشی، هشتم بن کلیب (۲۹۶)
۳۷۵، ۱۰۹	۲۰۳	شافعی (۲۹۷)
۴۰	۵۱۲۳۹	شاہ عبدالعزیز دہلوی (۲۹۸)

۲۷۶، ۲۷۲	۵۸۹۳	(۲۹۹) الشرجی الزبیدی
۲۸۷، ۲۵۳	۵۹۷۳	(۳۰۰) شعرانی
۳۲۹	۵۲۵۶	(۳۰۱) شمر بن حمدویہ
۲۹۶	۵۸۳۳	(۳۰۲) شمس الدین ابوالخیر الجزری
۲۳۳	۵۷۸۱	(۳۰۳) شمس الدین محمد تلمسانی
۲۲۸	-	(۳۰۴) شہوار بن شیرویہ
۲۲۸	۵۵۰۹	(۳۰۵) شیرویہ دیلمی

## ص

۳۵۹، ۳۳۷	۵۳۳۹	(۳۰۶) الصابونی نیشاپوری
۱۸۶، ۳۹	۵۳۳۱ (زندہ)	(۳۰۷) الصفار البصری
۳۶۵	۵۱۱۳۷	(۳۰۸) صفدی - احمد
۳۹۹، ۲۳۵، ۲۲۶	۵۶۵۰	(۳۰۹) صفائی الہندی
۱۱۱، ۷۸	۵۲۱۱	(۳۱۰) صنعانی - عبدالرزاق
۵۵	-	(۳۱۱) صوری - محمد بن مبارک
۲۷۲	۵۲۷۵	(۳۱۲) الصمیری

## ض

## ط

۳۸	۵۱۰۵	(۳۱۳) طاؤس بن کیسان
۳۱۷، ۳۱۶، ۳۱۵	۵۳۶۰	(۳۱۵) طبرانی
	۳۷۴	
۲۶۰	۵۱۰۶۷	(۳۱۶) طربنی
۲۸۲	۵۷۱۰	(۳۱۷) طوفی۔ نجم الدین
		(۳۱۸) طیالی۔ ابن الجارود

## ظ

۴۹۱	۵۵۳۶	(۳۱۹) الظاہری۔ ابو عبد اللہ۔
-----	------	------------------------------

## ع

۲۸	۵۵۸	(۳۲۰) عائشہ صدیقہ
۴۸۸	۵۱۱۰۴	(۳۲۱) العالی المشغری
۱۷	۵۳۲	(۳۲۲) عباس۔ عم رسول
۳۶۹، ۱۲۳	۵۲۴۹	(۳۲۳) عبد بن حمید
۸۱۴ ص	۵۱۰۵۲	(۳۲۴) عبد الحق محدث دہلوی
۲۴۳	۵۷۴۴	(۳۲۵) عبد الرحمن الواسطی
۳۲	۵۸۶	(۳۲۶) عبد العزیز بن مروان
۴۰۷	۵۴۶۵	(۳۲۷) عبد الکریم القشیری

۳۶۰، ۳۳۹	۵۴۸۱	(۳۲۸) عبد اللہ انصاری۔ شیخ الاسلام
۱۲۶		(۳۲۹) عبد اللہ بن احمد بن ضبیل
۱۵ ص	۵۵۴	(۳۳۰) عبد اللہ بن انیس
۲۷۴	۵۶۷۵	(۳۳۱) عبد اللہ بن سعد الازدی
۲۷۴	۵۷۴	(۳۳۲) عبد اللہ بن عمر۔ ابن عمر
۳۵، ۲۷، ۱۶	۵۶۵	(۳۳۳) عبد اللہ بن عمرو بن عاص
۳۳۹، ۳۸	۵۱۸۱	(۳۳۴) عبد اللہ بن مبارک
		(۳۳۵) عبد اللہ بن مسعود = ابن مسعود
	۵۹۰	(۳۳۶) عبید اللہ بن عدی
۱۱۳	۵۲۱۲	(۳۳۷) عبید اللہ بن موسیٰ العبسی
۱۲۳	۵۲۳۴	(۳۳۸) عتکلی و ابوالریح سلیمان
۱۲۹	۵۲۴۳	(۳۳۹) العدنی
۲۸۹	۵۱۳۰۳	(۳۴۰) العدوی۔ عبد الحمید مصری
۲۸	۵۹۴	(۳۴۱) عروہ بن زبیر
۲۲۴	۵۳۳۲	(۳۴۲) العطار۔ ابو عبد اللہ محمد
۳۹۲	۵۶۶۲	(۳۴۳) العطار الرشید
۶۵ ص	۵۵۸	(۳۴۴) عقبہ بن عامر
۳۱	۵۱۰۵/۱۱۰	(۳۴۵) عکرمہ
۳۶۲، ۳۶۱	۵۸۶۱	(۳۴۶) العلاء بن الدمشقی
۲۳	۵۴۰	(۳۴۷) علی بن ابی طالب
۱۶ ص	۵۲۰۱	(۳۴۸) علی بن عاصم واسطی

۱۰۸	۵۲۰۲	(۳۴۹) علی بن موسیٰ رضا
۲۵۴، ۳۰	۵۹۷۷	(۳۵۰) علی المتقی برہان پوری
۲۸۲	۵۱۷۱	(۳۵۱) عمادی۔ حامد بن علی
۳۶۶	۵۱۳۳۹	(۳۵۲) عمارہ۔ مصطفیٰ مصری
۳۰۷، ۱۷۱	۵۳۲	(۳۵۳) عمر بن خطاب
۳۷، ۳۲، ۱۷۷، ۹	۵۱۰۱	(۳۵۴) عمر بن عبدالعزیز
۲۶	۵۵۱	(۳۵۵) عمرو بن حزم
۱۳۸	۵۲۸۰	(۳۵۶) العنبری
۵۲	۵۳۳۲	(۳۵۷) العوفی ابو مصعب
۵۱۵، ۳۳۲، ۴۰	۵۵۳۴	(۳۵۸) عیاض تنکھی
۲۳۹	۵۹۵۳	(۳۵۹) عیسیٰ بن محمد صفوی

## غ

۱۹۸	۵۳۸۵	(۳۶۰) الغافقی ابو القاسم عبدالرحمن
۲۲۶	۵۹۸۳	(۳۶۱) الغیطی نجم الدین

## ف

۵۰۸، ۱۱۳	۵۲۱۲	(۳۶۲) الفریابی
۱۶ ص	۵۲۷۷	(۳۶۳) فسوی۔ یعقوب بن سفیان
۱۶ ص	۵۵۳	(۳۶۴) فنالہ
۲۶۱	۵۱۱۳۵	(۳۶۵) فطری۔ ابراہیم ادرنوی

۳۶۶) الفہمی المصری۔ ابو محمد عبداللہ بن دہب ۱۹۷ھ ۷۶۰، ۳۸  
 ۳۶۷) فیروز آبادی ۸۱۷ھ ۴۹۶

## ق

۳۶۸) قاسم بن سلام بغدادی ۲۲۴ھ ۱۱۸  
 ۳۶۹) القبانی ۹۰۰ھ ۲۴۷  
 ۳۷۰) قتادہ بن دعامہ ۱۰۷ھ ۳۸۰، ۲۳  
 ۳۷۱) القزاز۔ معن بن عیسیٰ المدنی ۱۹۸ھ ۴۵۰، ۳۸  
 ۳۷۲) قزوینی۔ ابوالقاسم عبدالکریم ۶۲۳ھ ۴۶۰  
 ۳۷۳) القشیری۔ مسلم بن حجاج ۲۶۱ھ ۷۶۹، ۶۳، ۷۰، ۷۱  
 ۳۷۷

۳۷۴) القضاعی ۴۵۴ھ ۲۴۶، ۲۰۳  
 ۳۷۵) القطنی ۳۶۸ھ ۱۹۴  
 ۳۷۶) القعنی ۲۲۱ھ ۴۶  
 ۳۷۷) القونوی جمال الدین ۷۷۰ھ ۲۹۲  
 ۳۷۸) قیصر روم ۷۷۰ھ ۷  
 ۳۷۹) کسری ۷۷۰ھ ۷  
 ۳۸۰) الکلابازی ۳۸۵ھ ۳۴۲  
 ۳۸۱) الکندی محمد بن اسلم ۲۳۲ھ ۱۲۸  
 ۳۸۲) کیکلدی ۷۷۱ھ ۳۶۸، ۳۶۴

		م	
۳۳۳	-	المارذینی علاء الدین	(۳۸۳)
۳۶۷، ۴۰، ۴۸	۵۱۷۹	مالک - امام	(۳۸۳)
	۳۷۵		
۴۰	۵۲۱۸	مامون	(۳۸۵)
۲۳۶	۵۶۵۲	مجدالدین عبدالسلام حرانی	(۳۸۶)
۲۶۲	۵۱۲۰۷	النجیب الطائفی	(۳۸۷)
۳۸	۵۱۰۵	محمد بن اسحاق بغدادی	(۳۸۸)
۲۷۲	۵۱۳۳۵	محمد بن جعفر الکتانی	(۳۸۹)
۲۲۱، ۲۲	۵۱۸۹	محمد بن حسن شیبانی - امام	(۳۹۰)
۳۲۰، ۲۷۷	۵۱۲۰۳	محمد بن عبداللہ بن احمد مراکشی	(۳۹۱)
۸۳	۵۲۶۸	محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم مصری	(۳۹۲)
۲۵۵	۵۹۸۳	محمد بن عبداللہ الحسینی	(۳۹۳)
۳۳	-	محمد حبیب اللہ	(۳۹۳)
۳۳۸	۵۱۱۷۵	محمد ہمامت زادہ	(۳۹۵)
۴۸۳	۵۱۳۰۵	محمود بن النسیب دمشقی	(۳۹۶)
۳۳۳	۵۷۷۵	محمی الدین متیری	(۳۹۷)
۱۳۵	۵۲۷۲	المدینی - ابو جعفر	(۳۹۸)
۳۳۳، ۳۸۹، ۳۸۶	۵۵۸۱	المدینی - ابو موسیٰ	(۳۹۹)
۴۷۷	۵۷۶۳	المرادوی	(۴۰۰)

ح/۳۳۱	۵۵۹۳	(۴۰۱) الرغینانی
۳۲	۵۶۵	(۴۰۲) مروان بن حکم
۱۱۹	۵۲۲۸	(۴۰۳) مُسَدِّد بن سرحد بصری
		(۴۰۴) مسلم - القشیری
۵۰	۵۲۳۶	(۴۰۵) مصعب مدنی
۳۰، ۲۹	۵۲۳۳	(۴۰۶) مسمودی اندلسی
۱۱۶	۵۲۱۶	(۴۰۷) المصیبی
۱۱۵	۵۲۱۳	(۴۰۸) المطوعی نیشاپوری
۱۶۸	۵۲۹۷	(۴۰۹) المطین الکوفی
۲۷۲	۵۳۰۳	(۴۱۰) المعافری القلابی
۱۷	۵۶۰	(۴۱۱) معاویہ بن سفیان
۵۰۶	۵۱۸۷	(۴۱۲) المعتز مصری
۵۸، ۳۳	۵۱۵۳/۱۵۳	(۴۱۳) معمر بن راشد یمنی
۳۳	-	(۴۱۴) معن بن عبد الرحمن
۳۱	۵۵۰	(۴۱۵) مغیرہ بن شعبہ
۲۷۸	۵۸۲۰	(۴۱۶) المقدسی - عزالدین محمد
۱۳۳	۵۲۳۷ (زندہ)	(۴۱۷) المقری ابو بکر محمد
۳۶۶	-	(۴۱۸) المقری ابو معشر عبدالکریم
۷	-	(۴۱۹) مقوقس
۳۸، ۲۰	۵۱۱۲/۱۱۶	(۴۲۰) مکیول - دمشق
۳۱۹	۵۲۸۶	(۴۲۱) المصلحی الاصفہانی

۱۵ ص	۱۳۷۳ھ	(۲۲۲) مناظر احسن گیلانی
۲۵۸، ۲۵۷، ۲۲۶	۱۰۳۱ھ	(۲۲۳) المناوی عبدالرؤف
	۲۸۷، ۳۳۷	
۲۸۰، ۲۷۸، ۲۳۷	۶۳۶ھ	(۲۲۴) المنذری
۴۰	-	(۲۲۵) مؤتمن بن ہارون
۱۳۵	۳۷۰ھ	(۲۲۶) المؤمن نیشاپوری
۱۰۶	۱۸۳ھ	(۲۲۷) موسیٰ - امام
۵۰۴	۱۴۱ھ	(۲۲۸) موسیٰ بن عقبہ مدنی

## ن

۳۰	۱۱۶/۱۲۰ھ	(۲۲۹) نافع، مولیٰ ابن عمر
۹۵	۳۴۸ھ	(۲۳۰) النجاد - احمد بن سلیمان حنبلی
۷	-	(۲۳۱) نجاشی
۴۰۳	۳۳۸ھ	(۲۳۲) النجاس - احمد نحوی
۲۸۰، ۱۲۷، ۷۱، ۹۱	۳۰۳ھ	(۲۳۳) نسائی - صاحب السنن
۱۶۶	۲۹۵ھ	(۲۳۴) النسخی - ابراہیم بن معقل
۳۵۴	۶۷۶ھ	(۲۳۵) نووی - امام
۲۶۷	۱۳۴۴ھ	(۲۳۶) نیاز علی پسروری - پاکستانی

## و

۱۹	۶۰ھ	(۲۳۷) وائل بن حجر
----	-----	-------------------

۴۶۵	-	(۴۳۸) اوائلی۔ ابو نصر عبید اللہ
۵۰۷	ھ ۲۰۶	(۴۳۹) واقدی
۱۰۷، ۳۸	ھ ۱۹۷	(۴۴۰) وکیع بن جراح
۲۷۲	ھ ۷۳۷ (زندہ)	(۴۴۱) ولی الدین خطیب
۳۸، ۳۶	ھ ۱۱۰/۱۱۶	(۴۴۲) وهب بن منبہ

## ۵

ح/۲۵۷، ۴۰	ھ ۱۹۳	(۴۴۳) ہارون عباسی
۴۰۶	ھ ۴۱۰	(۴۴۴) ہبیتہ اللہ بن سلامہ نخوی
۱۰۰	ھ ۴۱۸	(۴۴۵) ہبیتہ اللہ الطبری
۱۶۹	ھ ۳۰۱	(۴۴۶) ہسنجانی۔ ابواسحاق ابراہیم
۳۸، ۳۴	ھ ۱۰۲	(۴۴۷) ہمام بن منبہ
۹۴	ھ ۳۴۷	(۴۴۸) ہمدانی۔ ابوبکر محمد

## ی

۵۶		(۴۴۹) یحییٰ التیمی
۱۷ ص	ھ ۲۰۶	(۴۵۰) یزید بن ہارون بغدادی
۳۹	ھ ۹۰۹	(۴۵۱) یوسف بن حسن بن عبدالبہادی جنیلی
۱۰۱	ھ ۴۱۸	(۴۵۲) یوسف بن یعقوب بغدادی

## مآخذ

امام مالک بن انس مدنی	(۱) مؤطا
ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بخاری	(۲) صحیح بخاری
ابو الحسین مسلم بن حجاج القشیری	(۳) صحیح مسلم
ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی	(۴) جامع ترمذی
ابوداؤد سلیمان بن اشعث سیستانی	(۵) سنن
ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی	(۶) سنن
ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی	(۷) سنن
جلال الدین سیوطی	(۸) الجامع الصغیر
عبد الرؤف السناوی	(۹) کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق
ابن الحجر العسقلانی	(۱۰) بلوغ المرام
دارقطنی	(۱۱) سنن
الدارمی	(۱۲) سنن
الجاکم	(۱۳) المستدرک
الطبرانی	(۱۴) المعاجم الثلاثہ
سید جعفر شاہ پھلواری	(۱۵) ریاض السنۃ
نیا زعلی پسروری	(۱۶) انتخاب صحاح ستہ
نوی	(۱۷) اربعین
محمد عبد اللہ خان پٹالوی	(۱۸) خطبات نبوی

مدون ڈاکٹر حمید اللہ	(۱۹) صحیفہ ہام بن منبہ
ڈاکٹر حمید اللہ	(۲۰) الوثائق السیاسیۃ
علامہ ذہبی	(۲۱) تذکرۃ الحفاظ
ابن حجر عسقلانی	(۲۲) تہذیب التہذیب
حافظ عبدالبر	(۲۳) جامع بیان العلم
ابن حجر	(۲۳) فتح الباری
شاہ عبدالعزیز دہلوی	(۲۵) بستان المحدثین
سیوطی	(۲۶) تنویر الحواکک
ذہبی	(۲۷) مناقب ابی حنیفہ وصاحبیہ
سید سلیمان ندوی	(۲۸) خطبات مدراس
ابن الاثیر الجزری	(۲۹) اسد الغابۃ
عبدالرشید نعمانی	(۳۰) ابن ماجہ
محمد بن جعفر کتانی	(۳۱) الرسالۃ المستطرفہ
ابن ندیم	(۳۲) الفہرست
حاجی خلیفہ	(۳۳) کشف الظنون
پروفیسر عبدالصمد صارم ازہری	(۳۴) تاریخ الحدیث ۱۳۵۴ھ
	طبع لاہور
ابوعبداللہ محمد ابن سعد بن ہشیم البصری	(۳۵) طبقات
ابوالعباس احمد بن جابر البلاذری	(۳۶) فتوح البلدان
امام بخاری	(۳۷) التاريخ الكبير



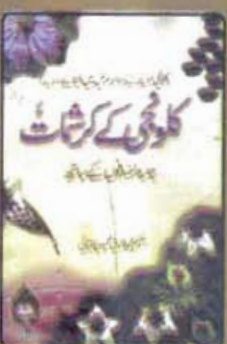
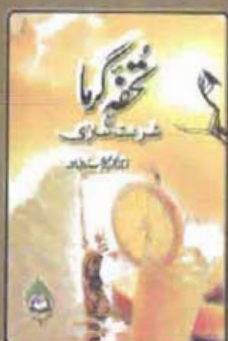
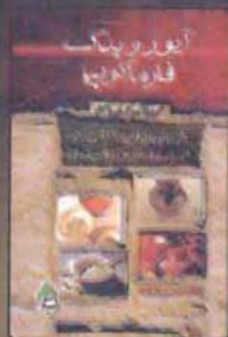
## مصنف کی دیگر تصانیف

- |                             |  |
|-----------------------------|--|
| ۱۔ دو قرآن                  | ۱۷۔ اللہ کی عادت                         |
| ۲۔ حکمائے عالم              | ۱۸۔ بھائی۔ بھائی                         |
| ۳۔ دو اسلام                 | ۱۹۔ من کی دنیا                           |
| ۴۔ امام ابن تیمیہ (انگریزی) | ۲۰۔ یورپ پر اسلام کے احسان               |
| ۵۔ جہان نو                  | ۲۱۔ دانش رومی و سعدی                     |
| ۶۔ آئین فطرت                | ۲۲۔ اسلام اور عصرِ رواں                  |
| ۷۔ لمعاتِ برق               | ۲۳۔ مسائل نو                             |
| ۸۔ ایک اسلام                | ۲۴۔ دانش عرب و عجم                       |
| ۹۔ پیامِ ادب                | ۲۵۔ فلسفیانِ اسلام                       |
| ۱۰۔ امام ابن تیمیہ          | ۲۶۔ مورخینِ اسلام                        |
| ۱۱۔ انفعال                  | ۲۷۔ رمزِ ایمان                           |
| ۱۲۔ گلہائے ایران            | ۲۸۔ مجسمِ البلدان                        |
| ۱۳۔ حیاتِ سکندر             | ۲۹۔ مضامینِ برق                          |
| ۱۴۔ ہم اور ہمارے اسلاف      | ۳۰۔ دائرہ معارفِ اسلامیہ پنجاب           |
| ۱۵۔ فرماں روا یانِ اسلام    | یونیورسٹی کیلئے ۱۱۰ مقالات کا اردو ترجمہ |
| ۱۶۔ حرفِ محرمانہ            | ۳۱۔ ہماری عظیم تہذیب                     |

مترجمہ بالا فہرست میں سے ان کتب کی اشاعت روک دی گئی ہے جو اس کتاب کے موقف کے خلاف ہیں۔



# ادارہ مطبوعات اسلامیاتی کی دیگر شاہکار کتب



272 ت  
 978-9953-0-0000-0  
 7 167 - 0000

# ادارہ مطبوعات اسلامیاتی

ایمان سارکیت ٹریڈ سٹریٹ اسلام آباد اور لاہور • فون: 042-7232788  
 042-8414548 E-mail: idarasulemani@yahoo.com